لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۭ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ

اللہ کے ساتھ شریک نہ ٹھہراؤ یہ سب سے بڑا ظلم ہے

فیضانِ قرآن

شرک کی نشاندہی بذریعہ قرآنی آیات

www.KitaboSunnat.com

کیا یہ لوگ قرآن پر غور وفکر نہیں کرتے یا ان کے دلوں پر تالے لگے ہوئے ہیں

(محمد آیت ۲۴)

رابطہ نمبر مکہ سعودی عرب 00966504238325

مرتب: عبدالناصر غنی

Cell 0092-300-6268174
Cell 0092-331-4419341
E-mail: qspjpj@yahoo.com
www.quranisgreatnews.com

ناشر دار الایمان

المکہ سنٹر دوکان نمبر 10 بیسمنٹ 5 لوئر مال لاہور۔ الباکستان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

library@mohaddis.com

www.KitaboSunnat.com

مذہبی فرقہ بازی اور دیگر فتنوں سے بچنے کا ذریعہ؟

حضرت علیؓ ابن طالب نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو فرماتے سنا کہ آپ نے فرمایا خبردار! عنقریب فتنے برپا ہوں گے میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) ان (فتنوں) سے نکلنے کا کیا راستہ ہے۔ آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب (فتنوں سے نکالنے والی ہے) اس میں تم سے پہلی گزری ہوئی قوموں کی خبریں ہیں اور تمہارے بعد کی خبریں بھی ہیں اور تمہارے تمام اختلافات و جھگڑوں کا حل اس میں موجود ہے جو تمہارے درمیان پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ حق و باطل کا فیصلہ کرنے والی کتاب ہے اس میں کوئی چیز بھی بیکار و فضول نہیں ہے۔ جس نے اپنے غرور و سرکشی کی وجہ سے اسے چھوڑا اللہ تعالیٰ اسے پاش پاش کر دے گا۔ اور جس نے اس سے ہٹ کر کہیں دوسری جگہ رشد و ہدایت کی راہ تلاش کی اللہ اسے گمراہی میں ڈال دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے۔ یہ حکمت و دانائی بھری نصیحت ہے۔ یہی صراطِ مستقیم ہے کہ خواہشات کے پیچھے چلنے والے اسکو ٹیڑھا نہیں کر سکتے، زبانوں اور بولیوں کا اس پر کچھ اثر نہ ہوگا، نہ علماء اس سے سیر ہو سکیں گے، نہ کثرتِ تلاوت سے یہ پرانی ہوگی، نہ اس کے عجائبات میں کمی ہوگی اور نہ ہی وہ ختم ہوں گے۔ یہ وہ کتاب ہے جسے سن کر جنات نے کہا کہ ''ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے'' یہ وہ کتاب ہے جس نے اس کیساتھ کوئی بات منہ سے نکالی وہ سچا ہے اور جس نے اس پر عمل کیا اس کے لئے اجر اور جس نے اس کیساتھ فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اسکی طرف دعوت دی اس نے صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کی۔ (مشکوٰۃ، ترمذی شریف)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

فیضانِ قرآن

شرک کی نشاندہی بذریعہ قرآنی آیات

مرتب ناصر محمود (غنے)

ناشر: دارالایمان

ملنے کا پتہ:

درالایمان

مکہ سنٹر - دُکان نمبر ۱۰ - نیوارد و بازار - ۵ لوئر مال - لاہور - پاکستان -
فون: 0331-4419341☆0312-7635805☆0300-6268174
فون اینڈ فیکس 0092-42-37321922 ☆ ناصر محمود غنے ☆
E:mail:qspjpj@yahoo.com ☆ www.quranisgreatnews.com
مکہ۔سعودی عرب میں رابطہ: نمبر 0096-65929758258☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مذہبی فرقہ بازی اور دیگر فتنوں سے بچنے کا ذریعہ؟

حضرت علیؓ ابن طالب نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ (ﷺ) کو فرماتے سنا کہ آپؐ نے فرمایا خبردار! عنقریب فتنے برپا ہوں گے میں نے کہا یا رسول اللہ (ﷺ) ان (فتنوں) سے نکلنے کا کیا راستہ ہے۔ آپؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ کی کتاب (فتنوں سے نکالنے والی ہے) اس میں تم سے پہلی گزری ہوئی قوموں کی خبریں ہیں اور تمہارے بعد کی خبریں بھی ہیں اور تمہارے تمام اختلافات و جھگڑوں کا حل اس میں موجود ہے جو تمہارے درمیان پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ حق و باطل کا فیصلہ کرنے والی کتاب ہے اس میں کوئی چیز بھی بیکار و فضول نہیں ہے۔ جس نے اپنے غرور و سرکشی کی وجہ سے اسے چھوڑا اللہ تعالیٰ اسے پاش پاش کر دے گا۔ اور جس نے اس سے ہٹ کر کہیں دوسری جگہ رشد و ہدایت کی راہ تلاش کی اللہ اسے گمراہی میں ڈال دے گا۔ یہ اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے۔ یہ حکمت و دانائی بھری نصیحت ہے۔ یہی صراطِ مستقیم ہے کہ خواہشات کے پیچھے چلنے والے اسکو ٹیڑھا نہیں کر سکتے، زبانوں اور بولیوں کا اس پر کچھ اثر نہ ہوگا، نہ علماء اس سے سیر ہو سکیں گے، نہ کثرتِ تلاوت سے یہ پرانی ہوگی، نہ اس کے عجائبات میں کمی ہوگی اور نہ ہی وہ ختم ہوں گے۔ یہ وہ کتاب ہے جسے سن کر جنات نے کہا کہ "ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو راہِ راست کی طرف راہنمائی کرتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے" یہ وہ کتاب ہے جس نے اس کیساتھ کوئی بات منہ سے نکالی وہ سچا ہے اور جس نے اس پر عمل کیا اس کے لئے اجر اور جس نے اس کیساتھ فیصلہ کیا اس نے عدل کیا اور جس نے اسکی طرف دعوت دی اس نے صراطِ مستقیم کی طرف راہنمائی کی۔ (مشکوٰۃ، ترمذی شریف)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فیضانِ قرآن

شرک کی نشاندہی بذریعہ قرآنی آیات

مرتب ناصر محمود (غنی)

ناشر: دارالایمان

ملنے کا پتہ:

درالایمان

مکہ سنٹر - دُکان نمبر ۱۰ - نیواردو بازار - ۵ لوئر مال - لاہور - پاکستان -

فون: 0300-6268174☆0312-7635805☆0331-4419341

فون اینڈ فیکس 0092-42-37321922 ☆ ناصر محمود غنی ☆

E:mail:qspjpj@yahoo.com ☆ www.quranisgreatnews.com

مکہ۔ سعودی عرب میں رابطہ: نمبر 0096-65929758258☆

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مولف

دین اسلام کی تعلیمات کے چار بنیادی پہلو ہیں (۱) عقیدہ توحید (۲) فکر آخرت (۳) عبادات الٰہی (۴) اعمال صالح۔ اگر پہلے دو پہلوؤں کے بارے میں انسان کی سوچ اور فکر درست ہے تو دوسرے دو پہلوؤں پر انسان دل جمعی کے ساتھ ہمہ وقت عمل پیرا رہے گا یہاں تک کہ اس کی ملاقات اپنے رب کے ساتھ ہو جائے۔ چونکہ ہمارے معاشرے میں لوگوں کی کثیر تعداد قرآن مجید کا مطالعہ نہیں کرتی جس کی وجہ سے وہ پہلے دو پہلوؤں کے بارے میں غلط عقیدہ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ شارٹ کٹ عمل کے ذریعے جنت میں پہنچ جانا چاہتے ہیں جبکہ قرآن مجید انسان کو شعور آجانے کے بعد موت تک ایمان پر قائم رہنے اور صالح عمل پر جمے رہنے کا حکم دیتا ہے۔

''اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم (فرماں بردار) ہو'' (البقرہ)

لوگ بغیر آزمائش اور امتحان کے دوزخ سے بچنا اور جنت میں داخل ہونا چاہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس پوری کائنات کو ہر انسان کی آزمائش اور امتحان کے لیے پیدا کیا ہے اور اس نے واضح طور پر لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ:

''کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ''ہم ایمان لائے'' (یعنی ہم نے کلمہ پڑھ لیا ہے) اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی ☆ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ اللہ کو تو ضرور ظاہر کرنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون ہیں ☆ (العنکبوت (۲۹) آیت ۲،۳)

افسوس کہ لوگوں کے عقائد اور اعمال قرآنی تعلیمات کے منافی ہو چکے ہیں اور وہ زندہ لاشے بنے ہوئے ہیں اور اپنی حاجت روائی کے لیے قبروں پر اپنی فریادیں لے کر جاتے ہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ انہیں فریادی کی فریاد قیامت تک معلوم ہو سکتی ہے!!! (الاحقاف (۴۶) آیت ۵،۶)

لوگو!! آؤ اس ہستی کی طرف جس کے حکم کے بغیر پوری کائنات میں کوئی معاملہ وقوع پذیر نہیں ہو سکتا۔ ہر چیز اس کے حکم کی پابند ہے۔ زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

قارئین سے میری درخواست ہے کہ وہ از خود قرآن کریم کا مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ آپ راہ حق پا لیں گے ورنہ پھر آپ کو کوئی گمراہ نہیں کر سکے گا ورنہ آپ کو دربدر کی خاک چھانی پڑے گی۔ سردست آپکے ہاتھوں میں جو کتاب ہے جس میں زیادہ سے زیادہ قرآنی آیات کے حوالے سے شرک کی نشاندہی کی گئی ہے اسکا غور سے مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ یہ کتاب کے پڑھنے کے بعد شرک کے بارے میں کافی معلومات حاصل ہوں گی بس دعا گو!!

ناصر محمود غنی

۹۹ - بی ماڈل ٹاؤن - لاہور

نمبر..............

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

مضامین

نمبر شمار — صفحہ نمبر

(1) شرک عظیم ترین ظلم اور گمراہی ہے۔ (1)
(2) شرک کرنے والے کو اللہ ہرگز معاف نہیں کرے گا۔ (1)
(3) شرک کرنے والے کے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔ (1)
(4) شرک کرنے والوں پر اللہ نے جنت ہمیشہ کیلئے حرام کر دی ہے۔ (2)
(5) مشرک کے حق میں کسی کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔اور جو مشرک کے لئے جان بوجھ کر دعا کرتا ہے وہ اللہ کا نافرمان ہے۔ (2)
(6) دعا کرنا عبادت ہے۔ (3)
(7) موت کے وقت غیر اللہ کو پکارنے والوں کی حالت۔ (8)
(8) اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کی زندگی اور موت کے لئے کیا پروگرام مقرر کر رکھا ہے؟ (13)
(9) جناب یعقوبؑ کی موت کا ذکر۔ (14)
(10) جناب سلیمانؑ کی موت کا ذکر۔ (14)
(11) جناب یحییٰؑ کی موت کا ذکر۔ (15)
(12) جناب عیسیٰؑ کی موت کا ذکر۔ (15)
(13) جناب ابراہیمؑ اپنی موت کا اعلان خود کرتے ہیں۔ (16)
(14) محمد رسول اللہ (ﷺ) بھی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اسی زندگی اور موت کے پروگرام میں شامل ہیں۔اللہ تعالیٰ کا واضح اعلان ہے۔ (16)
(15) برزخ کیا ہے؟ (20)
(16) نبی کرم جناب نوحؑ کو جھٹلانے والی قوم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں: (21)
(17) علم غیب کے بارے میں چند باتیں۔ (28)
(18) غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا شرک ہے۔ (33)
(19) قرآن کریم کے حوالے سے چند مزید مشرکانہ عقائد کی نشان دہی۔ (34)
(20) فوت شدہ بندے کو اپنا سفارشی سمجھ کر پکارنے والے مشرک ہیں۔ (34)
(21) بندوں کو اللہ کی ذات کا حصہ بنانا اور ایسا عقیدہ رکھنا سخت ترین شرک ہے۔ (36)
(22) مشرک سے اکیلے اللہ کا ذکر ہوتے ہوئے برداشت نہیں ہوتا!۔ (38)
(23) اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں قرار دینا شرک اور کفر ہے۔ (38)
(24) ایمان والے صرف اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں جبکہ مشرک مخلوق سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں۔ (40)
(25) اللہ کا خاص حکم ہے اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔ (41)
(26) مال و دولت کو ہی سب کچھ سمجھنے والے بھی مشرک ہیں: (41)
(27) غلط عقیدہ غلط سوچ اور عمل کی بنیاد بنتا ہے۔ (43)
(28) زندگی اور موت انسان کے امتحان کیلئے بنائی گئی ہے۔ (43)
(29) دنیا میں بندوں میں جسمانی، ذہنی، مالی اور رتبہ میں اونچ نیچ صرف امتحان کیلئے ہے۔ (44)
(30) اللہ نے زمین اور آسمان اور تمام رزق سب انسانوں کیلئے پیدا کیا ہے۔ (44)
(31) انبیاء اور محمد رسول اللہ (ﷺ) کس جنس سے تعلق

www.kitabosunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

عرضِ مولف

دین اسلام کی تعلیمات کے چار بنیادی پہلو ہیں (۱) عقیدہ توحید (۲) فکر آخرت (۳) عبادات الٰہی (۴) اعمال صالح۔ اگر پہلے دو پہلوؤں کے بارے میں انسان کی سوچ اور فکر درست ہے تو دوسرے دو پہلوؤں پر انسان دل جمعی کے ساتھ ہمہ وقت عمل پیرا رہے گا یہاں تک کہ اس کی ملاقات اپنے رب کے ساتھ ہو جائے۔ چونکہ ہمارے معاشرے میں لوگوں کی کثیر تعداد قرآن مجید کا مطالعہ نہیں کرتی جس کی وجہ سے وہ پہلے دو پہلوؤں کے بارے میں غلط عقیدہ رکھتے ہیں یہی وجہ ہے کہ لوگ شارٹ کٹ عمل کے ذریعے جنت میں پہنچ جانا چاہتے ہیں جبکہ قرآن مجید انسان کو شعور آ جانے کے بعد موت تک ایمان پر قائم رہنے اور صالح عمل پر جمے رہنے کا حکم دیتا ہے۔

”اور تمہیں موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم مسلم (فرماں بردار) ہو“ (البقرہ)

لوگ بغیر آزمائش اور امتحان کے دوزخ سے بچنا اور جنت میں داخل ہونا چاہتے ہیں جبکہ اللہ تعالیٰ نے اس پوری کائنات کو ہر انسان کی آزمائش اور امتحان کے لیے پیدا کیا ہے اور اس نے واضح طور پر لوگوں کو خبردار کیا ہے کہ:

”کیا لوگوں نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ وہ بس اتنا کہنے پر چھوڑ دیے جائیں گے کہ ”ہم ایمان لائے“ (یعنی ہم نے کلمہ پڑھ لیا ہے) اور ان کی آزمائش نہیں کی جائے گی☆ حالانکہ ہم ان سب لوگوں کی آزمائش کر چکے ہیں جو ان سے پہلے گزرے ہیں۔ اللہ کو تو ضرور ظاہر کرنا ہے کہ سچے کون ہیں اور جھوٹے کون ہیں☆ (العنکبوت (۲۹) آیت ۲،۳)

افسوس کہ لوگوں کے عقائد اور اعمال قرآنی تعلیمات کے منافی ہو چکے ہیں اور وہ زندہ لاشے بنے ہوئے ہیں اور اپنی حاجت روائی کے لیے قبروں پر اپنی فریادیں لے کر جاتے ہیں جو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور نہ انہیں فریادی کی فریاد قیامت تک معلوم ہو سکتی ہے!!! (الاحقاف (۴۶) آیت ۵،۶)

لوگو!! آؤ اس ہستی کی طرف جس کے حکم کے بغیر پوری کائنات میں کوئی معاملہ وقوع پذیر نہیں ہو سکتا۔ ہر چیز اس کے حکم کی پابند ہے۔ زندگی اور موت اسی کے اختیار میں ہے۔ سب اس کے محتاج ہیں وہ کسی کا محتاج نہیں اس کے پاس کسی چیز کی کمی نہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

قارئین سے میری درخواست ہے کہ وہ از خود قرآن کریم کا مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ آپ راہ حق پالیں گے اور پھر آپ کو کوئی گمراہ نہیں کر سکے گا ورنہ آپ کو در در کی خاک چھاننی پڑے گی۔ سردست آپکے ہاتھوں میں جو کتاب ہے جس میں زیادہ سے زیادہ قرآنی آیات کے حوالے سے شرک کی نشاندہی کی گئی ہے اسکا غور سے مطالعہ فرمائیں ان شاء اللہ یہ کتاب کے پڑھنے کے بعد شرک کے بارے میں کافی معلومات حاصل ہوں گی۔

دعا گو!! ناصر محمود
۹۹۔ بی ماڈل ٹاؤن۔ لاہور

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

مضامین

نمبر شمار	صفحہ نمبر
(1) شرک عظیم ترین ظلم اور گمراہی ہے۔	(1)
(2) شرک کرنے والے کو اللہ ہرگز معاف نہیں کرے گا۔	(1)
(3) شرک کرنے والے کے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں۔	(1)
(4) شرک کرنے والوں پر اللہ نے جنت ہمیشہ کیلئے حرام کردی ہے۔	(2)
(5) مشرک کے حق میں کسی کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔ اور جو مشرک کے لئے جان بوجھ کر دعا کرتا ہے وہ اللہ کا نافرمان ہے۔	(2)
(6) دُعا کرنا عبادت ہے۔	(3)
(7) موت کے وقت غیر اللہ کو پکارنے والوں کی حالت۔	(8)
(8) اللہ تعالی نے سب انسانوں کی زندگی اور موت کے لئے کیا پروگرام مقرر کر رکھا ہے؟	(13)
(9) جناب یعقوبؑ کی موت کا ذکر۔	(14)
(10) جناب سلیمانؑ کی موت کا ذکر۔	(14)
(11) جناب یحییٰؑ کی موت کا ذکر۔	(15)
(12) جناب عیسیٰؑ کی موت کا ذکر۔	(15)
(13) جناب ابراہیمؑ اپنی موت کا اعلان خود کرتے ہیں۔	(16)
(14) محمد رسول اللہ (ﷺ) بھی اللہ تعالی کے مقرر کردہ اسی زندگی اور موت کے پروگرام میں شامل ہیں۔ اللہ تعالی کا واضح اعلان ہے۔	(16)
(15) برزخ کیا ہے؟	(20)
(16) نبی کریم جناب نوحؑ کو جھٹلانے والی قوم کے بارے میں اللہ تعالی کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:	(21)
(17) علم غیب کے بارے میں چند باتیں۔	(28)
(18) غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا شرک ہے۔	(33)
(19) قرآن کریم کے حوالے سے چند مزید مشرکانہ عقائد کی نشان دہی۔	(34)
(20) فوت شدہ بندے کو اپنا سفارشی سمجھ کر پکارنے والے مشرک ہیں۔	(34)
(21) بندوں کو اللہ کی ذات کا حصہ بنانا اور ایسا عقیدہ رکھنا سخت ترین شرک ہے۔	(36)
(22) مشرک سے اکیلے اللہ کا ذکر ہوتے ہوئے برداشت نہیں ہوتا!	(38)
(23) اللہ کے لئے بیٹے اور بیٹیاں قرار دینا شرک اور کفر ہے۔	(38)
(24) ایمان والے صرف اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں جبکہ مشرک مخلوق سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں۔	(40)
(25) اللہ کا خاص حکم ہے اسے اچھی طرح یاد رکھیں۔	(41)
(26) مال و دولت کو ہی سب کچھ سمجھنے والے بھی مشرک ہیں:	(41)
(27) غلط عقیدہ غلط سوچ اور عمل کی بنیاد بنتا ہے۔	(43)
(28) زندگی اور موت انسان کے امتحان کیلئے بنائی گئی ہے۔	(43)
(29) دنیا میں بندوں میں جسمانی، ذہنی، مالی اور رتبہ میں اونچ نیچ صرف امتحان کیلئے ہے۔	(44)
(30) اللہ نے زمین اور آسمان اور تمام رزق سب انسانوں کیلئے پیدا کیا ہے۔	(44)
(31) انبیاء اور محمد رسول اللہ (ﷺ) کس جنس سے تعلق	

www.kitabosunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

نمبر شمار — صفحہ نمبر

رکھتے تھے۔ (45)

(32) کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے علاوہ کسی کو کائنات کا مختار کل بنا رکھا ہے۔ (46)

(33) بیٹے اور بیٹیاں دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے۔ (52)

(34) رزق میں کمی بیشی اللہ کے اختیار میں ہے۔ (52)

(35) کیا اللہ کے سوا محمد رسول اللہ کائنات پر مختار کل بنائے گئے ہیں؟ (53)

(36) قرآن محمد رسول اللہ کے مختار کل ہونے کی نفی کرتا ہے۔ (55)

(37) کسی کو ہدایت دینے کا اختیار بھی آپ کو نہیں تھا۔ (55)

(38) اپنے نفع اور نقصان کا اختیار بھی آپ کا نہ تھا۔ (56)

(39) محمد رسول اللہ (ﷺ) کسی پر محافظ نہیں بنائے گئے۔ (56)

(40) فدیہ لیکر مشرک قیدیوں کو معاف کرنے کا اختیار آپ کو نہ تھا۔ (57)

(41) رسول اللہ (ﷺ) کو اپنے قریبی مشرک رشتے داروں کے لئے دعا مانگنے کا اختیار بھی نہیں دیا گیا۔ (57)

(42) رسول اللہ کو ان شاء اللہ کہے بغیر کسی کام کے کرنے کا وعدہ کرنے کا اختیار بھی نہ تھا۔ (58)

(43) فرشتے رسول (ﷺ) کی خواہش پر نہیں اترتے تھے۔ (58)

(44) جو بات اللہ ظاہر کرنا چاہے نبی (ﷺ) کو وہ بات پوشیدہ رکھنے کا اختیار نہیں تھا۔ (59)

(45) رسول اللہ (ﷺ) کو اپنی کسی بیوی کو خوش کرنے کے لئے کوئی چیز اپنے اوپر حرام کرنے کا اختیار بھی نہ تھا۔ (59)

(46) جو آپ (ﷺ) کی طرف ہدایت کے لئے متوجہ ہوا اس سے منہ موڑنے کا آپ کو اختیار نہیں تھا۔ (60)

(47) معجزہ لانا آپ کے اختیار میں نہ تھا۔ (61)

(48) ایک اور غلط فہمی کا ازالہ!! (62)

(49) اللہ کی راہ میں اپنے مالوں کس نقصان اٹھانے کے باوجود جو اہل ایمان یہ کہتے ہیں کہ (64)

(50) ایسے لوگوں پر اللہ درود اور اپنی رحمت کا نزول فرماتا ہے۔ (64)

(51) چند مزید حکمت بھری قرآنی آیات کے ترجمے (65)

(52) اللہ کے سامنے پوری مخلوق مجبور ہے۔ (65)

(53) انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کے لئے وہ عمل کرے گا۔ (66)

(54) اللہ پاک نے ہمارا نام مسلمان رکھا ہے لہذا نئے نئے نام رکھ کر فرقے نہ بنائیں۔ (67)

(55) جنت کی نعمتیں لازوال ہیں اور ہمیشہ کی کامیابی ہے۔ (68)

(56) دوزخ کی آگ اور سزائیں بہت خطرناک ہیں۔ (69)

(57) عقل و فکر سے کام نہ لینے والوں کے بارے میں قرآن کا فیصلہ۔ (70)

شرک کے بارے میں قرآنی امثال (72)

رد شرک پر چند اشعار۔ (73)

ایک ہندو کا شکوہ (76)

ایک سوال کی دس شکلیں (77)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کتاب کی اشاعت کا مقصد اور اثرات

یہ کتاب اس غرض سے لکھی گئی ہے کہ عام مسلمانوں کو فوری طور پر شرک کی حقیقت معلوم ہو جائے۔ کیونکہ میں نے شرک کے متعلق قرآنی آیات کو جمع کر کے اس کتاب میں پیش کیا زیادہ تر قرآنی آیات ہی کو دلیل بنا کر عنوان دیا ہے۔ تا کہ انکار اور اعراض کی کوئی گنجائش باقی نہ رہے۔

''جو زندہ رہے وہ بھی دلیل کے ساتھ زندہ رہے اور جو مرے وہ بھی دلیل کے ساتھ مرے''۔ (القرآن)

اس کتاب کی مسلسل اشاعت اور ردِ شرک کی حقیقت کو جاننے والوں کی تعداد میں ہر روز اضافہ ہو رہا ہے۔ لہٰذا اس کتاب کی اشاعت میں مالی تعاون کرنے والے دوستوں کیلئے سب موحد بھائی دعا گو ہیں۔ ایسے ہی میں از خود اپنے موحد بھائیوں سے گذارش کرتا ہوں کہ اپنی نیک دعاؤں میں مجھے بھی ضرور یاد رکھیں کہ اللہ مجھے اپنی سچی محبت میں زندگی بسر کرنے کی توفیق سے نوازے اور آخرت میں اپنے صالح بندوں میں شامل فرمائے۔ اور جہنم کی آگ سے ہمیشہ بچا کر رکھے۔ امین۔

دعا گو: ناصر محمود غنے

اس بار کتاب نئی کمپوزنگ کے ساتھ شائع کی گئی ہے جس میں وہ قرآنی عربی لگائی گئی ہے جو بآسانی پڑھی جا سکتی ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

شرک عظیم ترین ظلم اور گمراہی ہے

لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ ۖ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴿١٣﴾

"اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرانا بے شک شرک عظیم ترین ظلم وگمراہی ہے"۔ سورت لقمان سورت نمبر(۳۱) آیت نمبر ۱۳

شرک کرنے والے کو اللہ ہرگز معاف نہیں کرے گا۔

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدِ افْتَرَىٰ إِثْمًا عَظِيمًا ﴿٤٨﴾

"بے شک اللہ نہیں بخشتا جو اس کا شریک ٹھہرائے اور شرک کے سوا جسے چاہے بخشتا ہے اور جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا اس نے عظیم ترین گناہ کیا"۔(النساء(۴) آیت ۴۸)

إِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ أَنْ يُشْرَكَ بِهِ وَيَغْفِرُ مَا دُونَ ذٰلِكَ لِمَنْ يَشَاءُ ۚ وَمَنْ يُشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلَالًا بَعِيدًا ﴿١١٦﴾

"بے شک اللہ اس کو نہیں بخشتا جو کسی بھی (مخلوق) کو اس کا شریک بنائے اور اس کے سوا جسے چاہے بخش دے اور جس نے اللہ کے ساتھ شریک ٹھہرایا وہ دور کی گمراہی میں جا پڑا"(النساء(۴) آیت ۱۱۶)۔

شرک کرنے والے کے تمام نیک اعمال ضائع ہو جاتے ہیں

وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ لَئِنْ أَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ ﴿٦٥﴾

"اور بے شک آپ (ﷺ) کی طرف اور ان کی طرف وحی کیا جا چکا ہے جو آپ سے پہلے ہو گزرے ہیں کہ اگر تم نے شرک کیا تو ضرور تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں گے اور تم نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گے"۔(الزمر(۳۹) آیت ۶۵)۔

وَلَوْ أَشْرَكُوا لَحَبِطَ عَنْهُمْ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ ﴿٨٨﴾

"اور اگر وہ (انبیاء) شرک کرتے تو جو اعمال انہوں نے کیے تھے سب ضائع ہو جاتے"

(الانعام(۶) آیت ۸۸)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرک کرنے والے پر اللہ تعالیٰ نے جنت ہمیشہ کے لئے حرام کردی ہے

اِنَّهٗ مَنْ يُّشْرِكْ بِاللّٰهِ فَقَدْ حَرَّمَ اللّٰهُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ وَ مَاْوٰىهُ النَّارُ ؕ وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ﴿۷۲﴾

''بے شک جس نے اللہ کا شریک ٹھہرایا سو اللہ نے اس پر جنت حرام کردی ہے اور اس کا ٹھکانا دوزخ ہے اور ظالموں (یعنی مشرکوں) کا کوئی مددگار نہیں ہوگا۔'' (المائدہ (۵) آیت ۷۲)۔

مشرک کے حق میں کسی کی دعا قبول نہیں کی جاتی۔ اور جو مشرک کیلئے جان بوجھ کر دعا کرتا ہے وہ اللہ کا نافرمان ہے۔

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنْ يَّسْتَغْفِرُوْا لِلْمُشْرِكِيْنَ وَلَوْ كَانُوْٓا اُولِيْ قُرْبٰى مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ الْجَحِيْمِ ﴿۱۱۳﴾ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ اِبْرٰهِيْمَ لِاَبِيْهِ اِلَّا عَنْ مَّوْعِدَةٍ وَّعَدَهَآ اِيَّاهُ ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهٗٓ اَنَّهٗ عَدُوٌّ لِّلّٰهِ تَبَرَّاَ مِنْهُ ؕ اِنَّ اِبْرٰهِيْمَ لَاَوَّاهٌ حَلِيْمٌ ﴿۱۱۴﴾

''نبی اور ایمان والے لوگوں کے لئے جائز نہیں کہ وہ شرک کرنے والوں کیلئے بخشش کی دعا کریں اگرچہ وہ ان کے رشتے دار ہی ہوں جب کہ ان پر ظاہر ہوگیا ہے کہ وہ دوزخی ہیں ○ اور ابراہیم کا اپنے باپ کے لئے بخشش کی دعا کرنا ایک وعدہ کے سبب سے تھا جو وہ اس سے کر چکے تھے پھر جب انہیں معلوم ہوا کہ وہ اللہ کا دشمن ہے (یعنی مشرک ہے) تو اس سے بیزار ہوگئے بے شک ابراہیم بڑے نرم دل تحمل والے تھے۔'' (التوبہ (۹) آیت ۱۱۳،۱۱۴)۔

غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے کس قدر شرک سے نفرت کا اظہار فرمایا ہے اور اسی طرح اللہ کے بندے بھی شرک کرنے والوں سے بیزار ہی رہے ہیں خواہ وہ ان کے قریبی رشتے دار ہی ہوں۔ اللہ تعالیٰ کا شرک کے علاوہ گناہ معاف کرنے کا اعلان بھی قابل غور ہے، اس سے یہ قطعاً مراد نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ شرک کے علاوہ دیگر کبیرہ گناہوں پر سزا نہیں دیتا کیونکہ قرآن کریم میں بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے شرک کے علاوہ کئی گناہوں پر لوگوں کو سزا دی ہے۔ ہر دور کا تقاضا ہوتا ہے کبھی اہل ایمان کو صرف لا الہ الا اللہ کہنے پر ہی قتل کر

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دیا جاتا ہے ایسے دور میں مومن کی یہی گواہی نجات کا باعث بن جاتی ہے وہاں شریعت کے دیگر احکام نافذ ہی نہیں ہوتے یا ان پر عمل ممکن نہیں ہوتا یا بہت مشکل ہوتا ہے۔ لیکن اگر شریعت نافذ ہے اور عمل کرنا فرض ہے تو پھر ہر نافرمانی پر ایک سزا مقرر ہے اور وہ سزا نافذ رہتی ہے۔

دُعا کرنا عبادت ہے

دعا کرنا عبادت ہے اور اللہ کے سوا کسی بھی شخص کو دعا میں پکارنا یا اس سے مدد طلب کرنا یا کسی حاجت کو پورا کرنے کی التجا کرنا یا کسی تکلیف و پریشانی کو دور کرنیکی درخواست کرنا شرک ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے ہر اس شخص کو جو دُعا میں غیر اللہ کو پکارتا ہے مشرک کہا ہے۔ اور یہ کہ جو لوگ موت کا مزہ چکھ کر دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں وہ کسی کی دعا و پکار کو نہیں سنتے اور بالفرض اگر اللہ انہیں کچھ سنوا دے تو وہ کسی کی مدد کرنے کی قوت و اختیار نہیں رکھتے۔ اس سلسلے میں چند قرآنی آیات ملاحظہ فرمائیں۔

وَ قَالَ رَبُّكُمُ ادْعُوْنِيْٓ اَسْتَجِبْ لَكُمْ ؕ اِنَّ الَّذِيْنَ يَسْتَكْبِرُوْنَ عَنْ عِبَادَتِيْ سَيَدْخُلُوْنَ جَهَنَّمَ دٰخِرِيْنَ ﴿۶۰﴾

"اور تمہارے ربّ نے فرمایا ہے کہ مجھے پکارو میں تمہاری دعائیں قبول کروں گا۔ بے شک جو لوگ میری عبادت سے تکبر کرتے ہیں وہ ذلیل وخوار ہو کر جہنم میں داخل ہوں گے۔" (المومن (۴۰) آیت ۶۰)۔

آیت مذکورہ پر غور کیجئے کہ اس میں پہلے اپنے رب سے دعا کرنے کا حکم ہے پھر جو ایسا نہیں کرتا اسے اپنے رب کی عبادت سے تکبر کرنے والا قرار دیا گیا ہے پس اللہ کے نزدیک دعا و پکار بہت بڑی عبادت ہے اور جو اللہ کے سوا دوسروں سے دعا و پکار کرتے ہیں وہ گویا ان کی عبادت کرتے ہیں اور یوں وہ مشرک بن جاتے ہیں اسی سلسلہ میں مزید قرآنی آیات مبارکہ ملاحظہ فرمائیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ يَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ لَهٗۤ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ وَهُمْ عَنْ دُعَآئِهِمْ غٰفِلُوْنَ ﴿۵﴾ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ﴿۶﴾

”اور اس شخص سے زیادہ گمراہ کون ہوگا جو اللہ کے علاوہ ان کو پکارتا ہے جو قیامت تک اس کی حاجت کو پورا نہیں کر سکتے اور وہ ان کی دعا سے بھی بے خبر ہیں ○ اور جب (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کیا جائے گا تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہوں گے۔ (الاحقاف (۴۶) آیت ۵،۶)۔

وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَلَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ۗ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ۗ وَلَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾

” اور اس (اللہ) کے سوا تم جن کو پکارتے ہو وہ گٹھلی کی جھلی کے بھی مالک نہیں ہیں ○ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعا سن نہیں سکتے اور اگر سن بھی لیں تو اس کا تمہیں جواب نہیں دے سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے اس شرک سے انکار کر دیں گے اور حقیقت حال کی خبر تمہیں ایک باخبر (اللہ) کی مانند کوئی نہیں دے سکتا،، (فاطر (۳۵) آیت ۱۳،۱۴)

قُلْ اَرَءَيْتُمْ شُرَكَآءَكُمُ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ اَرُوْنِيْ مَاذَا خَلَقُوْا مِنَ الْاَرْضِ اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ فِي السَّمٰوٰتِ ۚ اَمْ اٰتَيْنٰهُمْ كِتٰبًا فَهُمْ عَلٰى بَيِّنَتٍ مِّنْهُ ۚ بَلْ اِنْ يَّعِدُ الظّٰلِمُوْنَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا اِلَّا غُرُوْرًا ﴿۴۰﴾

” (اے نبی ﷺ) کہو (ان شرک کرنے والوں سے) کیا تم نے اپنے شریکوں کو دیکھا (یعنی ان پر غور و فکر کی نگاہ ڈالی) جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو مجھے دکھاؤ انہوں نے زمین میں کیا پیدا کیا ہے یا آسمانوں (کو بنانے اور قائم رکھنے میں) ان کی کوئی شراکت ہے یا ہم نے ان لوگوں کو کوئی کتاب دی ہے (جس کی وجہ سے) یہ کوئی واضح دلیل رکھتے ہوں۔ بلکہ یہ ظالم (مشرک) ایک دوسرے کو وعدہ نہیں دے رہے مگر دھوکا اور فریب کا۔“ (فاطر (۳۵) آیت ۴۰)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ۭ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِيَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِيْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ۭ قُلْ حَسْبِيَ اللّٰهُ ۭ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿٣٨﴾	''اور اگر تم ان سے پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو یہ کہیں گے اللہ نے۔ ان سے کہو تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو کیا یہ اسے دور کردیں گے یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنے کا ارادہ کرے تو کیا اس کی رحمت کو روک سکیں گے؟ کہہ دو کہ میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ کرنیوالے اسی پر بھروسہ کرتے ہیں'' (الزمر (۳۹) آیت ۳۸)
وَلَا تَدْعُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَنْفَعُكَ وَلَا يَضُرُّكَ ۚ فَاِنْ فَعَلْتَ فَاِنَّكَ اِذًا مِّنَ الظّٰلِمِيْنَ ﴿١٠٦﴾ وَاِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗٓ اِلَّا هُوَ ۚ وَاِنْ يُّرِدْكَ بِخَيْرٍ فَلَا رَاۗدَّ لِفَضْلِهٖ ۭ يُصِيْبُ بِهٖ مَنْ يَّشَاۗءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۭ وَهُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْمُ ﴿١٠٧﴾	''اور اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو جو نہ فائدہ پہنچا سکتے ہیں نہ نقصان پس اگر تم نے ایسا کیا تو تم بھی ظالموں (مشرکوں) میں سے ہو جاؤ گے ○ اور اگر اللہ تمہیں کوئی نقصان پہنچادے تو اس کے سوا کوئی اس کو دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہارے ساتھ بھلائی کا ارادہ کرے تو اس کے فضل کو کوئی پھیرنے والا نہیں وہ اپنے بندوں میں سے جسے چاہتا ہے اپنا فضل پہنچاتا ہے اور وہ معاف کرنے والا رحم کرنے والا ہے'' (یونس (۱۰) آیت ۱۰۶، ۱۰۷)
هُوَ الْحَيُّ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ فَادْعُوْهُ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۭ ﴿٦٥﴾	''وہ اللہ زندہ ہے اس کے سوا کوئی الہٰ (حاجت روا، مشکل کشا، مددرساں) نہیں ہے پس تم اسی کو پکارو اپنے دین کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے'' (المومن (۴۰) آیت ۶۵)
فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰـهًا اٰخَرَ فَتَكُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِيْنَ ﴿٢١٣﴾	''پس اللہ کے ساتھ کسی دوسرے الہٰ (حاجت روا، مشکل کشا، مددرساں) کو نہ پکارو ورنہ تم عذاب پانے والوں میں شامل ہو جاؤ گے'' (الشعراء (۲۶) آیت ۲۱۳)
وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴿١٨﴾	''اور یقیناً مسجدیں اللہ کیلئے ہیں ان میں اللہ کے ساتھ کسی کو بھی (مدد کیلئے) نہ پکارو'' (الجن (۷۲) آیت ۱۸)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْـًٔا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ﴿٢١﴾ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ ۚ وَمَا يَشْعُرُوْنَ ۙ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ﴿٢٠﴾

''اورلوگ اللہ کے سوا جنہیں پکارتے ہیں انہوں نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں ○ فوت ہوچکے ہیں۔ زندہ نہیں ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ کب (زندہ کرکے) اٹھائے جائیں گے'' (النحل (١٦) آیت ٢٠، ٢١)

قُلِ ادْعُوا الَّذِيْنَ زَعَمْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ فَلَا يَمْلِكُوْنَ كَشْفَ الضُّرِّ عَنْكُمْ وَلَا تَحْوِيْلًا ﴿٥٦﴾ اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ يَبْتَغُوْنَ اِلٰى رَبِّهِمُ الْوَسِيْلَةَ اَيُّهُمْ اَقْرَبُ وَيَرْجُوْنَ رَحْمَتَهٗ وَيَخَافُوْنَ عَذَابَهٗ ۭ اِنَّ عَذَابَ رَبِّكَ كَانَ مَحْذُوْرًا ﴿٥٧﴾

''(اے نبی ﷺ) کہو جن پر تمہیں زعم (گمان، غرور، بھروسہ) ہے اللہ کے سوا (کہ وہ تمہاری تکلیف دور کرنے کا اختیار رکھتے ہیں) لیکن وہ تمہاری کسی تکلیف کو دور کرنے یا اسے بدل دینے کا اختیار نہیں رکھتے ○ یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ وہ (رب کے) مقرب بن جائیں اور اس کی رحمت کے امیدوار ہیں اور اس کے عذاب سے خوف رکھتے ہیں یقیناً تمھارے رب کا عذاب ہے ہی ڈرنے کے لائق'' (بنی اسرائیل (١٧) آیت ٥٦، ٥٧)

وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ وَلَا الْاَمْوَاتُ ۭ اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَمَآ اَنْتَ بِمُسْمِعٍ مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ ﴿٢٢﴾

''اور برابر نہیں زندہ اور فوت شدہ۔ یقیناً اللہ جسے چاہتا ہے سنواتا ہے اور (اے نبی ﷺ) تم ان لوگوں کو نہیں سنا سکتے جو قبروں میں ہیں'' (فاطر (٣٥ آیت ٢٢)

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ يُنْصَرُوْنَ ﴿٧٤﴾ لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ ۙ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ﴿٧٥﴾

''اور انہوں نے اللہ کے سوا دوسرے الٰہ (حاجت روا، مشکل کشا) بنا لئے ہیں تا کہ ان کی مدد کی جائے ○ وہ ان کی کوئی مدد نہیں کرسکتے بلکہ یہ لوگ (الٹے) ان کے لئے حاضر لشکر (بنے ہوئے) ہیں'' (یٰسین (٣٦) آیت ٧٤-٧٥)

(یعنی ان کی جھوٹی حاجت روائی کے چرچے کرتے پھرتے ہیں اور جاہل لوگ اس چرچے سے متاثر ہوکر ان کے پاس دوڑے چلے آتے ہیں)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ ۚ إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ لَن يَخْلُقُوا ذُبَابًا وَلَوِ اجْتَمَعُوا لَهُ ۖ وَإِن يَسْلُبْهُمُ الذُّبَابُ شَيْئًا لَّا يَسْتَنقِذُوهُ مِنْهُ ۚ ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ ﴿٧٣﴾ مَا قَدَرُوا اللَّهَ حَقَّ قَدْرِهِ ۗ إِنَّ اللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ﴿٧٤﴾

"اے لوگو! (تمہارے لئے) ایک مثال بیان کی جاتی ہے اسے غور سے سنو یقیناً لوگ جنہیں پکارتے ہیں اللہ کے سوا وہ ایک مکھی بھی پیدا نہیں کر سکتے خواہ وہ سب اس کے لئے جمع ہو جائیں اور اگر مکھی ان سے کوئی چیز چھین لے جائے تو اسے چھڑا نہیں سکتے۔ چاہنے والا بھی کمزور اور جسے چاہا گیا ہے وہ بھی کمزور ہے ○ انہوں نے اللہ کی قدر ہی نہ پہچانی جیسا کہ اس کی قدر پہچاننے کا حق ہے یقیناً اللہ تو قوت والا اور زبردست ہے" (الحج (۲۲) آیت ۷۳۔۷۴)

إِنَّ الَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِ اللَّهِ عِبَادٌ أَمْثَالُكُمْ ۖ فَادْعُوهُمْ فَلْيَسْتَجِيبُوا لَكُمْ إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ ﴿١٩٤﴾ أَلَهُمْ أَرْجُلٌ يَمْشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا ۖ أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا ۗ قُلِ ادْعُوا شُرَكَاءَكُمْ ثُمَّ كِيدُونِ فَلَا تُنظِرُونِ ﴿١٩٥﴾ إِنَّ وَلِيِّيَ اللَّهُ الَّذِي نَزَّلَ الْكِتَابَ ۖ وَهُوَ يَتَوَلَّى الصَّالِحِينَ ﴿١٩٦﴾ وَالَّذِينَ تَدْعُونَ مِن دُونِهِ لَا يَسْتَطِيعُونَ نَصْرَكُمْ وَلَا أَنفُسَهُمْ يَنصُرُونَ ﴿١٩٧﴾

"یقیناً جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو تمہارے ہی جیسے بندے ہیں پس ان کو پکار دیکھو وہ تمہاری دعاؤں کا جواب دیں گے اگر تم سچے ہو۔ (یعنی وہ تمھاری فریاد کو نہ سن سکتے ہیں نہ قبول کر سکتے ہیں۔) ○ کیا ان کے پاؤں ہیں جن سے وہ چلتے ہیں۔ کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں۔ کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں۔ کیا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں۔ کہو پکار دیکھو اپنے (بنائے ہوئے) شریکوں کو پھر میرے خلاف چال چلو اور مجھے مہلت نہ دو ○ بیشک میرا ولی (مددگار) اللہ ہے جس نے کتاب نازل کی ہے اور وہی صالح لوگوں کا ولی (حمایتی و مددگار) ہے ○ اور تم جن کو اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تمہاری مدد کرنے کی طاقت نہیں رکھتے اور نہ اپنی ہی مدد کر سکتے ہیں" (الاعراف (۷) آیت ۱۹۴، ۱۹۷)

لَهُ دَعْوَةُ الْحَقِّ ۖ وَالَّذِينَ يَدْعُونَ

"اسی ایک اللہ کو پکارنا حق ہے اور لوگ جنہیں اللہ کے سوا پکارتے ہیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

مِنْ دُوْنِهٖ لَا يَسْتَجِيْبُوْنَ لَهُمْ بِشَيْءٍ اِلَّا كَبَاسِطِ كَفَّيْهِ اِلَى الْمَآءِ لِيَبْلُغَ فَاهُ وَ مَا هُوَ بِبَالِغِهٖ ۭ وَ مَا دُعَآءُ الْكٰفِرِيْنَ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ ﴿۱۴﴾

وہ کسی چیز کا جواب نہیں دے سکتے (یعنی کسی کی کوئی حاجت پوری نہیں کرسکتے) ان کی حقیقت اس شخص کے سوا نہیں جو پانی کی طرف ہاتھ پھیلاتا ہے تاکہ پانی اس کے منہ تک پہنچ جائے حالانکہ وہ اس تک پہنچنے والا نہیں (اسی طرح) منکرین کی دعائیں ہیں جو محض بیکار جانے والی ہیں" (الرعد (۱۳) آیت ۱۴)

موت کے وقت غیر اللہ کو پکارنے والوں کی حالت کا حال

فَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنِ افْتَرٰى عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اَوْ كَذَّبَ بِاٰيٰتِهٖ ۭ اُولٰٓئِكَ يَنَالُهُمْ نَصِيْبُهُمْ مِّنَ الْكِتٰبِ ۭ حَتّٰٓى اِذَا جَآءَتْهُمْ رُسُلُنَا يَتَوَفَّوْنَهُمْ ۙ قَالُوْٓا اَيْنَ مَا كُنْتُمْ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ۭ قَالُوْا ضَلُّوْا عَنَّا وَشَهِدُوْا عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اَنَّهُمْ كَانُوْا كٰفِرِيْنَ ﴿۳۷﴾ قَالَ ادْخُلُوْا فِيْٓ اُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِكُمْ مِّنَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ فِي النَّارِ ۭ كُلَّمَا دَخَلَتْ اُمَّةٌ لَّعَنَتْ اُخْتَهَا ۭ حَتّٰٓي اِذَا ادَّارَكُوْا فِيْهَا جَمِيْعًا ۙ قَالَتْ اُخْرٰىهُمْ لِاُوْلٰىهُمْ رَبَّنَا هٰٓؤُلَاۗءِ اَضَلُّوْنَا فَاٰتِهِمْ عَذَابًا ضِعْفًا مِّنَ النَّارِ ڛ قَالَ لِكُلٍّ ضِعْفٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَعْلَمُوْنَ ﴿۳۸﴾

"پس اس شخص سے بڑا ظالم (مشرک) اور کون ہوگا جو اللہ پر جھوٹ باندھے (یعنی غیر اللہ سے دعا کرنے کو اللہ کی طرف سے جائز قرار دے) یا اس کی آیات کو جھٹلائے ان لوگوں کو کتاب کے مطابق حصہ پہنچتا رہے گا یہاں تک کہ جب ہمارے بھیجے ہوئے (فرشتے) ان کے پاس آجائیں گے اور ان کی جانیں قبض کریں گے تو کہیں گے کہاں ہیں (تمھارے وہ مددگار) جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے تھے، وہ کہیں گے وہ ہم سے گم ہوگئے اور اپنے آپ کے خلاف گواہی دیں گے کہ وہ یقیناً (سچائی کا) انکار کرنے والے تھے○ اللہ فرمائے گا داخل ہو جاؤ دوزخ میں ان گروہوں کے ساتھ جو تم سے پہلے جنوں اور انسانوں میں سے گزر چکے ہیں جب بھی کوئی گروہ (جہنم) میں داخل ہوگا وہ اپنے ساتھ والے گروہ پر لعنت کرے گا یہاں تک کہ سب اس میں جمع ہو جائیں گے تو ہر بعد والا گروہ پہلے گروہ کے متعلق کہے گا۔"اے ہمارے رب ان لوگوں نے ہمیں گمراہ کیا لہٰذا انہیں آگ کا دوہرا عذاب دے"۔"اللہ فرمائے گا ہر ایک کے لئے دوہرا ہی (عذاب) ہے لیکن تم جانتے نہیں ہو"
(اعراف (۷) آیت ۳۷،۳۸)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ لَوْ تَرٰٓى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِیْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ وَ الْمَلٰٓىٕكَةُ بَاسِطُوْٓا اَیْدِیْهِمْ ۚ اَخْرِجُوْٓا اَنْفُسَكُمْ ؕ اَلْیَوْمَ تُجْزَوْنَ عَذَابَ الْهُوْنِ بِمَا كُنْتُمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ غَیْرَ الْحَقِّ وَ كُنْتُمْ عَنْ اٰیٰتِهٖ تَسْتَكْبِرُوْنَ ﴿۹۳﴾	”کاش تم ظالموں (شرک کرنے والوں) کو اس حالت میں دیکھو جب کہ وہ موت کی بے ہوشی میں ڈبکیاں کھا رہے ہوتے ہیں اور فرشتے ہاتھ بڑھا کر کہہ رہے ہوتے ہیں کہ لاؤ نکالو اپنی جان آج تمہیں ان باتوں کی پاداش میں ذلت کا عذاب دیا جائے گا جو تم اللہ پر تہمت رکھ کر نا حق کہتے تھے اور اس کی آیات کے مقابلہ میں سرکشی دکھاتے تھے ○ (اور اللہ فرمائے گا) لو اب تم ویسے ہی تن تنہا ہمارے سامنے حاضر
وَ لَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰى كَمَا خَلَقْنٰكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّ تَرَكْتُمْ مَّا خَوَّلْنٰكُمْ وَرَآءَ ظُهُوْرِكُمْ ۚ وَ مَا نَرٰى مَعَكُمْ شُفَعَآءَكُمُ الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ اَنَّهُمْ فِیْكُمْ شُرَكٰٓؤُا ؕ لَقَدْ تَّقَطَّعَ بَیْنَكُمْ وَ ضَلَّ عَنْكُمْ مَّا كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ ﴿۹۴﴾	ہو گئے جیسا ہم نے پہلی مرتبہ اکیلا پیدا کیا تھا، جو کچھ ہم نے تمہیں دنیا میں دیا تھا وہ سب تم پیچھے چھوڑ آئے ہو اور اب ہم تمہارے ساتھ تمہارے ان سفارشیوں کو بھی نہیں دیکھتے جن کے متعلق تم سمجھتے تھے کہ تمہارے کام بنانے میں ان کا بھی کچھ حصہ ہے، تمہارے آپس کے سب رابطے ٹوٹ گئے اور وہ سب تم سے گم ہو گئے جن پر تم بہت بھروسہ رکھتے تھے۔“ (انعام (۶) ۹۳،۹۴)

مذکورہ بالا قرآنی آیات سے یہ بات بالکل تسلی کے ساتھ ثابت ہوگئی ہے کہ اللہ کے سوا کسی بھی ہستی کو مدد کیلئے، تکلیف دور کرنے، اولاد کے حصول کیلئے، پریشانیوں کے ازالہ کے لئے اور کامیابی پانے کے لئے دعا میں پکارنا شرک ہے کیونکہ جو لوگ موت کا مزہ چکھ کر رخصت ہو چکے ہیں وہ ہماری دعا و پکار کو سننے کی نہ قدرت رکھتے ہیں اور نہ مدد کرنے کا اختیار، لیکن افسوس ہے ان لوگوں پر جو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اللہ کے بندوں کو بھی جو موت کا مزہ چکھ کر دنیا سے جا چکے ہیں مدد کے لئے، تکلیف دور کرنے کے لئے، اولاد کے حصول کیلئے پریشانیوں کے ازالہ کیلئے اور کامیابی پانے کے لئے دعا میں پکارتے ہیں اور دعویٰ کرتے ہیں کہ ان کو ہماری ہر طرح کی مدد کرنے کی طاقت حاصل ہے۔ لہٰذا ہم دیکھتے ہیں کہ ہمارے ہاں لوگ قبروں پر جاتے ہیں اور قبر والوں کو اپنی حاجتیں پیش کرتے۔ ان کے نام پر کھانے پکاتے ہیں بکرے وغیرہ ذبحہ کرتے ہیں ان کے نام کی نذر مانتے ہیں کہ اگر ہمارا فلاں کام ہو گیا تو ہم یہاں فلاں چیز چڑھائیں گے اور اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ ان کے نام کے نعرے بھی لگاتے ہیں۔ جبکہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کے احکام و آیات کے مطابق سراسر شرک ہے۔ جس کا انجام دوزخ کی آگ ہے

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

جولوگ اللہ کے بندوں کو جو دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں اپنا حاجت روا، مشکل کشا اور مددگار سمجھتے ہیں اور ان کو دعا میں پکارتے ہیں وہ اپنے اس عقیدہ کے درست ہونے پر مختلف دلائل پیش کرتے ہیں جو کہ سراسر جھوٹ اور کم علمی پر مبنی ہے۔ مثلاً غیر اللہ سے دعا و پکار کرنے کی نفی میں جو آیات ہم نے اب تک پیش کی ہیں ان کے بارے میں کہتے ہیں یہ تو مٹی کے بتوں کے بارے میں ہیں۔ ہم تو اللہ کے بندوں کو پکارتے ہیں۔ غور کیجئے کہ یہ کس قدر جھوٹ اور فریب پر مبنی بہانہ ہے کیا کوئی صادق العقل انسان اس بات کو تسلیم کر سکتا ہے کہ یہ آیات محض مٹی کے بتوں کے بارے میں ہیں:

''اور جب لوگوں کو جمع کیا جائیگا تو وہ ان کے دشمن ہوں گے'' (الاحقاف (۴۶) آیت ۶)

''اور قیامت کے دن وہ تمہارے اس شرک سے انکار کر دیں گے'' (فاطر (۳۰) آیت ۱۴)

''پس وہ تمھاری کسی تکلیف کو دور کرنے یا اسے بدل دینے کا اختیار نہیں رکھتے۔ یہ لوگ جن کو پکارتے ہیں وہ تو خود اپنے رب کا وسیلہ تلاش کرتے ہیں کہ وہ (رب کے) مقرب بن جائیں''
(بنی اسرائیل (۱۷) آیت ۵۸)

''اور جو لوگ اللہ کے سوا جنہیں پکارتے ہیں انہوں نے کچھ بھی پیدا نہیں کیا بلکہ وہ خود پیدا کیے گئے ہیں۔ فوت ہو چکے ہیں زندہ نہیں ہیں اور وہ نہیں جانتے کہ وہ کب (زندہ کرکے) اٹھائے جائیں گے'' (النحل (۱۶) آیت ۲۰، ۲۱)

''یقیناً جنہیں تم اللہ کے سوا پکارتے ہو وہ تو تمہارے جیسے بندے ہیں'' (الاعراف (۷) آیت ۱۹۴)

وَاِذَا رَاَ الَّذِيْنَ اَشْرَكُوْا شُرَكَآءَهُمْ قَالُوْا رَبَّنَا هٰٓؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا الَّذِيْنَ كُنَّا نَدْعُوْا مِنْ دُوْنِكَ ۚ فَاَلْقَوْا اِلَيْهِمُ الْقَوْلَ اِنَّكُمْ لَكٰذِبُوْنَ ۝۸۶

''اور جب وہ لوگ جنہوں نے (دنیا میں) شرک کیا تھا اپنے شریکوں کو دیکھیں گے تو کہیں گے اے رب یہی ہیں ہمارے وہ شریک جنہیں ہم تیرے علاوہ پکارا کرتے تھے۔ اس پر وہ (معبود) انہیں صاف جواب دیں گے کہ تم جھوٹے ہو'' (النحل (۱۶) آیت ۸۶)

اب اس بات میں کوئی شک باقی نہیں رہ گیا کہ عرب کے مشرک بھی اللہ کے بندوں ہی کو اپنی مدد کیلئے پکارتے تھے اور ان کے نعرے لگاتے تھے اور ان کے نام کے نذرانے دیتے تھے لہٰذا جتنے بھی مٹی کے مجسمے بنائے گئے تھے وہ دنیا سے گذرے ہوئے بندوں ہی کے تھے اس کے ساتھ سورۃ البقرہ کے اس واقعہ پر بھی غور کیجئے جس میں بتایا گیا کہ انسان موت کی حالت میں دنیا سے بالکل بے خبر ہو جاتا ہے خواہ وہ نبی ہی کیوں نہ ہو۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

أَوْ كَالَّذِي مَرَّ عَلَىٰ قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَىٰ عُرُوشِهَا قَالَ أَنَّىٰ يُحْيِي هَٰذِهِ اللَّهُ بَعْدَ مَوْتِهَا ۖ فَأَمَاتَهُ اللَّهُ مِائَةَ عَامٍ ثُمَّ بَعَثَهُ ۖ قَالَ كَمْ لَبِثْتَ ۖ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۖ قَالَ بَل لَّبِثْتَ مِائَةَ عَامٍ فَانظُرْ إِلَىٰ طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ لَمْ يَتَسَنَّهْ ۖ وَانظُرْ إِلَىٰ حِمَارِكَ وَلِنَجْعَلَكَ آيَةً لِّلنَّاسِ ۖ وَانظُرْ إِلَى الْعِظَامِ كَيْفَ نُنشِزُهَا ثُمَّ نَكْسُوهَا لَحْمًا ۚ فَلَمَّا تَبَيَّنَ لَهُ قَالَ أَعْلَمُ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ﴿٢٥٩﴾

''یا اس شخص کے مانند کہ جس کا گذر اس بستی پر ہوا جو چھت کے بل اوندھی پڑی ہوئی تھی، وہ کہنے لگا اس کی موت کے بعد اللہ اسے کس طرح زندہ کرے گا؟ تو اللہ نے اسے سو سال کے لئے موت دے دی پھر اسے اُٹھایا، پوچھا کتنی مدت تجھ پر گذری؟ کہنے لگا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ، فرمایا بلکہ تو سو سال تک (مردہ) رہا پھر تو اپنے کھانے پینے کہ طرف دیکھ کہ بالکل خراب نہیں ہوا اور اپنے گدھے کو دیکھ (جو مرا پڑا ہے)، ہم تجھے لوگوں کے لیے ایک نشانی بناتے ہیں تو دیکھ کہ ہم (گدھے کی) ہڈیوں کو کس طرح اٹھاتے ہیں پھر ان پر گوشت چڑھاتے ہیں، جب یہ سب اس پر ظاہر ہو چکا تو کہنے لگا میں جانتا ہوں کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے،، (آیت ۲۵۹)۔

اس کے ساتھ سورہ الکھف کے اس واقعہ جس (میں چند نوجوانوں کا ذکر ہے جو شرک جیسے ناقابل معافی گناہ سے بچنے کے لئے اپنی بستی کو چھوڑ کر ایک غار میں جا چھپتے ہیں) میں واضح طور پر اللہ سبحانہ وتعالیٰ نے بیان کیا ہے کہ انسان جب نیند (جو کہ موت کی ہی ایک حالت ہے) میں ہوتا ہے تو وہ اپنے آس پاس کے حالات سے بے خبر ہو جاتا ہے ملاحظہ فرمائیں اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان:

وَكَذَٰلِكَ بَعَثْنَاهُمْ لِيَتَسَاءَلُوا بَيْنَهُمْ ۚ قَالَ قَائِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ۖ قَالُوا لَبِثْنَا يَوْمًا أَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ۚ قَالُوا رَبُّكُمْ أَعْلَمُ بِمَا لَبِثْتُمْ ---- وَلَبِثُوا فِي كَهْفِهِمْ ثَلَاثَ مِائَةٍ سِنِينَ وَازْدَادُوا تِسْعًا ﴿٢٥﴾

''اور اسی طرح ہم نے ان کو اُٹھایا تاکہ آپس میں ایک دوسرے سے دریافت کریں۔ ایک کہنے والے نے کہا کہ ہم (یہاں یعنی غار میں نیند کی حالت میں) کتنی مدت رہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک دن یا اس سے بھی کم، انہوں نے کہا جتنی مدت تم رہے ہو تمہارا رب ہی اس کو خوب جانتا ہے۔۔۔۔ اور غار والے نوجوان اپنے غار میں نو اوپر تین سو سال رہے۔،، (آیت ۹ تا ۲۲۔۲۵)

لہٰذا سچی بات یہی ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) کے مخالف لوگ اسی لئے مشرک تھے کہ انہوں نے اللہ کے بندوں کو جو دنیا سے جا چکے تھے اپنا مددگار، مشکل کشا، حاجت روا

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

بنا رکھا تھا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے بار بار مختلف دلائل کے ساتھ انہیں اس بات سے آگاہ کیا کہ تمھارے یہ عقائد سراسر شرک پر مبنی ہیں ۔

خوب یاد رکھیں کہ دنیا کی کوئی قوم محض مٹی پتھر اور لکڑی کے بتوں کو نہیں پکارتی سب قومیں اللہ کے بندوں ہی کی مورتیاں بنا کر اس خیال کے ساتھ انہیں پکارتی ہیں کہ وہ ہماری فریاد سن رہے ہیں اور انہیں ہماری فریاد قبول کرنے یا اللہ تک پہنچانے کی قدرت حاصل ہے اور اللہ ان کی بات رد نہیں کرتا۔

ایک اور دلیل جو بڑی شدّ ومدّ کے ساتھ پیش کی جاتی ہے وہ یہ کہ اللہ تعالیٰ نے اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو موت پانے والا کہنے سے منع فرمایا ہے۔ لہٰذا اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے، اللہ کے ولی (اللہ کا مکمل فرمانبردار انسان) اور اللہ کے تمام رسول موت کے بعد بھی زندہ ہیں کیونکہ اللہ کے رسولوں کا درجہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں سے بہت زیادہ ہے، لہٰذا وہ زندہ ہیں اور زندہ سے مدد طلب کرنا تو شرک نہیں ہوتا۔

قرآن کریم کے جن دو مقامات پر اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو موت شدہ (مردہ) کہنے سے منع کیا گیا ہے وہ یہ ہیں:

وَ لَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتٌ ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ وَّ لٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ ﴿۱۵۴﴾	”اور جو اللہ کی راہ میں قتل ہو چکے (جان دے چکے) ہیں انہیں امواتاً (یعنی موت شدہ) نہ کہو بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں لیکن تمھیں ان کی زندگی کا شعور (سمجھ) نہیں ہے،، (البقرہ (۲) آیت ۱۵۴)
وَ لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا ؕ بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ ﴿۱۶۹﴾ فَرِحِيْنَ بِمَآ اٰتٰىهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۙ وَ يَسْتَبْشِرُوْنَ بِالَّذِيْنَ لَمْ يَلْحَقُوْا بِهِمْ مِّنْ خَلْفِهِمْ ۙ اَلَّا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَ لَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ﴿۱۷۰﴾	” اور جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل ہو چکے ہیں انہیں امواتاً (موت شدہ) نہ کہو بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں اور اپنے رب کے پاس رزق پا رہے ہیں ○ جو اللہ نے انہیں اپنے فضل سے دیا ہے اس پر خوشی منا رہے ہیں اور ان لوگوں کے متعلق خوش ہیں جو ان کے پیچھے ہیں اور ان سے ابھی نہیں ملے کہ ان پر نہ خوف ہے اور نہ وہ غم میں مبتلا ہوں گے“۔ (آل عمران (۳) آیت ۱۶۹،۱۷۰)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات سے وہ لوگ یہ نتیجہ اخذ کرتے ہیں کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کے جسموں پر موت نہیں آتی اور وہ اپنے اجسام کے ساتھ جو رحم مادر میں پیدا ہوئے اور اس زمین کی پیداوار سے بڑے ہوئے قتل ہونے کے بعد بھی چلتے پھرتے ہیں اور زندہ لوگوں کی طرح ہوتے ہیں وہ لوگ سراسر غلط نتیجہ اخذ کرتے ہیں۔ کیونکہ یہ نتیجہ قرآن کریم کی دیگر کئی آیات سے تضاد رکھتا ہے۔ میں ان شاء اللہ قرآن کریم کے حوالوں سے ہی مذکورہ بالا قرآنی آیات کی درست ترین وضاحت پیش کروں گا تو میری بات سمجھ میں آ جائے گی۔

اللہ تعالیٰ نے سب انسانوں کی زندگی اور موت کے لئے کیا پروگرام مقرر کر رکھا ہے؟

كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ۚ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ﴿۲۸﴾

"تم اللہ سے کس طرح کفر کر سکتے ہو حالانکہ تم امواتاً (موت کی حالت میں) تھے اس نے تمہیں زندہ کیا پھر تمہیں موت دے گا پھر تمہیں زندہ کرے گا پھر اس کی طرف تم واپس لائے جاؤ گے۔ (البقرہ (۲) آیت ۲۸)

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ ﴿۲۵﴾

(اللہ نے) کہا اسی (زمین میں) تم جیو گے اور اسی میں مرو گے اور اسی سے نکالے جاؤ گے۔ (الاعراف (۷) آیت ۲۵)

وَهُوَ الَّذِيْٓ اَحْيَاكُمْ ۡ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ۭ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ ﴿۶۶﴾

"وہی (اللہ) ہے جس نے تمہیں زندگی دی پھر تمہیں موت دیتا ہے اور پھر تمہیں زندہ کرے گا بے شک انسان بڑا ہی ناشکرا ہے" (الحج (۲۲) آیت ۶۶)

ثُمَّ اِنَّكُمْ بَعْدَ ذٰلِكَ لَمَيِّتُوْنَ ﴿۱۵﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ تُبْعَثُوْنَ ﴿۱۶﴾

"پھر یقیناً تم (پیدا ہونے کے بعد) ضرور مرنے والے ہو ○ اور پھر قیامت کے دن اٹھائے جاؤ گے" (المومنون (۲۳) ۱۵، ۱۶)

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۣ ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ﴿۵۷﴾

"ہر جاندار نے موت کا مزا چکھنا ہے پھر تم سب ہماری طرف واپس لائے جاؤ گے" (العنکبوت (۲۹) آیت ۵۷)

قرآن کریم کی مذکورہ بالا آیات سے یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر جاندار کے جسم نے ایک بار ضرور موت میں مبتلا ہونا ہے اور دوبارہ وہ صرف قیامت کے دن ہی زندہ کر کے اٹھایا جائے گا۔ موت سے صرف ایک ہی ذات مبرا اور پاک ہے اور وہ ذات صرف اللہ کی ذات ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَتَوَكَّلْ عَلَى الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ

اور توکل و بھروسہ کرو اس ذات پر جو زندہ ہے اور جس پر موت نہیں ہے"(الفرقان (۲۵) آیت ۵۸)

آپکے ذہن میں اب یقیناً یہ سوال ہوگا کہ کیا انبیاء اور خصوصاً جناب محمد (ﷺ) جو اللہ کے آخری رسول ہیں اللہ کے مقرر کردہ زندگی اور موت کے اس پروگرام میں شامل ہیں جس کی نشان دہی قرآنی آیات کے ذریعے کی گئی ہے؟۔ تو جواب یہ ہے کہ یقیناً ایسا ہی ہے اللہ تعالیٰ نے کسی نبی کے بارے میں یہ نہیں فرمایا کہ اس پر موت نہیں آئی بلکہ بار بار ان کی موت کا ذکر فرمایا ہے۔ اس سلسلہ میں چند قرآنی آیات ملاحظہ کریں۔

جنابِ یعقوبؑ کی موت کا ذکر

أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ إِذْ حَضَرَ يَعْقُوبَ الْمَوْتُ

کیا تم اس وقت (وہاں) حاضر تھے جب یعقوبؑ کو موت آئی"۔ (البقرہ (۲) آیت ۱۳۳)

جنابِ سلیمانؑ کی موت کا ذکر

فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلَىٰ مَوْتِهِ إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ ۖ فَلَمَّا خَرَّ تَبَيَّنَتِ الْجِنُّ أَن لَّوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ الْغَيْبَ مَا لَبِثُوا فِي الْعَذَابِ الْمُهِينِ ﴿١٤﴾

"پھر جب ہم نے اس (سلیمانؑ) پر موت کا فیصلہ کر دیا تو جنوں کو اس کی موت کے متعلق خبر نہ ہوئی مگر گھن کے کیڑے سے جو اس کی لاٹھی کو کھا رہا تھا اور جب (سلیمانؑ) گر پڑا تو جنوں کو معلوم ہوگیا کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو اس رسوا کن عذاب میں نہ رہتے" (سبا (۳۴) آیت ۱۴)

نوٹ: جناب سلیمانؑ کے بارے میں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے بیان فرمایا ہے اس پر اچھی طرح غور کریں کہ جب اللہ تعالیٰ نے سلیمانؑ کو موت دے دی تو وہ اس وقت لاٹھی کے سہارے کھڑے ہو کر جنوں کی نگرانی کر رہے تھے اور جن ان کے حکم کے مطابق کام کر رہے تھے اسی دوران اللہ تعالیٰ نے انہیں موت دے دی مگر موت کے بعد بھی وہ لاٹھی کے سہارے کھڑے رہے پھر جب لاٹھی گھن کے کیڑے کی وجہ سے کمزور ہو کر ٹوٹ گئی تو وہ زمین پر گر پڑے اور یوں جنوں کو ان کی موت کی خبر معلوم ہوئی اور وہ سمجھ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گئے کہ اب سلیمانؑ کا اختیار ان پر ختم ہو چکا ہے اور پھر وہ یہ افسوس کرتے ہوئے بھاگ کھڑے ہوئے کہ اگر وہ غیب جانتے ہوتے تو انہیں ان کی موت کی پہلے سے خبر ہو جاتی اور وہ ان کی موت کے ساتھ ہی یہاں سے بھاگ نکلتے۔ یعنی یہ ایک ایسے نبی کی بات ہے جس نے اللہ تعالیٰ سے ایسی بادشاہت مانگی تھی جو دنیا میں کسی کو نہ دی گئی ہو اور اللہ تعالیٰ نے انہیں ایسی بادشاہت دے دی ہو لیکن جب وہ نبی موت کی آغوش میں جاتا ہے تو اس کی بادشاہت کے تمام اختیارات لوگوں پر ختم ہو جاتے ہیں اور لوگ بھی ان سے بے خوف ہو جاتے ہیں، جبکہ آج کے مسلمانوں نے یہ عقیدہ بنالیا ہے کہ ہمارے پیر صاحب (جو مرکران کے ہاتھوں سے دفن ہو چکے ہیں) ان کے اختیارات ان پر ان کے زندوں سے بھی زیادہ ہیں لہٰذا وہ ان کی قبر پر جا کر (اور گھر بیٹھے بیٹھے بھی) ان کو اپنی درخواستیں اور تکلیفیں پیش کرتے ہیں اور ان کو اپنا مددگار اور حاجت روا سمجھتے ہیں جو سراسر شرک اور جہالت ہے۔

جناب یحییٰؑ کی موت کا ذکر

وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَ يَوْمَ يَمُوْتُ وَ يَوْمَ يُبْعَثُ حَيًّا ﴿۱۵﴾

''اور سلام اس (یحییٰؑ) پر جس روز کہ وہ پیدا ہوا اور جس روز اسے موت آئے اور جس روز وہ زندہ کر کے اُٹھایا جائے'' (مریم (۱۹) آیت ۱۵)

جناب عیسیٰؑ کی موت کا ذکر

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَ يَوْمَ اَمُوْتُ وَ يَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا ﴿۳۳﴾ ذٰلِكَ عِيْسَى ابْنُ مَرْيَمَ قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِيْ فِيْهِ يَمْتَرُوْنَ ﴿۳۴﴾

''اور سلام ہے مجھ پر جس دن میں پیدا ہوا اور جس دن میں مروں گا اور جس دن زندہ کر کے مجھے اُٹھایا جائے گا یہ ہے عیسیٰ ابن مریم کے بارے میں سچی بات جس میں لوگ شک کر رہے ہیں'' (مریم (۱۹) آیت ۳۵)

غور کیجیے کہ زندگی اور موت کے بارے میں بالکل وہی سلسلہ و پروگرام انبیاء کے بارے میں بیان کیا جا رہا ہے جو پہلے تمام انسانوں کے حوالے سے بیان کیا گیا ہے کہ زندگی کے بعد موت اور موت کے بعد دوبارہ اُٹھائے جانے کا عمل صرف ایک بار ہے جو قیامت کے دن پر ہوگا۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

جناب ابراہیمؑ اپنی موت کا اعلان خود کرتے ہیں

وَالَّذِیْ یُمِیْتُنِیْ ثُمَّ یُحْیِیْنِ ﴿٨١﴾

”اور وہ (اللہ) مجھے (ابراہیم) کو موت دے گا پھر زندہ کرے گا“ (الشعراء (٢٦) آیت ٨١)

محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) بھی اللہ تعالیٰ کے مقرر کردہ اسی زندگی اور موت کے پروگرام میں شامل ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا واضح اعلان ہے۔

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۖ أَفَإِنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخَالِدُوْنَ ﴿٣٤﴾ كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ۗ ﴿٣٥﴾

اور (اے رسول صلی اللہ علیہ وسلم) ہمیشہ کی زندگی تو ہم نے تم سے پہلے بھی کسی بشر کے لئے نہیں بنائی اگر تمہیں موت آئے تو کیا یہ لوگ ہمیشہ رہیں گے (یاد رکھو) ہر جان نے موت کا مزہ چکھنا ہے“ (انبیا (٢١) آیت ٣٤-٣٥)

اِنَّكَ مَيِّتٌ وَّاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ ﴿٣٠﴾ ثُمَّ اِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ عِنْدَ رَبِّكُمْ تَخْتَصِمُوْنَ ﴿٣١﴾

”(اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) یقیناً تمہیں بھی موت آنی ہے اور وہ (منکر) بھی مرنے والے ہیں پھر تم قیامت کے دن اپنے رب کے پاس اپنا مقدمہ پیش کرو گے“ (الزمر (٣٩) آیت ٣٠، ٣١)

کس قدر وضاحت کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کی زندگی اور موت اور قیامت کے دن دوبارہ زندہ کر کے اٹھائے جانے کا پروگرام بیان فرمایا ہے مگر جو لوگ اللہ کے سوا بھی اس کی مخلوق میں سے جس کسی کو بھی کسی نہ کسی رنگ یا عمل میں معبود بنائے بیٹھے ہیں وہ اسے کسی صورت میں مرا ہوا تصور کرنے کے لئے تیار نہیں ہوتے کیونکہ اگر وہ ایسا سمجھیں تو پھر اسے اپنی التجائیں پیش نہیں کر سکتے گویا کہ پھر انہیں ان کی بندگی و عبادت سے رکنا پڑتا ہے اور ایسا کرنا مشرک کے لئے بہت مشکل عمل ہے کیونکہ اس کا غلط عقیدہ اس میں رکاوٹ بنتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محمد الرسول اللہ کی امت کو آگاہ فرمایا:

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

وَمَا مُحَمَّدٌ اِلَّا رَسُوْلٌ ۚ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِ الرُّسُلُ ۗ اَفَاۡئِنْ مَّاتَ اَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلٰٓى اَعْقَابِكُمْ ۗ وَمَنْ يَّنْقَلِبْ عَلٰى عَقِبَيْهِ فَلَنْ يَّضُرَّ اللّٰهَ شَيْـًٔا ۗ وَسَيَجْزِى اللّٰهُ الشّٰكِرِيْنَ ﴿۱۴۴﴾

"اور محمد ﷺ نہیں ہیں مگر اللہ کا پیغام پہنچانے والے، ان سے پہلے بھی کئی پیغام پہنچانے والے گزر چکے ہیں تو کیا اگر وہ (محمد ﷺ) مر جائیں یا قتل کر دیئے جائیں تو تم لوگ اپنی ایڑیوں پر (دین سے) پھر جاؤ گے اور جو پھر جائے گا وہ اللہ کا کچھ نقصان نہیں کریگا اور اللہ شکر گزار (ایمان پر قائم رہنے والوں) کو جزا دیگا۔" (آل عمران (۳) آیت ۱۴۴)

اب آپ کو یہ بات قرآنی آیات کے ذریعے سمجھاتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ نے اس کی راہ میں قتل ہونے والوں کو مردہ کہنے سے کیوں منع فرمایا ہے۔

اگر آپ سرسری طور پر قرآن حکیم کا مطالعہ فرمائیں تو آپکو اس میں تضاد نظر آئے گا جیسے کہ اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو مردہ کہنے سے منع کیا گیا ہے اور ان کے زندہ ہونے کا اعلان فرمایا ہے جبکہ انبیاء کے بارے میں فرمایا ہے کہ ہر نبی موت میں مبتلا ہوتا ہے اور وہ دوبارہ قیامت ہی کے دن اٹھائے جائیں گے۔ اگر آپ قرآن کریم میں تضادات ثابت کر دیں تو پھر وہ اللہ کا کلام نہیں رہتا بلکہ بندے کا کلام بن جاتا ہے یا ملاوٹ (تحریف شدہ) کیونکہ اللہ نے خود اس بات کی نشاندہی فرمائی ہے۔

اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ ۗ وَلَوْ كَانَ مِنْ عِنْدِ غَيْرِ اللّٰهِ لَوَجَدُوْا فِيْهِ اخْتِلَافًا كَثِيْرًا ﴿۸۲﴾

"کیا (منکر) قرآن پر تدبر نہیں کرتے کہ اگر یہ اللہ کے سوا کسی اور کی طرف سے ہوتا تو اس میں بہت سا تضاد پاتے۔" (النساء (۴) آیت ۸۲)

لہٰذا اگر آپ پورے قرآن پر تدبر (گہرا غور) فرمائیں گے تو جو بات آپ کو قرآن حکیم کے سرسری مطالعہ سے تضاد نظر آئے گی وہی بات تدبر کرنے سے ایک بہت بڑی حقیقت بن کر سامنے آئے گی۔

قرآن کریم کے مطابق ہر پیدا ہونے والے انسان کی زندگی کی کئی منازل ہیں جن سے اسے گذرتے چلے جانا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿١٩﴾ ’’تم ضرور بہ ضرور ایک طبق (حالت یا منزل) سے دوسرے طبق کی طرف گذرتے چلے جاؤ گے‘‘ (البروج (۸۵) آیت ۱۹)

ہماری اس زندگی سے پہلے ایک دور میں اللہ تعالیٰ نے پوری نسل آدم کو جمع فرمایا اور ان سے عہد لیا اور اس عہد کا ہر اس فرد نے اقرار کیا جو اس زمین میں زندگی پاتا ہے۔

وَإِذْ أَخَذَ رَبُّكَ مِنْ بَنِي آدَمَ مِنْ ظُهُورِهِمْ ذُرِّيَّتَهُمْ وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰ أَنْفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ۖ قَالُوا بَلَىٰ ۛ شَهِدْنَا ۛ أَنْ تَقُولُوا يَوْمَ الْقِيَامَةِ إِنَّا كُنَّا عَنْ هَٰذَا غَافِلِينَ ﴿١٧٢﴾ أَوْ تَقُولُوا إِنَّمَا أَشْرَكَ آبَاؤُنَا مِنْ قَبْلُ وَكُنَّا ذُرِّيَّةً مِنْ بَعْدِهِمْ ۖ أَفَتُهْلِكُنَا بِمَا فَعَلَ الْمُبْطِلُونَ ﴿١٧٣﴾

’’اور جب تمہارے رب نے اولاد آدم کی پشتوں سے ان کی نسل کو نکالا اور انہیں خود ان پر گواہ بنایا (اور پوچھا) کیا میں تمہارا رب (مالک اور رازق اور محافظ) نہیں ہوں؟ سب نے کہا ’’ہاں‘‘ ہم گواہی دیتے ہیں (یہ ہم نے اس لئے کیا) تاکہ تم قیامت کے دن یہ نہ کہو کہ ہم اس سے بے خبر تھے○ یا تم یہ نہ کہو کہ شرک تو ہمارے باپ دادا نے کیا تھا اور ہم تو ان کے بعد کی نسل تھے تو کیا تو ہمیں (ان اعمال کی وجہ) سے ہلاک کرے گا جو باطل پرستوں نے کئے تھے‘‘ (الاعراف (۷) آیت ۱۷۲،۱۷۳)

اس واقعہ کے بعد اللہ تعالیٰ نے ہم سب کو موت کی نیند سلا دیا ہم دوبارہ اس موت سے زندگی میں اس وقت آتے ہیں جب رحم مادر میں ہمارا جسم مکمل ہوتا ہے اور اللہ تعالیٰ ہم میں روح پھونک دیتا ہے۔

الَّذِي أَحْسَنَ كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ۖ وَبَدَأَ خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ ﴿٧﴾ ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ مِنْ سُلَالَةٍ مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ ﴿٨﴾ ثُمَّ سَوَّاهُ وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ ۖ وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْأَبْصَارَ وَالْأَفْئِدَةَ ۚ قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ ﴿٩﴾

’’اللہ وہ ذات ہے جس نے ہر چیز کو بہترین بنایا ہے اور انسان کی تخلیق کا آغاز مٹی کے گارے سے کیا پھر اس کی نسل بے وقعت پانی کے جوہر سے چلائی○ پھر اسے (رحم مادر میں) مکمل کیا اور اس میں اپنی طرف سے روح پھونک دی اور تمہارے کان، آنکھیں اور دل بنائے تھوڑے ہی وہ لوگ ہیں جو شکر گزار (ایماندار) ہیں۔ (السجدہ (۳۲) آیت ۷ تا ۹)

’’محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ‘‘

www.KitaboSunnat.com

اس دنیا کی زندگی کے بعد ہم دوبارہ موت میں مبتلا ہوتے ہیں اور پھر جسمانی طور پر روز قیامت کو زندہ کر کے اُٹھائے جائیں گے اور یوں ہم دومرتبہ موت اور دومرتبہ زندگی پاتے ہیں گو کہ آج ہم اپنی موجودہ زندگی سے پہلے کسی زندگی کو نہیں جانتے اور نہ موت کو مگر جب دوبارہ جسمانی طور پر زندہ کئے جائیں گے تو اسوقت لوگوں کو یہ سب کچھ یاد آجائے گا اور وہ خود اقرار کریں گے۔

قَالُوْا رَبَّنَآ اَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ وَ اَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوْبِنَا فَهَلْ اِلٰى خُرُوْجٍ مِّنْ سَبِيْلٍ ﴿۱۱﴾

"وہ (مشرک، دوزخی) کہیں گے ہمارے رب تو نے ہمیں دوموتیں دیں اور دو زندگیاں اب ہم اپنے گناہوں کا اعتراف کرتے ہیں تو کیا یہاں سے نکلنے کی کوئی راہ ہے" (المومن (۴۰) آیت ۱۱نیز الصفت (۳۷) آیات ۵۸۔۵۹)

یادرہے کہ انسان کی جو اصل امتحانی زندگی ہے وہ صرف اس دنیا کے مادی جسم کے ساتھ زندگی ہے اور اس دنیا میں اسے لازماً ایک دفعہ موت سے دوچار ہوکر دوبارہ قیامت کو ہی زندہ ہونا ہے اس کے بعد اس پر جسمانی موت کبھی واقع نہیں ہوگی۔

لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ

"وہ اس (جنت میں) موت کا مزہ نہیں چکھیں گے سوائے پہلی موت کے۔" (الدخان (۴۴) آیت ۵۶)

غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کی جسمانی موت کی فرضیت کو کس کس انداز میں بیان کیا ہے اب ہم انسان کی جسمانی موت کے بعد والے طبق (منزل یا حالت) کا ذکر کرتے ہیں۔
قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے انسان کی جسمانی موت کے بعد والی حالت کو بہت سے مقامات پر بیان فرمایا ہے اور اس حالت کو "برزخ" کہا ہے۔

حَتّٰى اِذَا جَآءَ اَحَدَهُمُ الْمَوْتُ قَالَ رَبِّ ارْجِعُوْنِ ﴿۹۹﴾ لَعَلِّيْٓ اَعْمَلُ صَالِحًا فِيْمَا تَرَكْتُ كَلَّا ۭ اِنَّهَا كَلِمَةٌ هُوَ قَآئِلُهَا ۭ وَمِنْ وَّرَآئِهِمْ بَرْزَخٌ اِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُوْنَ ﴿۱۰۰﴾

"یہاں تک کہ جب ان میں سے کسی کی موت آجائیگی تو کہے گا "اے میرے رب مجھے اس دنیا میں واپس بھیج جس کو میں چھوڑ آیا ہوں ○ تاکہ صالح عمل کروں"۔ ہرگز نہیں، یہ تو ایک بات ہے جو وہ کہنے والا ہے اور ان سب (مرنے والوں) کے آگے پیچھے ایک برزخ ہے اُٹھائے جانے والے دن تک" (المومنون (۲۳) ۹۹،۱۰۰)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

برزخ کیا ہے؟

برزخ کے لفظی معانی (۱) دو چیزوں کے درمیان روک یا حد کے ہیں (۲) پردہ (۳) اتنی بڑی وسعت جو اسکے باہر کی چیزوں کے لئے اوٹ بن جائے مراد روک یا حائل ہونا ہے۔ قرآن کریم میں دیگر دو مقامات پر اس لفظ کا استعمال یوں ہوا ہے:

مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيٰنِ ﴿۱۹﴾ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيٰنِ ﴿۲۰﴾

"چھوڑ دیئے دو سمندر ملے ہوئے ○ ان دونوں کے درمیان برزخ ہے، نہیں بغاوت کرتے" (الرحمٰن (۵۵) آیت ۱۹، ۲۰)

وَ هُوَ الَّذِيْ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَّ هٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ ۚ وَجَعَلَ بَيْنَهُمَا بَرْزَخًا وَّ حِجْرًا مَّحْجُوْرًا ﴿۵۳﴾

'اور وہی اللہ ہے جس نے دو سمندر چلا دیے ایک میٹھا اور تسکین بخش ہے اور ایک کھاری اور کڑوا اور ان دونوں کے درمیان برزخ (پردہ) بنا دیا ہے اور رکاوٹ کھڑی کردی ہے" (الفرقان (۲۵) آیت ۵۳)

قرآن کریم کے بیان کے مطابق زمین پر ایسے سمندر موجود ہیں جو ساتھ ساتھ بہتے ہیں مگر ان کے پانی آپس میں حل نہیں ہوتے کیونکہ ان کی کثافت مختلف ہے اگر آپ تیل کو پانی میں ڈال دیں تو وہ دونوں بھی آپس میں حل نہیں ہونگے، اسی طرح زمین پر ایسے سمندر بھی ہیں جن کی حالت یہ ہے کہ اگر اوپر والے پانی کا بہاؤ مشرق کی طرف ہے تو اسی سمندر کے نیچے دوسری کثافت کا سمندر ہے اور اس کے پانی کا بہاؤ اوپر والے سمندر کی مخالف سمت کو ہے۔ ان دونوں سمندروں کے درمیان جو کثافتی پردہ ہے اسے قرآن نے برزخ کہا ہے اس لفظ کا بنیادی مفہوم یہی ہے کہ ایک کا دوسرے میں داخلہ ممکن نہیں ہے۔

قرآن کریم میں برزخ کی زندگی کے حوالے سے کافی آیات موجود ہیں جن میں وہاں مختلف افراد کی موت کے بعد روحانی زندگی کی کیفیت کو بیان کیا گیا ہے اس بارے میں چند قرآنی آیات تحریر کی جاتی ہیں تاکہ ہمیں ہماری جسمانی موت کے بعد روحانی زندگی کا علم اور یقین ہو جائے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَلَوْ تَرٰٓى اِذْ يَتَوَفَّى الَّذِيْنَ كَفَرُوا ۙ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ وُجُوْهَهُمْ وَ اَدْبَارَهُمْ ۚ وَ ذُوْقُوْا عَذَابَ الْحَرِيْقِ ﴿۵۰﴾

”کاش تم اس حالت کو دیکھ سکتے جب فرشتے منکروں کی جان قبض کرتے ہیں وہ ان کے چہروں اور ان کی پیٹھوں پر مارتے ہیں اور (کہتے ہیں) لو اب جلنے کی سزا بھگتو“۔ (الانفال (۸) آیت ۵۰)

الَّذِيْنَ تَتَوَفّٰهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ طَيِّبِيْنَ ۙ يَقُوْلُوْنَ سَلٰمٌ عَلَيْكُمُ ۙ ادْخُلُوا الْجَنَّةَ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ﴿۳۲﴾

”وہ لوگ جن کی جان فرشتے قبض کرتے ہیں جبکہ وہ پاک ہوتے ہیں وہ ان سے کہتے ہیں تم پر سلامتی ہو، تم نے جو عمل کیے ہیں ان کے بدلے میں جنت میں داخل ہو جاؤ“ (النحل (۱۶) آیت ۳۲)

یعنی جنت میں داخلہ ایمانِ خالص اور عملِ صالح کی بنیاد پر ہوگا نہ کہ صرف زبان سے اقرار ایمان کی وجہ سے جیسا کہ عام لوگوں اور پیٹ کے پجاری مولویوں نے مشہور کر رکھا ہے کہ جس نے کلمہ پڑھ لیا وہ جنت میں ضرور داخل ہوگا۔

سورہ یاسین میں اللہ کی راہ میں قتل ہونے والے ایک مردِ مومن کا واقعہ بیان ہوا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک بستی میں رسول بھیجے تو ان لوگوں نے رسولوں سے جھگڑا شروع کر دیا اس موقع پر اس اللہ کے بندے نے ان کے حق میں تبلیغ کی تو انہوں نے اسے قتل کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوتا ہے:

قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ۭ قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِيْ يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۶﴾

”کہا گیا داخل ہو جا جنت میں، وہ بولا کاش میری قوم کو علم ہو (آیت ۲۶)

بِمَا غَفَرَ لِيْ رَبِّيْ وَ جَعَلَنِيْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ ﴿۲۷﴾

کہ میرے ربّ نے مجھے بخش دیا ہے اور مجھے باعزت لوگوں میں شامل کر دیا ہے“ (آیت ۲۷)

نبی مکرم جناب نوحؑ کو جھٹلانے والی قوم کے بارے میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ملاحظہ فرمائیں:

مِمَّا خَطِيْٓـٰٔتِهِمْ اُغْرِقُوْا فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ

”اپنی خطاؤں (گناہوں) کی وجہ سے وہ غرق کیے گئے اور (ساتھ ہی) آگ میں داخل کر دیے گئے“ (نوح (۷۱) آیت ۲۵)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قرآن کریم میں اس بات کی وضاحت بھی کی گئی ہے کہ عالم برزخ کی زندگی کے بعد جب تمام انسانوں کو جسمانی طور پر زندہ کیا جائے گا اور پھر اجسام کے ساتھ جنت یا دوزخ میں داخل کیا جائے گا تو دوزخیوں کا عذاب پہلے سے شدید ہو جائے گا اور جنتی لوگوں کی عیش اور راحت میں اضافہ ہو جائے گا۔

وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ سُوْٓءُ الْعَذَابِ ﴿۴۵﴾ اَلنَّارُ يُعْرَضُوْنَ عَلَيْهَا غُدُوًّا وَّعَشِيًّا ۚ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ ۗ اَدْخِلُوْٓا اٰلَ فِرْعَوْنَ اَشَدَّ الْعَذَابِ ﴿۴۶﴾

"فرعون کے پیچھے چلنے والوں کو بدترین عذاب نے گھیر لیا○ آگ ہے جس کے اوپر وہ صبح ،شام پیش کیے جاتے ہیں جب قیامت کی گھڑی آئے گی (حکم ہوگا) داخل کرو آل فرعون کو سخت عذاب میں" (المومن (۴۰) آیت ۴۵،۴۶)

قرآن کریم میں برزخ کو قبر کی زندگی بھی کہا گیا ہے دراصل مرنے کے فوراً بعد قبر کی زندگی شروع ہو جاتی ہے نہ کہ مٹی میں دفن کرنے کے بعد کیونکہ ہر انسان مٹی ہی میں دفن نہیں ہوتا، کسی کا جسم پانی میں گھل جاتا ہے تو کسی کا آگ میں جلنے کے بعد ضائع ہو جاتا ہے اور کبھی کبھی زمین کے اوپر ہی صدیوں پڑا رہتا ہے جیسے فرعون کا جسم یا برفانی علاقوں میں برف کے اوپر پڑا ہوا جسم یا کسی جنگ یا حادثے کی صورت میں زمین کے اوپر بکھر جانے والا جسم۔

قَدْ يَئِسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَئِسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ ﴿۱۳﴾

"وہ (منکر) آخرت سے اسی طرح مایوس ہیں جس طرح قبروں والے کافر مایوس ہیں" (الممتحنة (۶۰) آیت ۱۳)

اُمید ہے کہ اب آپ کی سمجھ میں آ گیا ہوگا کہ جب انسان کے جسم میں موت واقع ہوتی ہے تو وہ اپنی زندگی کے اگلے مرحلے میں داخل ہوتا ہے اور یہ مرحلہ "برزخ" کہلاتا ہے جہاں سے وہ واپس دنیا میں نہیں آ سکتا اور نہ حقیقی جنت یا دوزخ میں داخل ہو سکتا ہے بلکہ برزخی جنت یا دوزخ میں ہی زندگی بسر کرتا ہے جس کا ذکر تفصیلاً قرآنی آیات کے حوالے سے آپ کے سامنے کر دیا گیا ہے۔

اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کی زندگی برزخی زندگی ہے۔ انکے اجسام پر موت واقع ہوتی ہے جیسے انبیاء اور دیگر بندوں کے اجسام موت سے دوچار ہوتے ہیں اگر انکے اجسام پر موت کی نفی ہوتی تو نبی (ﷺ) ان کو دفن نہ فرماتے اور ان کی اولاد یتیم اور بیویاں بیوہ نہ کہلاتیں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اب اس بات کا جواب درکار ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں اموات کہنے سے کیوں منع کیا ہے اس کی وجوہات مندرجہ ذیل ہیں۔

پہلی وجہ: اللہ تعالیٰ کے نزدیک ہر وہ شخص مردہ ہے جو کفر منافقت اور شرک میں مبتلا ہے اور اللہ کی وحی کی روشنی میں زندگی بسر نہیں کرتا ایسے لوگوں کو اللہ نے قبروں میں پڑے ہوئے مردوں کی مثل قرار دیا ہے جو سن اور دیکھ ہی نہیں سکتے۔

اِنَّكَ لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَآءَ اِذَا وَلَّوْا مُدْبِرِيْنَ ﴿٨٠﴾ وَمَآ اَنْتَ بِهٰدِى الْعُمْىِ عَنْ ضَلٰلَتِهِمْ ؕ اِنْ تُسْمِعُ اِلَّا مَنْ يُّؤْمِنُ بِاٰيٰتِنَا فَهُمْ مُّسْلِمُوْنَ ﴿٨١﴾

"بے شک تم مُردوں کو نہیں سنا سکتے اور نہ بہروں کو اپنی پکار سنا سکتے ہو جبکہ وہ پیٹھ پھیر کر بھاگ رہے ہوں نہ تم اندھوں کو ہدایت دے سکتے ہو اور نہ ان کو گمراہی سے نکال کر تم اپنی بات سنا سکتے ہو مگر جو ایمان لائے ہماری آیات پر اور پھر فرماں بردار بن جائے" (النمل (٢٧) آیت ٨٠،٨١)

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَجِيْبُوْا لِلّٰهِ وَلِلرَّسُوْلِ اِذَا دَعَاكُمْ لِمَا يُحْيِيْكُمْ ۚ

"اے لوگو! جو ایمان لائے ہو اللہ اور اس کے رسولؐ کی پکار قبول کرو جب کہ تمہیں اس چیز کی طرف بلایا جائے جو تمہارے لئے زندگی ہے" (الانفال (٨) آیت ٢٤)

اَوَ مَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِىْ بِهٖ فِى النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِى الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا ؕ

"کیا وہ شخص جو مردہ (جاہل) تھا پھر ہم نے اسے زندہ (علم والا) کیا اور اس کے لئے ایسی روشنی بنائی جس کے ساتھ وہ لوگوں میں چلتا ہے۔ اس شخص کی طرح ہو سکتا ہے جو اندھیروں میں (پڑا ہوا) ہے اور ان سے نکلنے والا نہیں ہے" (الانعام (٦) آیت ١٢٢)

اب ذرا تصور کیجیے کہ ایک وہ شخص ہے جو ایمان اور اللہ کی فرمانبرداری کی زندگی بسر کرتا ہے اور مرنے کے ساتھ ہی عالم برزخ میں اللہ کی نعمتوں اور من پسند عیشوں میں رکھا جاتا ہے۔ اور دوسری طرف ایک گمراہ کافر شخص ہے جو دنیا کی زندگی اللہ کی نافرمانی میں بسر کرتا ہے وہ مرنے کے ساتھ ہی عالم برزخ میں ناقابل بیان کربناک عذابوں میں ڈال دیا جاتا ہے ان دونوں طرح کی حالت زندگی آپ کے نزدیک واقعی زندگی ہے؟ یقیناً اس شخص کی زندگی ہی زندگی ہے جو نعمتوں اور من پسند عیشوں میں رکھا گیا ہے لہٰذا اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے ہم پر واضح فرما دیا ہے کہ:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّ
لَعِبٌ ۭ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ لَهِيَ
الْحَيَوَانُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ﴿٦٤﴾

”اور یہ دنیا کی زندگی کچھ بھی نہیں ہے مگر ایک کھیل تماشہ درحقیقت آخرت کا گھر ہی اصل زندگی ہے کاش وہ اس بات کا علم رکھتے“ (العنکبوت (۲۹) آیت ۶۴)۔

بَلْ كَذَّبُوْا بِالسَّاعَةِ ۣ وَاَعْتَدْنَا
لِمَنْ كَذَّبَ بِالسَّاعَةِ سَعِيْرًا ﴿١١﴾
اِذَا رَاَتْهُمْ مِّنْ مَّكَانٍۭ بَعِيْدٍ
سَمِعُوْا لَهَا تَغَيُّظًا وَّزَفِيْرًا ﴿١٢﴾
وَاِذَآ اُلْقُوْا مِنْهَا مَكَانًا ضَيِّقًا
مُّقَرَّنِيْنَ دَعَوْا هُنَالِكَ ثُبُوْرًا ﴿١٣﴾
لَا تَدْعُوا الْيَوْمَ ثُبُوْرًا وَّاحِدًا وَّ
ادْعُوْا ثُبُوْرًا كَثِيْرًا ﴿١٤﴾
قُلْ اَذٰلِكَ خَيْرٌ اَمْ جَنَّةُ الْخُلْدِ
الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ ۭ كَانَتْ لَهُمْ
جَزَاۗءً وَّمَصِيْرًا ﴿١٥﴾
لَهُمْ فِيْهَا مَا يَشَاۗءُوْنَ خٰلِدِيْنَ ۭ
كَانَ عَلٰي رَبِّكَ وَعْدًا مَّسْـُٔوْلًا ﴿١٦﴾

”اور جو قیامت کو جھٹلائے اس کے لئے ہم نے بھڑکتی ہوئی آگ تیار کر رکھی ہے ○ وہ جب ان کو دور سے دیکھے گی تو یہ اس کے غضب اور جوش کی آوازیں سن لیں گے ○ اور جب یہ اس میں ایک تنگ جگہ پر جکڑ کر پھینکے جائیں گے تب وہاں اپنی موت کو پکاریں گے ○ (جواب دیا جائے گا) آج ایک موت کو نہ پکارو بلکہ بہت سی موتوں کو پکارو ○ ان سے کہو کیا یہ انجام بہتر ہے یا وہ ابدی جنت جس کا (اللہ سے) ڈرنے والوں سے وعدہ کیا گیا ہے۔ جو ان کے لئے جزا اور ٹھکانا ہوگی ○ اس میں ان کے لئے وہ سب کچھ ہوگا جو وہ چاہیں گے اور اس میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے تیرے ربّ کے ذمہ یہ ایسا وعدہ ہے جس کا مطالبہ و سوال کیا جا سکتا ہے“ (الفرقان (۲۵) آیت ۱۱ تا ۱۶)۔

دوسری وجہ: ہمیشہ سے انسانوں کا ایک کثیر گروہ اس بات کا قائل رہا ہے کہ انسان کی زندگی بس دنیا کی زندگی ہے، جب وہ مر جاتا ہے تو اس کے بعد اس کی کوئی زندگی نہیں ہے قرآن ایسے لوگوں کی یوں ترجمانی کرتا ہے:

وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰهِ جَهْدَ اَيْمَانِهِمْ ۙ لَا
يَبْعَثُ اللّٰهُ مَنْ يَّمُوْتُ ۭ

”اور یہ اللہ کے نام کی قسمیں کھا کر کہتے ہیں کہ جو مر جاتا ہے اللہ اسے ہرگز نہیں اٹھائے گا“ (النحل (۱۶) آیت ۳۸)

اَيَعِدُكُمْ اَنَّكُمْ اِذَا مِتُّمْ وَكُنْتُمْ
تُرَابًا وَّعِظَامًا اَنَّكُمْ مُّخْرَجُوْنَ ﴿٣٥﴾

”کیا یہ (رسولؐ) تمہیں وعدہ دیتا ہے کہ جب تم مر جاؤ گے اور مٹی اور ہڈیاں بن جاؤ گے تو تم (زندہ کر کے) نکالے جاؤ گے ○

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ ﴿٣٦﴾ إِنْ هِيَ إِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا نَمُوتُ وَنَحْيَا وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ ﴿٣٧﴾

ناممکن ہے ناممکن ہے جو وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے۔ یہ زندگی کچھ نہیں ہے مگر صرف دنیا کی زندگی۔ یہاں ہم مرتے ہیں اور جیتے ہیں اور ہم ہرگز اٹھائے جانے والے نہیں ہیں" (المومنون (۲۳) آیت ۳۵ تا ۳۷۔ نیز الانعام (۶) آیت ۲۹)

اسی عقیدے کی بنا پر ایمان کے دعویٰ میں جھوٹے منافقین سچے اہل ایمان سے جنگ میں قتل ہونے والے مسلمانوں کے بارے میں افسوس ناک انداز میں باتیں کرتے اور اہل ایمان کے دلوں میں وسوسے پیدا کرتے۔ ان باتوں کو اللہ تعالیٰ نے قرآن میں یوں بیان کیا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَكُونُوا كَالَّذِينَ كَفَرُوا وَقَالُوا لِإِخْوَانِهِمْ إِذَا ضَرَبُوا فِي الْأَرْضِ أَوْ كَانُوا غُزًّى لَّوْ كَانُوا عِندَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا لِيَجْعَلَ اللَّهُ ذَٰلِكَ حَسْرَةً فِي قُلُوبِهِمْ ۗ وَاللَّهُ يُحْيِي وَيُمِيتُ ۗ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ﴿١٥٦﴾ وَلَئِن قُتِلْتُمْ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَوْ مُتُّمْ لَمَغْفِرَةٌ مِّنَ اللَّهِ وَرَحْمَةٌ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ ﴿١٥٧﴾

"اے ایمان والو! ان (منافقین) کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے کفر اختیار کیا ہے اور جو اپنے بھائیوں کے متعلق کہتے ہیں جب وہ سفر پر نکلتے ہیں یا جنگ میں شریک ہوتے ہیں کہ اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل ہوتے۔ اللہ نے یہ خیال ان کے دلوں میں حسرت بنا دیا ہے حالانکہ اللہ ہی زندگی دیتا ہے اور وہی موت دیتا ہے اور جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔ اگر تم اللہ کی راہ میں قتل کیے جاؤ یا موت سے دوچار ہو جاؤ تو (دونوں صورتوں میں) اللہ کی مغفرت ان سب چیزوں سے بہتر ہے جو یہ جمع کرتے ہیں۔ اگر تم مر جاؤ یا قتل کیے جاؤ تو (دونوں صورتوں میں) اللہ ہی کی طرف تم اکٹھے کیے جاؤ گے"۔ (آل عمران (۳) آیت ۱۵۶، نیز ۱۶۷)

اس کے ساتھ سورہ الاحزاب (۳۳) آیات ۱۳، ۲۱ اور سورہ محمد (۴۷) آیت ۲۱) ملاحظہ فرمائیں ان آیات میں منافقین سے کہہ دیا گیا کہ تم اللہ کی راہ میں جان دینے والوں کی زندگی کا شعور نہیں رکھتے کیونکہ تمہارا آخرت کی زندگی پر ایمان ہی درست نہیں ہے بلکہ ایمان ہے ہی نہیں ہے۔ یہ ہے اصل حقیقت اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو "اموات" نہ کہنے کی۔ اس کے ساتھ یہ بات بھی نوٹ فرمائیں کہ قرآنی آیات میں اللہ کی راہ میں قتل ہونے والوں کو مقتول مانا گیا ہے اور مقتول وہی ہوتا ہے جس کی جان اور روح جسم سے علیحدہ ہو جائے، اگر اللہ کی راہ میں قتل ہونیوالے کو مقتول نہ مانا جائے تو اس کی بیوی دوسری

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شادی نہیں کر سکتی !! جبکہ ہمیں اچھی طرح معلوم ہے کہ شہیدوں کی بیواؤں نے شادیاں کی ہیں اوراب بھی کرتی ہیں کیونکہ انہیں اس کی اجازت ہے۔اور اگر ان کو جسمانی طور پر مقتول نہ مانا گیا ہوتا تو رسول اللہ (ﷺ) کبھی بھی ان کو دفن نہ کرتے اوران کی بیواؤں کو دوسری شادی کرنے کی اجازت نہ دیتے۔ان کو مردہ نہ کہنے کا حکم محض ان کی جنتی زندگی کا اعلان ہےاور دوسرے ایمان والوں کو اللہ کی راہ میں اپنی جان دینے کی ترغیب اوراعلیٰ اعزاز ملنے کا وعدہ ہے!! مگراب شرک کرنے والے نامی مسلمانوں نے شرک کو ردکنے کی خاطر جانیں دینے والوں کو ہی اللہ کی ذات کے ساتھ شریک ٹھہرالیا ہے۔حضرت علیؓ نے میدان جنگ میں ''یا ھبل'' یاعزیٰ'' یا لات'' یامنات'' کے نعرے لگانے والوں کو قتل کردیا کیونکہ ان کے یہ نعرے شرک پر مبنی تھے مگراب مسلمانوں میں بعض نے ''یاعلی مدد'' یا غوث اعظم مدد'' یا پیر صاحب مدد'' اور'' یارسول اللہ مدد'' کے شرکیہ نعرے لگانے شروع کررکھے ہیں اور اوپر سے اس گمان میں مبتلا ہیں کہ روز قیامت اللہ کے یہ بندے ہماری سفارش کریں گےاور ہمیں دوزخ میں جانے سے بچالیں گے جبکہ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا واضح اعلان ہے کہ جس شخص نے بھی جس کسی کو اللہ کا شریک ٹھہرایاروز قیامت ان دونوں سے لازمی طور پر پوچھ گچھ کی جائے گی تاکہ شرک کرنے والوں پر ان کا شرک واضح ہوجائے۔اس موقع پر وہ اللہ کے بندے،جن کو اللہ کا شریک ٹھہرایا گیا ہوگا وہ اس بات سے لاعلمی کااظہار کریں گے کہ ہمیں تو معلوم ہی نہیں کہ ہمارے دنیا سے رخصت ہونے کے بعد یہ لوگ ہمیں اللہ کا شریک بناتے رہے ہیں اور نہ ہم نے انہیں اس بات کا حکم دیا تھا کہ تم ہمیں اللہ کا شریک بناؤ''یعنی ہمیں مدد کے لئے پکارو،ہماری قبروں کو سجاؤ،ہمارے نام کے ورد کرو،ہمارے نام کی نذر مانو،ہمارے نام پر جانور ذبح کرو،ہر سال ہمارے عرس مناؤاور ہمیں زندہ سمجھو،ہماری قبروں کو سجدہ کرو۔ملاحظہ فرمائیں اس بارے میں چند قرآنی آیات:

وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ شُفَعَاءُ وَكَانُوا بِشُرَكَائِهِمْ كَافِرِينَ ﴿١٣﴾

''اوران کے ٹھہرائے ہوئے شریکوں میں سے کوئی بھی ان کا سفارشی نہ ہوگا اور وہ جن کو اللہ کا شریک بناتے تھے منکر ہوجائیں گے''(الروم(٣٠) آیت١٣)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَ اِذَا حُشِرَ النَّاسُ كَانُوْا لَهُمْ اَعْدَآءً وَّ كَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ كٰفِرِيْنَ ۝٦

''اور جب (قیامت کے دن) لوگوں کو جمع کیا جائے گا۔ تو وہ ان کے دشمن ہوں گے اور ان کی عبادت سے منکر ہوں گے'' (الاحقاف (۴۶) آیت ۶)

وَ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ ءَاَنْتَ قُلْتَ لِلنَّاسِ اتَّخِذُوْنِيْ وَ اُمِّيَ اِلٰهَيْنِ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ ؕ قَالَ سُبْحٰنَكَ مَا يَكُوْنُ لِيْۤ اَنْ اَقُوْلَ مَا لَيْسَ لِيْ ۗ بِحَقٍّ ؕ اِنْ كُنْتُ قُلْتُهٗ فَقَدْ عَلِمْتَهٗ ؕ تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ وَ لَاۤ اَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِكَ ؕ اِنَّكَ اَنْتَ عَلَّامُ الْغُيُوْبِ ۝١١٦ مَا قُلْتُ لَهُمْ اِلَّا مَاۤ اَمَرْتَنِيْ بِهٖۤ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّيْ وَ رَبَّكُمْ ۚ وَ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ ۚ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ ؕ وَ اَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝١١٧

''اور جب (روز قیامت) اللہ کہے گا اے عیسیٰ مریم کے بیٹے کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو اللہ کے سوا معبود بنا لو وہ کہے گا پاک ہے تو ،میرے لئے یہ (حق) نہیں ہے کہ میں وہ بات کہوں جو میرا حق نہیں ہے۔ اگر میں نے یہ کہا ہوتا تو تجھے معلوم ہے اور تو جانتا ہے جو میرے نفس میں ہے اور میں نہیں جانتا جو تیری ذات میں ہے۔ یقیناً تو ہی غیب کا علم جاننے والا ہے ○ میں نے ان کو اس بات کے سوا کچھ نہیں کہا جس کا تو نے مجھے حکم دیا کہ اللہ کی بندگی کرو جو میرا رب ہے اور تمھارا رب ہے اور میں ان پر گواہ تھا جب تک میں ان میں رہا۔ پس جب تو نے مجھے واپس لے لیا تو تو ہی ان کا نگران تھا اور تو ہی ہر چیز کا گواہ ہے'' (المائدہ (۵) آیت ۱۱۶، ۱۱۷)

اب ہمیں ٹھنڈے دل و دماغ سے سوچنا چاہیے کہ ہم اللہ کے بندوں کے ساتھ غلط عقیدت اور محبت کا ذریعہ اپنا کر ان کی واقعی تعظیم کر رہے ہیں یا ان کے لئے فتنہ کا باعث بن رہے ہیں۔

مذکورہ بالا قرآنی آیات سے یہ بات ایک بار پھر کھل کر ہمارے سامنے آ گئی ہے کہ دنیا سے چلے جانے کے بعد دنیا والے کیا کرتے ہیں اس کی خبر دنیا سے چلے جانے والوں کو قطعاً نہیں ہوتی خواہ وہ ولی اللہ ہو۔ شہید ہو یا نبی اللہ ہو مگر ہمارے ہاں ایسی جماعتیں اور افراد موجود ہیں جو اس بات کی پر زور تبلیغ کرتے ہیں کہ اللہ کے ولی شہداء، انبیاء اور خصوصاً محمد رسول اللہ (ﷺ) ہر جگہ ہمیں دیکھتے اور ہماری ہر بات سنتے ہیں اور وہ ہر قسم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

کے غیب کی خبر رکھتے ہیں گو کہ اب تک جتنی قرآنی آیات پیش کی جا چکی ہیں انکو پڑھ اور سمجھ لینے کے بعد کوئی عقل مند انسان اس باطل عقیدے کو درست نہیں مان سکتا لیکن مزید وضاحت کیلئے اس بارے میں کچھ اور قرآنی آیات پیش کی جاتی ہیں۔

علم غیب کے بارے میں چند باتیں

اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام کے ذریعے انسانوں کو ایسی باتوں کی خبر دی ہے جن کو انسان کبھی بھی محض اپنی عقل سے معلوم نہیں کر سکتا اور نہ آنکھوں سے دیکھ سکتا ہے۔ جیسے مرنے کے بعد کی زندگی۔ جنت اور دوزخ کے مقامات کی خبر، فرشتوں کے وجود کی خبر اور بہت سے گذرے ہوئے اور آنے والے واقعات کی خبریں ان خبروں کو بتاتے ہوئے اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار آگاہ فرمایا کہ یہ غیب کی خبریں ہم بذریعہ انبیاء تم تک پہنچا رہے ہیں نہ کہ انبیاء ازخود اس پر قادر ہیں کہ وہ غیب کی خبروں پر آگاہ ہو جائیں۔ دلیل کے طور چند قرآنی آیات پیش کی جاتی ہیں:

تِلْكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهَآ اِلَيْكَ ۚ مَا كُنْتَ تَعْلَمُهَآ اَنْتَ وَ لَا قَوْمُكَ مِنْ قَبْلِ هٰذَا ۛ	”(اے محمد ﷺ) یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں اس سے پہلے نہ تم ان کو جانتے تھے اور نہ تمہاری قوم“ (ھود (۱۱) آیت ۴۹)
نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَ اِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ ۝	”(اے نبی ﷺ) ہم اس قرآن کو تمہاری طرف وحی کر کے بہترین پیرایہ میں واقعات اور حقائق تم سے بیان کرتے ہیں اور یقیناً آپ اس سے پہلے ان سے غافل (بے خبر) تھے“ (یوسف (۱۲) آیت ۳)
ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ۚ وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝۱۰۲	(اے رسولؐ) یہ (قصہ) غیب کی خبروں میں سے ہے جو ہم تمہاری طرف وحی کر رہے ہیں اور آپ اس وقت ان کے پاس نہ تھے جب انہوں نے اپنے اس کام پر اتفاق کر لیا اور وہ سازش کر رہے تھے“ (یوسف (۱۲) آیت ۱۰۲)

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّ لَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَ لَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ ۖۚ وَ مَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ ۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّ بَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

"کہو (اے نبی ﷺ) میں تو اپنے لئے بھی کسی نفع اور نقصان کا مالک نہیں ہوں مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب جانتا ہوتا تو میں اپنے لئے بہت سے فائدے جمع کر لیتا اور مجھے کوئی تکلیف نہ پہنچتی۔ میں تو بس ایک خبردار کرنے والا اور خوش خبری سنانے والا ہوں ان لوگوں کے لئے جو ایمان لائیں" (الاعراف (۷) آیت (۱۸۸) نیز ھود (۱۱)

قُلْ لَّآ اَقُوْلُ لَكُمْ عِنْدِیْ خَزَآىِٕنُ اللّٰهِ وَ لَآ اَعْلَمُ الْغَیْبَ وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّیْ مَلَكٌ ۚ اِنْ اَتَّبِعُ اِلَّا مَا یُوْحٰۤى اِلَیَّ ؕ قُلْ هَلْ یَسْتَوِی الْاَعْمٰى وَ الْبَصِیْرُ ؕ اَفَلَا تَتَفَكَّرُوْنَ ﴿۵۰﴾

"کہو (اے نبی ﷺ) میں تمہیں یہ نہیں کہتا کہ میرے پاس اللہ کے خزانے ہیں اور نہ میں غیب کا علم رکھتا ہوں اور نہ میں تمہیں کہتا ہوں کہ میں کوئی فرشتہ ہوں میں تو صرف اس وحی کی پیروی کرتا ہوں جو میری طرف کی جاتی ہے کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہو سکتے ہیں کیا تم غور وفکر نہیں کرتے" (الانعام (۶) آیت (۵۰)

وَ عِنْدَهٗ مَفَاتِحُ الْغَیْبِ لَا یَعْلَمُهَاۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْبَرِّ وَ الْبَحْرِ ؕ وَ مَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا یَعْلَمُهَا وَ لَا حَبَّةٍ فِیْ ظُلُمٰتِ الْاَرْضِ وَ لَا رَطْبٍ وَّ لَا یَابِسٍ اِلَّا فِیْ كِتٰبٍ مُّبِیْنٍ ﴿۵۹﴾

غیب کی کنجیاں اس اللہ کے پاس ہیں اس کے سوا ان کو کوئی نہیں جانتا اور جو کچھ خشکی اور سمندر میں ہے اس سے واقف ہے کوئی پتا نہیں گرتا مگر وہ اسے جانتا ہے زمین کی تاریکیوں میں ایک دانہ اور نہ کوئی تر چیز مگر وہ ایک کھلی کتاب میں درج ہے۔ (الانعام (۶) آیت ۵۹)

مزید حوالے التوبہ (۹) آیت ۹۴، ھود (۱۱) آیت ۱۲۳، الرعد (۱۳) آیت ۹، النمل (۲۷) آیت ۶۵ فاطر (۳۵) آیت ۳۸، الجمعہ (۶۲) آیت ۸)

وَ مَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِیِّ اِذْ قَضَیْنَاۤ اِلٰى مُوْسَى الْاَمْرَ وَ مَا كُنْتَ مِنَ الشّٰهِدِیْنَ ﴿۴۴﴾

"اور طور کے مغربی جانب جب کہ ہم نے موسیٰؑ کو حکم احکام کی وحی پہنچائی تھی، نہ تو آپ ﷺ وہاں موجود تھے اور نہ آپ ﷺ دیکھنے والوں میں سے تھے" (القصص (۲۸) آیت ۴۴)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اچھی طرح نوٹ فرمالیں کہ اللہ تعالیٰ نے بڑے واضح انداز میں ہمیں بار بار اس بات سے آگاہ فرمایا ہے کہ رسول اللہ اپنی حیات سے پہلے اور نہ اپنی حیات میں اور نہ بعد میں غیب دان تھے۔ جو کچھ آپ (ﷺ) پر وحی ہوا وہ آپ نے لوگوں تک پہنچادیا اور یہی آپ (ﷺ) کی اصل ڈیوٹی تھی۔

رسول اللہ (ﷺ) کو ہر جگہ حاضر و ناظر (موجود اور دیکھنے والا) ثابت کرنے کے لئے قرآن کریم کی بعض آیات کو بھی بطور دلیل پیش کیا جاتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) اپنی زندگی سے پہلے اور زندگی میں اور وفات کے بعد بھی لوگوں کے اعمال کو دیکھنے والے ہیں اگر آپ اب تک پیش کی جانے والی آیات کو دیکھیں تو آپ کو اس دعویٰ کے جھوٹا ہونے میں ذرا برابر شک نہیں ہوگا مگر دعویٰ کرنے والے دعویٰ کرتے ہیں اور بطور دلیل یہ آیت پیش کرتے ہیں۔

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ شَاهِدًا وَمُبَشِّرًا وَنَذِيرًا ﴿٤٥﴾

"اے نبی (ﷺ)! ہم نے تمہیں بھیجا ہے گواہی دینے والا خوش خبری دینے والا اور ڈرانے والا بناکر" (الاحزاب (۳۳) آیت ۴۵، نیز الفتح (۴۸) آیت ۸، النحل (۱۶) آیت ۸۹)

اس آیت میں لفظ شاہد (گواہی دینے والا) کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ سچی گواہی صرف وہ دے سکتا ہے جس نے کسی عمل یا واقعہ کو آنکھوں سے دیکھا ہو۔ چونکہ رسول اللہ (ﷺ) قیامت تک کے لئے نبی ہیں لہٰذا وہ سب لوگوں میں حاضر (موجود) بھی ہیں اور ناظر (دیکھنے والے) بھی ہیں تاکہ وہ ان کے بارے میں گواہی دے سکیں۔ دعویٰ کرنے والے یہ نہیں سوچتے کہ لفظ شاہد کی جو تشریح ہم کر رہے ہیں کیا قرآن مجید کی دیگر آیات اس کی اجازت بھی دیتی ہیں کہ نہیں کیونکہ ہم پہلے بھی بیان کر چکے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی کتاب میں کوئی تضاد نہیں ہوسکتا۔ اگر لفظ شاہد کی یہی تعریف مانیں تو پھر قرآن کریم میں تضاد تو ثابت ہوگیا کہ ایک طرف تو اللہ تعالیٰ آپ کو غیب کا علم نہ جاننے والا فلاں فلاں جگہ نہ موجود فلاں واقعہ کو نہ دیکھنے والا، ہمیشہ کی زندگی نہ رکھنے والا فرماتا ہے اب ساتھ ہی ان کو ہمیشہ ہر جگہ حاضر و ناظر بھی کہتا ہے یقیناً لفظ شاہد کی جو تعریف ان لوگوں نے کی ہے وہ غلط ہے اب قرآن کے حوالے سے اس لفظ کے اصل مفہوم کو بیان کیا جاتا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ يَوْمَ نَبْعَثُ فِيْ كُلِّ اُمَّةٍ شَهِيْدًا ''اور جس دن ہم ہر اُمت میں سے ایک گواہ کھڑا کریں گے'' (النحل (۱۶) آیت ۸۹ نیز القصص (۲۸) آیت ۷۵)

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے ہر اُمت سے ایک گواہ کھڑا کرنے کا اعلان فرمایا ہے اور اس بات میں کوئی شک نہیں کہ ہر امت پر گواہ اس قوم کی طرف آنے والا رسول ہی ہوگا۔ کیونکہ ہر امت میں ہدایت پہنچانے والے اور اللہ کا پیغام لانے والے آتے رہے ہیں۔ اور ہم سورت مائدہ (۵) آیات ۱۱۶، ۱۱۷، کے حوالے سے جان چکے ہیں جب اللہ تعالیٰ روز قیامت عیسیٰ سے سوال کریں گے کہ تم نے لوگوں کو کہا تھا کہ میری اور میری ماں کی بندگی اختیار کرو تو وہ جواب دیں گے جب تک میں ان میں رہا میں ان پر گواہ تھا۔ جب دنیا سے لوٹ آیا تو تو ہی ان پر نگران تھا کیونکہ ہر چیز پر گواہ ہونا تیری ہی صفت ہے'' تو ثابت ہوا کہ نبی بھی جب تک اپنی مخاطب قوم میں موجود ہوتا ہے اس وقت تک وہ ان پر گواہ ہوتا ہے اس کے بعد نہیں دوسری بات یہ کہ نبی کا دنیا میں اپنی امت پر گواہ ہونے سے یہ قطعاً مفہوم نہیں کہ وہ اپنی امت کے ہر فرد کے ظاہر اور پوشیدہ اعمال کو دیکھنے والا ہوتا ہے۔ اگر شاہد (گواہ) کا یہی مفہوم سمجھا جائے تو پھر ہم سب خود اللہ ہی کے معبود ہونے اور محمد (ﷺ) کے اللہ کا رسول ہونے پر گواہ بنتے ہیں تو کیا کوئی دعویٰ کر سکتا ہے کہ ہم میں سے کسی نے اللہ اور رسول اللہ (ﷺ) اور انکے رسول ہونے کو دیکھا ہے کلمہ دوم کے الفاظ پر غور کیجیے۔

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ.... ط

''میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی الہٰ نہیں اور اس کا کوئی شریک نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے بندے ہیں اور رسول (پیغام پہنچانے والے) ہیں''

اس طرح اللہ تعالیٰ نے پوری مسلمان امت کو پوری دنیا کے لوگوں پر گواہ بنا کر بھیجا ہے اور رسول ﷺ کو ہم پر گواہ بنایا ہے۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

وَ كَذٰلِكَ جَعَلْنٰكُمْ اُمَّةً وَّسَطًا لِّتَكُوْنُوْا شُهَدَآءَ عَلَى النَّاسِ وَ يَكُوْنَ الرَّسُوْلُ عَلَيْكُمْ شَهِيْدًا ؕ

"اسی طرح ہم نے تمہیں امت وسط (لوگوں کے درمیان اللہ کا پیغام پہنچانے والی) بنایا ہے تاکہ تم لوگوں پر گواہ بن جاؤ اور رسول (ﷺ) تم پر گواہ ہو" (البقرہ (۲) آیت ۱۴۳ نیز الحج (۲۲) آیت ۷۸)

اب آپ سوچیں اگر شاہد ہونے کا یہی مطلب ہے کہ لوگوں کے اعمال کو دیکھنے والا تو ہم میں سے کون یہ دعویٰ کرسکتا ہے کہ ہم سب کافروں کے ہر عمل کو دیکھنے والے ہیں اور ان کے اعمال کو دیکھ کر ہی ہم ان کے خلاف روز قیامت گواہی دیں گے؟ مزید یہ کہ اللہ تعالیٰ کے بندوں کے لئے تو دوسرے کے ہر عمل کی طرف دیکھنا ویسے بھی جائز نہیں جیسے کسی کو نہاتے ہوئے یا ہم بستری کرتے ہوئے دیکھنا اور غیر عورت کے بناؤ سنگھار کو دیکھنا۔ کسی کے گھر میں جھانک کر دیکھنا کسی کے گھر میں بغیر اجازت کے داخل ہونا وغیرہ سب منع ہے اور اللہ کے رسول (ﷺ) کو تو سب سے پہلے اللہ تعالیٰ کے احکام کی پابندی کرنے والا بیان کیا گیا ہے۔

رسول اللہ (ﷺ) اور ہمارے گواہ ہونے سے مراد ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام کو زبان اور عمل سے لوگوں تک پہنچا دینا، لہذا رسول (ﷺ) نے اپنے آخری حج کے موقع پر مسلمانوں کو جمع کر کے پوچھا!

"تم سے میرے بارے میں اللہ کے ہاں سوال کیا جائے گا بتاؤ کیا جواب دو گے"

سب نے یک زبان ہو کر جواب دیا:

"ہم اس بات کی گواہی دیں گے کہ آپ (ﷺ) نے (وحی کی) امانت پہنچادی اور آپ (ﷺ) نے حق رسالت ادا فرمادیا اور ہماری خیر خواہی فرمائی"

یہ جواب سن کر آپ (ﷺ) نے آسمان کی طرف اپنی انگشت اٹھائی اور لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے تین بار فرمایا۔

"اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، اے اللہ گواہ رہنا، پھر لوگوں کو حکم دیا کہ حاضر لوگ غیر حاضر لوگوں تک یہ پیغام پہنچائیں"

"لوگوں کے اعمال وکردار کی نگرانی کے لئے اللہ تعالیٰ نے ہر فرد کے ساتھ دو فرشتے لگا رکھے ہیں جو اس کے ہر عمل کو لکھتے جاتے ہیں" (دیکھیں سورت الانفطار (۸۲) آیت ۱۰ تا ۱۲)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

نیز زمین انسان کے اعمال کی گواہی دے گی (دیکھیں سورت الزلزال آیت ۱ تا ۵)
اور خود انسان کا جسم اس کے اعمال کی گواہی دے گا (دیکھیں سورت حم السجدہ (۴۱) آیت ۱۹ تا ۲۵)
جب انسان قرآن پر تدبر کرتا ہے تو اسے ہر بات کی حقیقت معلوم ہوتی چلی جاتی ہے مگر جس انسان کے ذہن میں خیالات کی گندگی ہو تو وہ قرآن پر تدبر کیسے کر سکتا ہے یہی وجہ ہے کہ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے بندوں کو اس حقیقت سے آگاہ فرمایا ہے کہ ''اس قرآن کو مطہر (ذہنی اور جسمانی طور پر پاکیزہ لوگ) ہی چھو (حقیقت کو پانے کی جستجو کر) سکتے ہیں'' (الواقعہ (۵۶) آیت ۸۵)

شرک کا گند سب سے بڑا گند ہے اس میں ملوث انسان قرآن پر درست تدبر کر ہی نہیں سکتا کیونکہ اس نے قرآن سے اپنے شرک کی ہر طرح سے سند تلاش کرنی ہے اور اپنے شرک پر قائم رہنا ہے۔ میں پورے خلوص کے ساتھ اور اللہ کے خوف کی بنا پر اپنے بھائی بہنوں کو شرک کی اصل حقیقت سے قرآن مجید کے ذریعہ سے آگاہ کر رہا ہوں اُمید کرتا ہوں کہ قرآن کریم پر سچا ایمان رکھنے والے اس کے بیان کردہ حقائق کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں گے کیونکہ اسی عمل میں ان کے لئے دنیا اور آخرت میں بہتری ہے اور ان کے رب کی رضا ہے۔

غیر اللہ کے نام کی نذر و نیاز دینا شرک ہے

جو لوگ دنیا سے گذر جانے والے اللہ کے بندوں کو اپنا مددگار، حاجت روا، مشکل کشا، سمجھتے ہیں وہ ان کو خوش کرنے کے لئے اور ان کی ناراضگی سے بچنے کے لئے ان کے نام کی نذر مانتے ہیں اور انکی قبروں پر نیاز (کھانے، پینے کی چیزیں، جانور وغیرہ) چڑھاتے ہیں یہ سارا عمل وعقیدہ خالصتاً مشرکانہ ہے کیونکہ نذر اللہ کے سوا کسی کے لئے ماننا اور دینا حرام ہے۔ غیر اللہ کے نام کی نذر دینے والا اس لئے بھی مشرک ہے کہ اس نے میت کو دیکھنے اور سننے والا جانا اور اس پر قادر جانا کہ وہ مجھے فائدہ یا نقصان پہنچا سکتا ہے۔ اس عقیدے کے باطل ہونے کے بارے میں ہم تفصیلاً گذشتہ صفحات میں قرآنی حوالے دے چکے ہیں اب اس موضوع پر آیات پیش کی جاتی ہیں:

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اِنَّمَا حَرَّمَ عَلَيْكُمُ الْمَيْتَةَ وَالدَّمَ وَ لَحْمَ الْخِنْزِيْرِ وَ مَآ اُهِلَّ بِهٖ لِغَيْرِ اللّٰهِ ۚ فَمَنِ اضْطُرَّ غَيْرَ بَاغٍ وَّ

"اللہ نے صرف تم پر مردار اور خون اور سور کا گوشت اور وہ چیز جس کو اللہ کے سوا دوسرں کے لئے پکارا جائے حرام ٹھہرایا ہے" (البقرہ (۲) آیت ۱۷۳)۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمُ ——— وَمَا ذُبِحَ عَلَى النُّصُبِ ———

"اور (وہ جانور بھی حرام ہے)۔۔۔جو کسی آستانے پر لے جا کر ذبح کیا جائے۔ (المائدہ آیت ۳۔)

(آستانہ میں قبر یا مزار یا بت خانہ یا دیوی یا کسی پیر فقیر کا ڈیرہ وغیرہ بھی شامل ہیں۔)

قرآن کریم کے حوالے سے چند مزید مشرکانہ عقائد کی نشان دہی۔
فوت شدہ بندے کو اپنا سفارشی سمجھ کر پکارنے والے مشرک ہیں۔

وَ يَقُوْلُوْنَ هٰٓؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنْدَ اللّٰهِ ۭ قُلْ اَتُنَبِّـــُٔوْنَ اللّٰهَ بِمَا لَا يَعْلَمُ فِي السَّمٰوٰتِ وَلَا فِي الْاَرْضِ ۭ سُبْحٰنَهٗ وَتَعٰلٰى عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ⑱

"اور یہ (مشرک) کہتے ہیں (جنہیں ہم اللہ کے سوا مدد کے لئے پکارتے ہیں) یہ اللہ کے ہاں ہمارے سفارشی ہیں، کہو کیا تم اللہ کو وہ بات بتا رہے ہو جو وہ نہ آسمانوں میں جانتا ہے اور نہ زمین میں، وہ پاک اور بلند ہے ان سے جن کو وہ اس کا شریک بنا رہے ہیں" (یونس (۱۰) آیت ۱۸)۔

ہمارے ہاں بھی جو لوگ قبروں پر جاتے ہیں وہ بھی انہیں اسی لئے پکارتے ہیں اور ان سے اپنی التجائیں بیان کرتے ہیں کہ یہ اللہ سے ہماری سفارش کریں گے تو اللہ ان کی سفارش کو رد نہیں کرے گا لہٰذا اللہ تعالیٰ نے اس عقیدے کے شرک ہونے کا فتویٰ دے دیا اور اس کے باطل ہونے کا اعلان فرمایا ہے، کیونکہ جو دنیا سے گزر چکے ہیں وہ نہ تو کسی کی التجا اور فریاد کو سنتے ہیں اور نہ انہیں دنیا والوں کی التجائیں اللہ تک پہنچانے کا کوئی اختیار ہے۔اس کے ساتھ یہ بات بھی نوٹ کرنے کے قابل ہے کہ دعا کی قبولیت کے لئے اللہ تعالیٰ کو کسی کی دعا قبول کرنے کے لئے کسی کی سفارش کی کوئی حاجت نہیں ہے کیونکہ وہ از خود اپنے بندوں پر بہت مہربان ہے اس کا اعلان ہے:

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ ؕ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ ﴿۱۸۶﴾

"اور جب آپ (ﷺ) سے میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو کہو کہ میں بہت قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کو جب وہ مجھے پکارے اس کی پکار کو قبول کرتا ہوں، اس لئے لوگوں کو بھی چاہیے کہ وہ میری بات مان لیا کریں اور مجھ پر ایمان لائیں تاکہ ہدایت پالیں" (البقرہ (۲) آیت ۱۸۶)

نیز ق (۵۰) آیت ۱۶، المجادلہ (۵۸) آیت ۷، الحدید (۵۷) آیت ۲۔

وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّيَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا ﴿۸۱﴾ كَلَّا ؕ سَيَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَيَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِمْ ضِدًّا ﴿۸۲﴾

"ان لوگوں نے اللہ کے سوا اور الٰہ (حاجت روا، مشکل کشا) بنا رکھے ہیں تاکہ وہ ان کے لئے عزت کا باعث ہوں ● ہرگز نہیں (بلکہ روزِ حساب) وہ ان کی بندگی کا انکار کریں گے اور ان کے مخالف ہو جائیں گے" (مریم (۱۹) آیت ۸۱،۸۲)

غور کریں کہ جن فوت شدہ اللہ کے بندوں کو لوگ اللہ کے ہاں اپنی عزت بنانے کے لئے پکارتے ہیں اور ان کے نام پر نذر نیاز تقسیم کرتے ہیں اور ان کے عرس مناتے ہیں وہ روزِ حساب ان کے ان تمام اعمال سے بے خبری کا عذر بیان کریں گے اور ساتھ ہی اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ بات بھی بتا دی ہے کہ لوگوں کے یہ اعمال دراصل اللہ کے سوا ان لوگوں کی عبادت ہیں جن کو وہ اللہ کے ہاں عزت پانے کے لئے پکارتے ہیں اور ان کے نام کی نذر و نیاز دیتے ہیں اور ان کے عرس مناتے ہیں۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اَوْلِيَآءَ ۘ مَا نَعْبُدُهُمْ اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَاۤ اِلَى اللّٰهِ زُلْفٰى ؕ اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَهْدِيْ مَنْ هُوَ كٰذِبٌ كَفَّارٌ ﴿۳﴾

"اور جن لوگوں نے اللہ کے سوا اپنے مددگار، کارساز بنا رکھے ہیں وہ کہتے ہیں ہم تو ان کی بندگی صرف اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کے قریب کر دیں۔ اللہ یقیناً ان کے درمیان ان تمام باتوں کا فیصلہ کر دے گا جن میں وہ اختلاف کر رہے ہیں اور اللہ کسی ایسے شخص کو ہدایت نہیں دیتا جو جھوٹا اور منکرِ حق ہو" (الزمر (۳۹) آیت ۳)۔

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

فَلَوْ لَا نَصَرَهُمُ الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ قُرْبَانًا اٰلِهَةً ؕ بَلْ ضَلُّوْا عَنْهُمْ ۚ وَ ذٰلِكَ اِفْكُهُمْ وَ مَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ ﴿۲۸﴾

"پس (جب عذاب آیا تو) پھر ان ہستیوں نے ان کی مدد کی جن کو انہوں نے (اللہ کا) قرب حاصل کرنے کے لئے اللہ کے سوا الٰہ (مددگار، مشکل کشا) بنا لیا تھا بلکہ وہ ان سے گم ہو گئے اور یہ تھا ان کے جھوٹ کا انجام جو وہ گھڑتے تھے" (الاحقاف (۴۶) آیت ۲۸)۔

بندوں کو اللہ کی ذات کا حصہ بنانا اور ایسا عقیدہ رکھنا سخت ترین شرک ہے

وَ جَعَلُوْا لَهٗ مِنْ عِبَادِهٖ جُزْءًا ؕ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَكَفُوْرٌ مُّبِيْنٌ ﴿۱۵﴾

"اور (مشرکوں نے) اللہ کے بندوں میں سے بعض کو اللہ کا جز بنا ڈالا ہے حقیقت یہ ہے کہ انسان کھلا ناشکرا ہے" (الزخرف (۴۳) آیت ۱۵)۔

رسول اللہ ﷺ کے دور میں (اور آج بھی) عیسائی حضرت عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا قرار دیتے تھے اور یوں عیسیٰؑ کو اللہ کی ذات کا حصہ بناتے تھے اور عرب مشرک فرشتوں کو اللہ کی بیٹیاں قرار دیتے ہوئے اللہ کی ذات کا حصہ سمجھتے تھے۔ اسی طرح ہندوؤں میں اوتار کا عقیدہ ہے یعنی اللہ خود بندوں کی شکل میں زمین پر آ جاتا ہے۔ اب مسلمانوں میں شرک کرنے والوں نے محمد (ﷺ) اور علیؓ اور پیروں فقیروں کو اللہ کی ذات کا جز بیان کرنا شروع کر دیا ہے اس بارے میں چند اشعار ملاحظہ فرمائیں:

(۱) وہی جو مستوی عرش تھا خدا ہو کر
اتر پڑا مدینہ میں مصطفیٰ ہو کر

(۲) خدا کہتے ہیں جس کو مصطفیٰ معلوم ہوتا ہے
جسے کہتے ہیں بندہ خود خدا معلوم ہوتا ہے۔

(۳) شریعت کا ڈر ہے وگرنہ یہ کہہ دوں
خدا خود رسولِ خدا بن کے آیا۔

(۴) جھلے لوگ جہان دے بھلے پھر دے سب
سامنے دیکھ کے پیرنوں فیروی پچھدے رب

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

(۵) اپنا اللہ میاں نے ہند میں نام
رکھ لیا خواجہ غریب نواز

(۶) گنج بخشِ فیضِ عالم مظہرِ نورِ خدا
ناقصاں کا پیرِ کامل، کاملاں کا رہنما

یہ اشعار ایک خاص فلسفہ وحدت الوجود کی ترجمانی کرتے ہیں جس کا مطلب یہ ہے کہ کائنات کی ہر چیز اللہ کی ذات کا حصہ ہے جس کی وجہ سے وہ اللہ کی ذات کی خوبیاں رکھتی ہے لہٰذا کسی بھی چیز کو اللہ کہنا اور اس میں اللہ جیسی صفات ماننا کوئی شرک نہیں اگر پیر کو اور رسول کو اللہ مان کر اس سے اپنی حاجات دور کرنے کی درخواست کرنا اس کے نام کی نذر نیاز دینا اس فلسفے کے ماننے والوں کے نزدیک کوئی شرک نہیں ہے۔ اگر امر واقعہ یہ ہے تو پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ عابد کون ہے اور معبود کون؟ ساجد کون ہے مسجود کون؟ خالق کون ہے مخلوق کون؟ حاجت مند کون ہے حاجت روا کون؟ مرنے والا کون ہے مارنے والا کون؟ زندہ ہونے والا کون ہے اور زندہ کرنے والا کون؟ گناہ گار کون ہے گناہ بخشنے والا کون؟ روز جزاء حساب لینے والا کون ہے اور دینے والا کون؟ پھر جزاء یا سزا کے طور پر جنت یا جہنم میں جانے والے کون ہیں اور بھیجنے والا کون؟ اس فلسفے کو تسلیم کرنے کے بعد انسان کا مقصدِ تخلیق اور آخرت، یہ ساری چیزیں ایک معمہ بن کر رہ جاتی ہیں۔ اگر اللہ کے ہاں واقعتاً آج کے مسلمانوں کا یہ عقیدہ قابل قبول ہے تو پھر یہودیوں اور عیسائیوں کا عقیدہ ابن اللہ کیوں قابل قبول نہیں؟ اور مشرکین مکہ کا یہ عقیدہ کہ انسان اللہ کا جز ہے کیوں قابل قبول نہیں؟ وحدت الوجود کے قائل بت پرستوں کی بت پرستی کیوں قابل قبول نہیں؟

حقیقت یہ ہے کہ کسی انسان کو اللہ تعالیٰ کی ذات کا جز سمجھنا یا اللہ کی ذات میں مدغم سمجھنا یا اللہ تعالیٰ کو کسی انسان میں مدغم سمجھنا ایسا کھلا شرک فی الذات ہے جس پر اللہ تعالیٰ کا شدید غضب بھڑکتا ہے جس کی مثال قرآن کریم کے مندرجہ ذیل دو مقامات سے ظاہر ہے۔

(۱) "یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنھوں نے کہا مریم کا بیٹا مسیح ہی اللہ ہے اے نبی کہو اگر اللہ مسیح ابن مریم کو اور اس کی ماں کو اور تمام زمین والوں کو ہلاک کر دینا چاہے تو کس کی مجال ہے کہ اس کو اس ارادے سے باز رکھے؟۔۔" (سورت مائدہ آیت ۱۷)

گنج بخش فیضِ عالم
ترجمہ: خزانے دینے والا جو ساری دنیا کو فائدہ پہنچا رہا ہے

مظہرِ نورِ خدا
ترجمہ: اللہ کے نور اور اس کی ذات کا سایہ

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''وہ کہتے ہیں رحمان نے کسی کو بیٹا بنایا ہے سخت بیہودہ بات ہے جو تم گھڑ لائے ہو قریب ہے کہ آسمان پھٹ پڑیں زمین شق ہو جائے اور پہاڑ گر جائیں اس بات پر کہ لوگوں نے رحمان کے لئے اولاد ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔'' (سورہ مریم، آیت نمبر ۸۸ تا ۹۱)

غور کیجیے کہ شرک ہمارے ہاں کس کس شکل میں پھیل چکا ہے۔ اور اللہ کا عذاب بھی طرح طرح سے ہم پر مسلط ہو چکا ہے لہٰذا بہت ضروری ہے کہ ہم اپنے آپ کو اور اپنے گھر والوں کو اور اپنے عزیزوں کو اور اپنے ملنے والوں اور جن تک ہماری رسائی ہو سکے شرک کے خطرناک گناہ سے خبردار کر دیں۔

مشرک سے اکیلے اللہ کا ذکر ہوتے ہوئے برداشت نہیں ہوتا!

وَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَحْدَهُ اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ ۚ وَ اِذَا ذُكِرَ الَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖۤ اِذَا هُمْ يَسْتَبْشِرُوْنَ ﴿۴۵﴾

''جب اکیلے اللہ کا ذکر کیا جاتا ہے تو جو لوگ آخرت پر ایمان نہیں رکھتے ان کے دل کڑھنے لگتے ہیں اور جب اس کے سوا (دوسروں کا) ذکر کیا جاتا ہے تو یکایک خوش ہو جاتے ہیں'' (الزمر (۳۹) آیت ۴۵)

اللہ کے لئے بیٹا اور بیٹے قرار دینا شرک اور کفر ہے

وَ قَالَتِ الْيَهُوْدُ عُزَيْرُ ابْنُ اللّٰهِ وَ قَالَتِ النَّصٰرَى الْمَسِيْحُ ابْنُ اللّٰهِ ؕ ذٰلِكَ قَوْلُهُمْ بِاَفْوَاهِهِمْ ۚ يُضَاهِـُٔوْنَ قَوْلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ؕ قٰتَلَهُمُ اللّٰهُ ۚ اَنّٰى يُؤْفَكُوْنَ ﴿۳۰﴾ اِتَّخَذُوْۤا اَحْبَارَهُمْ وَ رُهْبَانَهُمْ اَرْبَابًا مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ ۚ وَ مَاۤ اُمِرُوْۤا اِلَّا لِيَعْبُدُوْۤا اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ؕ سُبْحٰنَهٗ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ﴿۳۱﴾

''یہودی کہتے ہیں کہ عزیر اللہ کا بیٹا ہے اور عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح اللہ کا بیٹا ہے۔ یہ ان کے اپنے منہ کی بات ہے (یعنی اللہ کی وحی کی بات نہیں ہے) وہ اپنے سے پہلے کافروں کی بات کی نقل کر رہے ہیں اللہ ان کو غارت کرے یہ کہاں جا رہے ہیں انہوں نے اپنے علماء فقہا اور راہبوں کو اللہ کے سوا اپنا رب (مالک) بنا لیا ہے اور مسیح ابن مریم کو بھی حالانکہ ان کو ایک الہٰ (حاجت روا، مشکل کشا) کی بندگی کرنے کے سوا کوئی اور حکم نہیں دیا گیا تھا اس کے سوا کوئی الہٰ نہیں۔ پاک ہے وہ ان چیزوں سے جن کو یہ شریک بناتے ہیں'' (التوبہ (۹) آیت ۳۰، ۳۱)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ان آیات پر غور کریں عزیرؑ اور مسیحؑ کو اللہ کا بیٹا کہنا اصل میں ان کے علماء اور فقیروں کی بنائی ہوئی باتوں اور تبلیغ کا اثر تھا اور آج بھی ہے۔ اسی لئے فرمایا کہ انہوں نے اپنے علماء اور فقیروں کو اللہ کے سوا رب بنا لیا ہے۔ آج سادہ لوح مسلمانوں کی اکثریت اسی وجہ سے شرک میں مبتلا ہے کہ انہوں نے بھی چند علماء اور فقیروں کو ہی سب کچھ قرار دے لیا ہے جو وہ کہتے ہیں اسی پر آنکھیں بند کر کے چلتے ہیں اور خود ان علماء اور فقیروں کی حالت ایسی ہے کہ دنیا کا مال جمع کرنے اور ہر طرح کی عیش سے لطف اندوز ہونے کا سامان ان کے پاس موجود ہے اللہ تعالیٰ نے ایسے علماء اور فقیروں سے بچنے کا حکم دیا ہے۔

يَآيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ كَثِيْرًا مِّنَ الْاَحْبَارِ وَ الرُّهْبَانِ لَيَاْكُلُوْنَ اَمْوَالَ النَّاسِ بِالْبَاطِلِ وَ يَصُدُّوْنَ عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ﴿۳۴﴾

''اے ایمان والو! یقیناً بہت سے علماء اور درویش لوگوں کا مال باطل طریقے سے کھاتے ہیں اور اللہ کی راہ سے روکتے ہیں اور (وہ) جو سونا اور چاندی جمع کر کے رکھتے ہیں اور اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی بشارت دے دو'' (توبہ (۹) آیت ۳۴)

یاد رکھیں ایسے ہی علماء اور درویش اہل ایمان میں نئی نئی پارٹیاں بناتے چلے جاتے ہیں اور ہر پارٹی خود کو حق کہتی ہے اور اسی بات پر خوش ہوتی ہے کہ ہم حق پر ہیں لہٰذا اللہ تعالیٰ نے ان کو مشرک کہا ہے اور سچے اہل ایمان کو اس روش سے روکا ہے۔

وَلَا تَكُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِكِيْنَ ﴿۳۱﴾ مِنَ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ وَكَانُوْا شِيَعًا ؕ كُلُّ حِزْبٍ بِمَا لَدَيْهِمْ فَرِحُوْنَ ﴿۳۲﴾

''اور ان مشرکوں میں سے نہ ہو جانا ● جنہوں نے اپنے دین میں تفریق پیدا کر دی اور پارٹیوں میں تقسیم ہو گئے ہر پارٹی کے پاس جو کچھ ہے اسی میں خوش ہے'' (الروم (۳۰) آیت ۳۱، ۳۲)

آپ ذرا اپنے معاشرہ میں نظر دوڑا کر دیکھیں جگہ جگہ نئے سے نئے ولی اللہ کا مزار بنا ہوا ہے اور اس پر عرس میلے ہو رہے ہیں ہر مزار کے ماننے والے اپنے ولی کو دوسرے کے ولی سے طاقت والا جانتے ہیں پھر اپنے ولی کو خوش کرنے کے لئے مال و جان اور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عزت تک دینے کے لئے تیار ہیں پاکستان میں علماء اور فقیروں اور درویشوں کی اتنی پارٹیاں ہیں جن کو گننا بھی مشکل ہے۔ پارٹی بازی کی بنیادی وجہ اپنے نفس کو ہی الٰہ بنالینا ہے پھر ایسا شخص کسی دلیل کو سننے اور سمجھنے کے لئے تیار نہیں ہوتا۔

اَرَءَيْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَيْهِ وَكِيْلًا ﴿۴۳﴾ اَمْ تَحْسَبُ اَنَّ اَكْثَرَهُمْ يَسْمَعُوْنَ اَوْ يَعْقِلُوْنَ ؕ اِنْ هُمْ اِلَّا كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ سَبِيْلًا ﴿۴۴﴾

”کیا تم نے اس شخص کو دیکھا ہے جس نے اپنی خواہشِ نفس کو اپنا الٰہ (حکمران) بنا لیا ہے کیا تم ایسے شخص پر نگران بن سکتے ہو؟ ○ کیا تم سمجھتے ہو کہ ان میں اکثر سنتے ہیں یا سمجھتے ہیں (نہیں) یہ تو جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ راستہ سے بھٹکے ہوئے ہیں“ (الفرقان (۲۵) آیت ۴۳،۴۴)

نیز الاعراف (۷) آیت ۱۷۹، الزخرف (۴۵) آیت ۲۳

ایمان والے صرف اللہ سے شدید محبت کرتے ہیں جبکہ مشرک مخلوق سے اللہ جیسی محبت کرتے ہیں

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا يُّحِبُّوْنَهُمْ كَحُبِّ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَشَدُّ حُبًّا لِّلّٰهِ ؕ

”بعض لوگ ایسے بھی ہیں جو اللہ کے شریک اوروں کو ٹھہرا کر ان سے ایسی محبت رکھتے ہیں جیسی محبت اللہ سے ہونی چاہیے اور ایمان والے اللہ کی محبت میں بہت سخت ہوتے ہیں“ (البقرہ آیت ۱۶۵)

مشرک کو آپ جب بھی دیکھیں گے وہ ہر وقت اللہ کے علاوہ اس کی تعریفیں کرے گا جس کو وہ اپنا سفارشی، مددگار اور اللہ کا اوتار سمجھتا ہے یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ اس سے سب سے زیادہ محبت کرتا ہے جبکہ مومن ہر وقت اللہ کی تعریفیں کرتا ہے کیونکہ وہ جانتا ہے کہ ہر چیز کا دینے والا اللہ ہی ہے۔

اللہ کی کتاب کے طالب علم کو چاہیے کہ وہ ہر بات جو اس کے سامنے پیش کی جاتی ہے اس پر غور وفکر کرے اگر وہ بات اللہ کی کتاب (قرآن) کی تعلیمات کے خلاف ہے تو کسی صورت اسے قبول نہ کرے اور نہ اس کے مطابق اپنا عقیدہ و عمل بنائے یہی ایک راستہ ہے جس پر چل کر بندہ اللہ کے حضور کامیاب ہوسکتا ہے۔

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ کا خاص حکم ہے اس کو اچھی طرح یاد رکھیں !!

وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّ لَا تَفَرَّقُوْا ‌ۚ ———— ''اور اللہ کی رسی (قرآن) کو مضبوطی سے تھام لو اور تفرقہ میں نہ پڑو" (ال عمران (۳) آیت ۱۰۳)

وَاتْلُ مَآ اُوْحِيَ اِلَيْكَ مِنْ كِتَابِ رَبِّكَ ۚ لَا مُبَدِّلَ لِكَلِمٰتِهٖ ۚ وَلَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ﴿۲۷﴾ ''پڑھتے رہو اپنے رب کی کتاب جو تمہاری طرف وحی کی گئی ہے اس کی باتیں بدل نہیں سکتیں اور ہر گز تم اس کے سوا کہیں پناہ نہ پاؤ گے" (الکھف (۱۸) آیت ۲۷)

فَاسْتَمْسِكْ بِالَّذِيْٓ اُوْحِيَ اِلَيْكَ ۚ اِنَّكَ عَلٰي صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ﴿۴۳﴾ پس تمہاری طرف جو وحی کی گئی ہے اس کو مضبوط پکڑے رہو بیشک تم سیدھے رستے پر ہو ○ اور یہ (قرآن) تمہارے

وَاِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَلِقَوْمِكَ ۚ وَسَوْفَ تُسْـَٔـلُوْنَ ﴿۴۴﴾ لئے اور تمہاری قوم کے لئے نصیحت ہے اور (لوگو) تم سے عنقریب پرسش ہوگی ○ الزخرف (۴۳) (۴۴)۔

مال و دولت پر بھروسہ کرنے والے بھی مشرک ہیں:

وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ جَعَلْنَا لِاَحَدِهِمَا جَنَّتَيْنِ مِنْ اَعْنَابٍ وَّحَفَفْنٰهُمَا بِنَخْلٍ وَّجَعَلْنَا بَيْنَهُمَا زَرْعًا ﴿۳۲﴾ ''اور (اے نبی ﷺ) ان کے لئے ایک مثال بیان کرو کہ دو شخص تھے ہم نے ان میں ایک کے لئے دو باغ بنائے تھے انگوروں کے اور ان پر کھجور کے درختوں کی باڑ لگائی اور ان کے درمیان کھیت بنائے تھے ○

كِلْتَا الْجَنَّتَيْنِ اٰتَتْ اُكُلَهَا وَلَمْ تَظْلِمْ مِّنْهُ شَيْــًٔا ۙ وَّفَجَّرْنَا خِلٰلَهُمَا نَهَرًا ﴿۳۳﴾ دونوں باغوں میں سے ہر ایک نے خوب پھل دیا اور اس میں ہم نے کوئی کمی نہ کی اور دونوں باغوں کے درمیان ہم نے ایک نہر جاری کر دی ○ اور ان کا پھل

وَّكَانَ لَهٗ ثَمَرٌ ۚ فَقَالَ لِصَاحِبِهٖ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا وَّاَعَزُّ نَفَرًا ﴿۳۴﴾ بہت ہوا ایک دن اس نے باتیں کرتے ہوئے اپنے ہمسائے سے کہا میں تجھ سے زیادہ مالدار ہوں اور تجھ سے زیادہ طاقت ور نفری رکھتا ہوں ○

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ ۚ قَالَ مَآ اَظُنُّ اَنْ تَبِيْدَ هٰذِهٖٓ اَبَدًا ﴿۳۵﴾
وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً ۙ وَّلَئِنْ رُّدِدْتُّ اِلٰى رَبِّيْ لَاَجِدَنَّ خَيْرًا مِّنْهَا مُنْقَلَبًا ﴿۳۶﴾
قَالَ لَهٗ صَاحِبُهٗ وَهُوَ يُحَاوِرُهٗٓ اَكَفَرْتَ بِالَّذِيْ خَلَقَكَ مِنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ ثُمَّ سَوّٰىكَ رَجُلًا ﴿۳۷﴾
لٰكِنَّا۠ هُوَ اللّٰهُ رَبِّيْ وَلَآ اُشْرِكُ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۳۸﴾
وَلَوْلَآ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ اِنْ تَرَنِ اَنَا اَقَلَّ مِنْكَ مَالًا وَّوَلَدًا ﴿۳۹﴾
فَعَسٰى رَبِّيْٓ اَنْ يُّؤْتِيَنِ خَيْرًا مِّنْ جَنَّتِكَ وَيُرْسِلَ عَلَيْهَا حُسْبَانًا مِّنَ السَّمَآءِ فَتُصْبِحَ صَعِيْدًا زَلَقًا ﴿۴۰﴾
اَوْ يُصْبِحَ مَآؤُهَا غَوْرًا فَلَنْ تَسْتَطِيْعَ لَهٗ طَلَبًا ﴿۴۱﴾
وَاُحِيْطَ بِثَمَرِهٖ فَاَصْبَحَ يُقَلِّبُ كَفَّيْهِ عَلٰى مَآ اَنْفَقَ فِيْهَا وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلٰى عُرُوْشِهَا وَيَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ لَمْ اُشْرِكْ بِرَبِّيْٓ اَحَدًا ﴿۴۲﴾

پھر وہ اپنے باغ میں داخل ہوا اور اپنے آپ پر ظلم (شرک) کرتے ہوئے کہنے لگا میں نہیں سمجھتا کہ یہ باغ کبھی فنا ہو جائے گا ○ اور قیامت کبھی قائم ہونے والی ہے (تاہم) اگر مجھے اپنے رب کی طرف واپس لایا گیا تو میں وہاں بھی اس سے بہتر مقام پاؤں گا ○ اس کے ہمسائے نے اس سے باتیں کرتے ہوئے کہا تو کفر کرتا ہے اس ذات سے جس نے تمہیں مٹی سے پھر نطفہ سے پیدا کیا اور تجھے ایک مکمل مرد بنا دیا ○ لیکن میرا رب تو وہ اللہ ہی ہے اور میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا ○ اور جب تو اپنے باغ میں داخل ہوا تھا تو تو نے کیوں نہ کہا ماشاء اللہ لاقوۃ الا باللہ (جو اللہ چاہے) نہیں قوت مگر ساتھ اللہ کے اگر تو نے مجھے مال اور اولاد میں اپنے سے کمتر سمجھا ہے ○ تو ہو سکتا ہے کہ میرا رب مجھے تیرے باغ سے بہتر باغ عطا فرما دے اور تیرے باغ پر آسمان سے کوئی آفت بھیج دے اور وہ صاف میدان بن کر رہ جائے ○ یا اس کا پانی زمین میں اتر جائے پھر تم اسے ہرگز تلاش نہیں کر سکتے ○ (آخر کار یہ ہوا کہ) اس کا پھل (ایک آفت میں) گھر گیا۔ اور وہ اپنے ہاتھ ملتا رہ گیا اس (مال) پر جو اس نے خرچ کیا تھا۔ اور وہ باغ ٹٹیوں پر گر پڑا تھا۔ اور وہ کہہ رہا تھا۔ ''اے کاش میں نے اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنایا ہوتا ○

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

وَلَمْ تَكُنْ لَّهٗ فِئَةٌ يَّنْصُرُوْنَهٗ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَمَا كَانَ مُنْتَصِرًا ﴿۴۳﴾ هُنَالِكَ الْوَلَايَةُ لِلّٰهِ الْحَقِّ ؕ هُوَ خَيْرٌ ثَوَابًا وَّ خَيْرٌ عُقْبًا ﴿۴۴﴾

اللہ کے مقابلے میں اس کا کوئی جتھا (گروپ) نہ تھا جو اس کی مدد کرتا۔ اور نہ خود وہ مقابلہ کر سکا ○ اس وقت (معلوم ہوا کہ) کارسازی کا اختیار صرف اللہ برحق کو حاصل ہے۔ اسی کا دیا ہوا ثواب بہتر ہے اور اس کا دکھایا ہوا انجام بہتر ○'' (الکھف (۱۸) آیات ۴۳ تا ۴۵)

غلط عقیدہ غلط سوچ اور عمل کی بنیاد بنتا ہے

لوگوں میں ایک باطل عقیدہ یہ بھی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے پوری کائنات کسی ایک فرد کی خاطر پیدا کی ہے اور تقریباً ہر مذہب والا اس بات کا دعویدار ہے کہ یہ کائنات میرے پیغمبر کی خاطر بنائی گئی ہے اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اللہ تعالیٰ کچھ پیدا نہ کرتا۔

مگر حق کے متلاشیوں کے لئے یہ خوشی کی بات ہے کہ اللہ تعالیٰ نے کائنات کی پیدائش کے مقاصد کو قرآن کریم میں تفصیلاً بیان کیا ہے۔ اور ہمیں من گھڑت عقائد سے گمراہ ہونے سے بچالیا ہے۔ آئیں دیکھیں اس بارے میں قرآن کریم ہمیں کیا تعلیم دیتا ہے۔

زندگی اور موت انسان کے امتحان کیلئے بنائی گئی ہے

الَّذِیْ خَلَقَ الْمَوْتَ وَالْحَیٰوةَ لِیَبْلُوَكُمْ اَیُّكُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ؕ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْغَفُوْرُ ﴿۲﴾

''اللہ وہ ذات ہے جس نے زندگی اور موت کو پیدا کیا تاکہ تمھارا امتحان لیا جائے کہ کون اچھے عمل کرنے والا ہے'' (الملک (۶۷) آیت ۲)

انسانوں کی پیدائش اس لئے ہوئی ہے کہ ان کا امتحان لیا جائے کہ کون حسین عمل کرتا ہے لہٰذا انسان کے لئے جو کچھ ضروری تھا وہ اللہ تعالیٰ نے تمام انسانوں کے لئے پیدا کیا کسی ایک فرد کے لئے نہیں اس بات کو اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں کئی جگہ بیان فرماتا ہے۔

اِنَّا جَعَلْنَا مَا عَلَى الْاَرْضِ زِيْنَةً لَّهَا لِنَبْلُوَهُمْ اَيُّهُمْ اَحْسَنُ عَمَلًا ﴿۷﴾

''بے شک جو چیز بھی زمین پر ہے ہم نے اس کو زمین کے لئے زینت بنایا ہے تاکہ لوگوں کا امتحان لیں کہ ان میں سے کون اچھے عمل کرنے والا ہے'' (الکھف (۱۸) آیت ۸)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

دنیا میں بندوں میں جسمانی، ذہنی، مالی اور رتبہ میں اونچ نیچ صرف امتحان کیلیے ہے

وَ هُوَ الَّذِیْ جَعَلَكُمْ خَلٰٓىِٕفَ الْاَرْضِ وَ رَفَعَ بَعْضَكُمْ فَوْقَ بَعْضٍ دَرَجٰتٍ لِّیَبْلُوَكُمْ فِیْ مَاۤ اٰتٰىكُمْؕ اِنَّ رَبَّكَ سَرِیْعُ الْعِقَابِ

''اور وہ اللہ ہے جس نے تمہیں زمین میں خلیفہ بنایا ہے اور تم میں سے بعض کے بعض پر درجے بلند کئے ہیں تاکہ وہ تمہارا ان کے ذریعے امتحان لے جو کچھ اس نے تمہیں دے رکھا ہے'' (الانعام (۶) آیت ۱۶۶)

اللہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان اور تمام رزق سب انسانوں کیلیے پیدا کیا ہے

الَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا وَّ السَّمَآءَ بِنَآءً۪ وَّ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْۚ فَلَا تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ اَنْدَادًا وَّ اَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ﴿۲۲﴾

''اللہ وہ ذات ہے جس نے تمہارے لئے زمین کو فرش بنایا اور آسمان کو چھت اور آسمان سے پانی اتارا پھر اس کے ذریعے سے تمہارے کھانے کے لئے پھل پیدا کئے پس تم جانتے ہوئے اس (اللہ) کا شریک نہ ٹھہراؤ'' (البقرہ (۲) آیت ۲۲)

غور کیجئے کہ اللہ تعالیٰ کس طرح ہر قسم کے باطل عقیدے کی نفی کرتا ہے اور شرک کی وجوہات کی نشان دہی فرماتا ہے۔ اس بارے میں مزید آیات ملاحظہ فرمائیں۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضَ وَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجَ بِهٖ مِنَ الثَّمَرٰتِ رِزْقًا لَّكُمْۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْفُلْكَ لِتَجْرِیَ فِی الْبَحْرِ بِاَمْرِهٖۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الْاَنْهٰرَ ﴿۳۲﴾ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ دَآىِٕبَیْنِۚ وَ سَخَّرَ لَكُمُ الَّیْلَ وَ النَّهَارَ ﴿۳۳﴾

''اللہ وہ ہے جس نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا اور آسمان سے پانی نازل کیا اور اس کے ذریعے سے تمہارے رزق کے لئے پھل پیدا کئے اور جس نے تمہارے لئے کشتی کو مسخر (زیر فرمان) کیا کہ سمندر میں اس کے حکم سے چلے اور تمہاری خدمت میں دریا چلائے ○ اور تمہاری خدمت کیلیے سورج اور چاند کو لگایا کہ لگاتار چلے جارہے ہیں اور رات اور دن کو تمہاری خدمت میں لگا رکھا ہے اور جس نے وہ سب کچھ دیا جو تم نے مانگا اگر تم اللہ کی نعمتوں کا شمار کرنا چاہو تو نہیں کر سکتے بے شک انسان بڑا ہی ظالم (مشرک) اور ناشکرا ہے'' (ابراہیم (۱۴) آیت ۳۲،۳۳،۳۴)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

انبیاء اور محمد رسول اللہ (ﷺ) کس جنس سے تعلق رکھتے تھے

ہمارے ہاں بلکہ جب سے انبیاء کرام نے لوگوں کو اللہ کی طرف دعوت دینا شروع کی اسی وقت سے ایک مسئلہ یہ بھی پیش آتا رہا ہے کہ بشر بھلا کیسے نبی ہو سکتا ہے۔ یا نبی بشر نہیں ہوتا۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فتویٰ دیتا ہے ملاحظہ کریں۔

قُلْ سُبْحَانَ رَبِّيْ هَلْ كُنْتُ إِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۳﴾ وَ مَا مَنَعَ النَّاسَ اَنْ يُّؤْمِنُوْٓا اِذْ جَآءَهُمُ الْهُدٰٓى اِلَّآ اَنْ قَالُوْٓا اَبَعَثَ اللّٰهُ بَشَرًا رَّسُوْلًا ﴿۹۴﴾ قُلْ لَّوْ كَانَ فِي الْاَرْضِ مَلٰٓئِكَةٌ يَّمْشُوْنَ مُطْمَئِنِّيْنَ لَنَزَّلْنَا عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ مَلَكًا رَّسُوْلًا ﴿۹۵﴾

(اے نبی ﷺ) کہو پاک ہے میرا رب کیا میں ایک بشر (انسان) رسول کے سوا اور کچھ بھی ہوں؟ لوگوں کو نہیں روکا اس بات نے کہ وہ ایمان لائیں جب کہ ان کے پاس ہدایت آ گئی مگر اس بات نے کہ انہوں نے کہا کیا اللہ نے بشر (انسان) رسول بنا کر بھیجا ہے۔ ان سے کہو اگر زمین میں فرشتے مطمئن ہو کر چل رہے ہوتے تو ضرور ہم ان پر آسمان سے فرشتے کو رسول بنا کر نازل کرتے'' (بنی اسرائیل (۱۷) آیت ۹۳ تا ۹۵)

قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ۚ فَمَنْ كَانَ يَرْجُوْا لِقَآءَ رَبِّهٖ فَلْيَعْمَلْ عَمَلًا صَالِحًا وَّ لَا يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهٖٓ اَحَدًا ﴿۱۱۰﴾

کہو (اے نبی ﷺ) میں تو بس ایک بشر (انسان) ہوں تم جیسا البتہ میری طرف وحی کی جاتی ہے کہ تمہارا الٰہ (حاجت روا، مشکل کشا، معبود) ایک ہی الٰہ ہے پس جو کوئی اپنے رب کی ملاقات کی اُمید رکھتا ہے اسے چاہئے کہ وہ ایسے کام کرے جو نیک ہوں اور اپنے رب کی بندگی، عبادت میں کسی کو شریک نہ کرے''۔ (الکھف (۱۸) آیت ۱۱۰)

نیز ابراہیم (۱۴) آیت ۱۰ انبیاء (۲۱) آیت ۳، المومنون (۲۳) آیت ۳۳، ۳۴، الشعرآء (۲۶) آیت ۱۵۴ حٰم السجدہ (۴۱) آیت ۶)

ان آیات میں یہ بات بالکل واضح ہے کہ ہر قوم کی طرف اسی قوم میں پیدا ہونے والے انسان کو ہی اللہ تعالیٰ نے اپنا پیغمبر بنا کر کھڑا کیا تاکہ وہ ان کو صرف ایک اللہ کی عبادت کی دعوت دے اور بُرے کاموں سے منع کرے مگر لوگ ہمیشہ سے یہ اعتراض کرتے رہے کہ بھلا انسان کس طرح اللہ کا پیغمبر ہو سکتا ہے اور آج رسول (ﷺ) کو ماننے والے ہی اسی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

عقیدے کے دعوئی دار بن گے ہیں کہ اللہ کے رسول (ﷺ) انسان نہیں تھے بلکہ اللہ کے نور کا حصہ تھے صرف دیکھنے کی حد تک وہ انسان نظر آتے تھے۔ جب یہ عقیدہ اختیار کرلیا گیا تو پھر انہوں نے ایک اور عقیدہ بھی اختیار کرلیا جس کا ذکر ہم آگے کر رہے ہیں

کیا اللہ تعالیٰ نے اپنے علاوہ کسی کو کائنات کا مختارِ کل بنا رکھا ہے

مختارکل کا مطلب ہے جو وہ چاہے وہ ہوجائے۔ ہر چیز پر اپنا اختیار رکھنے والا۔ ہر چیز پر قادر۔ ہر چیز پر حکم چلانے والا۔ جسے جو چاہے دے دے اور جس سے جو چاہے چھین لے اور جو چاہے مٹا دے (فنا کردے) جسے چاہے جنت میں داخل کردے اور جسے چاہے دوزخ میں ڈال دے۔ جسے چاہے فقیر کردے جسے چاہے امیر کردے جسے چاہے زمین کا حاکم بنادے اور جس سے چاہے حکومت چھین لے۔ جسے چاہے بیٹا دے اور جسے چاہے بیٹی دے یا بے اولاد کردے۔ جسے چاہے بیمار کردے اور جسے چاہے شفاء دے۔ غرض کائنات کی ہر چیز پر اس کا کنٹرول اور قبضہ واختیار ہو اسے مختارکل کہتے ہیں۔

کسی بھی مسلمان سے جو قرآن اور سیرت رسول اللہ (ﷺ) کا پڑھنے والا ہے جب یہ سوال کیا جائے کہ تم نے قرآن کریم میں یا مستند سیرت رسول کی کتابوں میں یہ پڑھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے علاوہ کسی کو کائنات کا مختارکل بنایا ہے۔ تو وہ فوراً ہی کہے گا ہرگز نہیں یہ تو صرف اللہ تعالیٰ کی ہی صفت ہے کہ وہ پوری کائنات پر خود ہی مختارِکل ہے۔

قرآن کریم کا ہر ہر صفحہ اس بات کا اعلان کرتا ہے۔ کہ صرف اللہ تعالیٰ کی ذات ہی اس خوبی کی مالک ہے باقی سب مخلوق اس کے حکم کی پابند ہے۔ اور رسول اللہ (ﷺ) کی پوری سیرت اس بات کی گواہ ہے کہ وہ اللہ کے بندے اور اس کے پیغام کو لوگوں تک پہنچانے والے تھے۔ انہوں نے کبھی بھی اس بات کا اعلان نہیں کیا کہ پوری کائنات کا اختیار میرے پاس ہے۔ یا اللہ نے مجھے کائنات کا مختارِکل بنادیا ہے۔

لیکن ہمارے ہاں ایسے مذہبی فرقے بھی ہیں جو مختلف انسانوں کو اللہ تعالیٰ کے علاوہ مختارکل سمجھتے ہیں بلکہ اس عقیدے کی پرزور تبلیغ کرتے ہیں اہل اسلام میں جو یہ عقیدہ رکھتے ہیں انہوں نے یہ عقیدہ عیسائیوں سے نقل کیا ہے کیونکہ عیسائی لوگ عیسیٰؑ کو اللہ کا بیٹا بلکہ اللہ کی ذات کا ایک حصہ قرار دیتے ہیں اور انہیں کائنات پر مختارکل جانتے ہیں اور عیسائیوں کی خود لکھی ہوئی انجیلوں میں اس عقیدہ کو بیان کیا گیا ہے۔ حوالے کے لئے مندرجہ ذیل فقرے ملاحظہ فرمائیں۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ''میرے باپ کی طرف سے سب کچھ مجھے سونپا گیا ہے'' (متی انجیل (۱۱) ۲۶)

۲۔ ''یسوع نے پاس آکر ان سے باتیں کیں اور کہا کہ آسمان اور زمین کا کل اختیار مجھے دیا گیا ہے۔'' (انجیل متی (۲۸) ۱۷)

اللہ تعالیٰ نے جہاں قرآن کریم میں عیسائیوں کے تین خداؤں اور مسیح کے صلیب پر قتل ہونے اور عیسیٰ کو خدا کا بیٹا بنا لینے اور اپنے علماء کو رب بنا لینے کے شرکیہ عقائد کی سختی کے ساتھ نفی فرمائی ہے وہاں ان کے اس عقیدے کی بھی بار بار نفی فرمائی کہ اللہ کا کوئی بیٹا نہیں اور نہ اس نے کسی کو مختار کل بنایا ہے۔ اس بارے چند آیات ملاحظہ فرمائیں۔

وَقُلِ الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ

''اور کہو تعریف ہے اس اللہ کی جس نے نہ کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ کوئی اس کی بادشاہی میں اس کا شریک ہے۔'' (بنی اسرائیل (۱۷) آیت ۱۱۱)

اِلَّذِیْ لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَلَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّلَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ وَخَلَقَ كُلَّ شَیْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِیْرًا ۝۲ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖۤ اٰلِهَةً لَّا یَخْلُقُوْنَ شَیْـًٔا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَمْلِكُوْنَ لِاَنْفُسِهِمْ ضَرًّا وَّلَا نَفْعًا وَّلَا یَمْلِكُوْنَ مَوْتًا وَّلَا حَیٰوةً وَّلَا نُشُوْرًا ۝۳

''(اللہ) وہ ہے جس کے لئے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی ہے، جس نے کسی کو بیٹا نہیں بنایا اور جس کے ساتھ بادشاہی میں کوئی شریک نہیں ہے۔ جس نے ہر چیز کو پیدا کیا پھر اس کا اندازہ مقرر کیا ○ مگر لوگوں نے اسکے سوا ایسے معبود (الٰہ) بنا لئے ہیں جو کسی چیز کو پیدا نہیں کرتے بلکہ خود پیدا کئے جاتے ہیں جو اپنے لئے بھی نقصان اور نفع کا اختیار نہیں رکھتے۔ اور نہ موت کا اختیار رکھتے ہیں۔ نہ زندگی کا اور نہ مرنے کے بعد اٹھنے کا۔'' (فرقان (۲۵) آیت ۲۔۳)

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ ۝۵

''اسی (اللہ) کے لئے ہے آسمانوں اور زمین کی بادشاہی اور تمام معاملات اللہ ہی کی طرف رجوع کرتے ہیں'' (الحدید (۵۷) آیت ۵)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

يَسْئَلُهُ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِي شَاْنٍ ﴿٢٩﴾

''آسمانوں اور زمین میں جو بھی ہیں سب اسی (اللہ) سے مانگ رہے ہیں۔ ہر آن وہ نئی شان میں ہے'' (الرحمٰن (۵۵) آیت ۲۹)

اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ۚ

''خبردار رہو اسی اللہ کی ہر چیز پیدا کردہ ہے اور اسی کا حکم (ان پر چلتا) ہے'' (الاعراف (۷) آیت ۵۴)

لَقَدْ كَفَرَ الَّذِيْنَ قَالُوْٓا اِنَّ اللّٰهَ هُوَ الْمَسِيْحُ ابْنُ مَرْيَمَ ۚ قُلْ فَمَنْ يَّمْلِكُ مِنَ اللّٰهِ شَيْـًٔا اِنْ اَرَادَ اَنْ يُّهْلِكَ الْمَسِيْحَ ابْنَ مَرْيَمَ وَاُمَّهٗ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ۚ وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۚ يَخْلُقُ مَا يَشَاۗءُ ۚ وَاللّٰهُ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿١٧﴾

''یقیناً کفر کیا ان لوگوں نے جنہوں نے کہا کہ یقیناً اللہ تو وہی مسیح ابن مریم ہے۔ ان سے کہو اللہ کے مقابل کون کچھ بھی اختیار رکھتا ہے۔ اگر وہ ارادہ کرے کہ مسیح ابن مریم کو ہلاک کردے اور اسکی ماں کو اور جو زمین میں ہیں ان سب کو (تو اسے کون روک سکتا ہے) اللہ ہی کے لئے بادشاہی آسمانوں اور زمین کی اور ان سب کی جو ان کے درمیان ہیں وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے'' (المائدہ (۵) آیت ۱۷)

آج مسلمانوں میں کئی فرقے ہیں جو اپنے اپنے پیشوا کو اللہ کہتے ہیں یا اللہ کا اُوتار (اللہ کا کسی بندے کی شکل میں زمین پر آنے والا) یا اللہ کا ظل (سایہ) یا اللہ کے نور کا حصہ مانتے ہیں۔ ایسے تمام لوگ جو مذکورہ بالا عقیدہ رکھتے ہیں سورت المائدہ کی آیت ۱۷ سے جو اوپر بیان کی گی ہے اپنے حق میں اللہ تعالیٰ کا حتمی فیصلہ جان لیں اور فوراً توبہ کرلیں تاکہ کفر سے بچ سکیں۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت بھری کتاب قرآن میں بڑے حکیمانہ انداز میں ایک سے زیادہ کائنات پر مختارِ کل ہونے کی نفی فرماتے ہوئے فرمایا۔

لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا ۚ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ رَبِّ الْعَرْشِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ﴿٢٢﴾ لَا يُسْئَلُ عَمَّا يَفْعَلُ وَهُمْ يُسْئَلُوْنَ ﴿٢٣﴾

''اگر آسمان اور زمین میں اس (اللہ) کے سوا اور الٰہ (جن کا حکم آسمان اور زمین پر چلتا) ہوتا تو ان میں فساد برپا ہو جاتا پس پاک ہے اللہ جو عرش کا مالک ہے ان باتوں سے جو یہ بناتے ہیں○ جو کچھ وہ کرتا ہے اس کے متعلق اس سے پوچھا نہیں جاسکتا لیکن باقی سب سے پوچھا جائے گا'' (انبیاء (۲۱) آیت ۲۲-۲۳)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

(جو خود جواب دہ ہو وہ بھلا کیسے کائنات پر مختارِ کل ہو سکتا ہے۔ اور ساری کی ساری مخلوق اللہ تعالیٰ کے سامنے جواب دہ ہے)

اللہ تعالیٰ نے اس حکیمانہ آیت کے ساتھ دوسرے مقام پر اس بات کو بھی کھولا ہے اگر آسمانوں اور زمین پر ایک سے زیادہ الٰہ (حکمران اور خالق) ہوتے ہر الٰہ اپنی مخلوق کو لے کر علیحدہ ہو جاتا اور دوسرے الٰہ پر حملہ آور ہو جاتا کہ اسکی حکمرانی اور مخلوق کو تباہ و برباد کر دے۔

مَا اتَّخَذَ اللّٰهُ مِنْ وَّلَدٍ وَّ مَا كَانَ مَعَهٗ مِنْ اِلٰهٍ اِذًا لَّذَهَبَ كُلُّ اِلٰهٍۭ بِمَا خَلَقَ وَ لَعَلَا بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ ؕ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا يَصِفُوْنَ ۙ﴿۹۱﴾

”اللہ نے نہ تو کسی کو اپنا بیٹا بنایا ہے اور نہ اس کے ساتھ کوئی اور الٰہ (مختارِ کل، معبود) ہے اگر ایسا ہوتا تو ہر الٰہ اپنی اپنی مخلوقات کو لے کر چل دیتا اور ایک دوسرے پر غالب آ جاتا۔ یہ لوگ جو کچھ (اللہ کے بارے میں) بیان کرتے ہیں اللہ اس سے پاک ہے۔“ (المومنون (۲۳) آیت ۹۱)
(نیز بنی اسرائیل (۱۷) آیت ۴۲،۴۳)

ذرا سوچیں کہ کسی ایک غلام آدمی پر ایک سے زیادہ حکمران مقرر ہو جائیں تو اس غلام کا کیا حشر ہو گا سب حکمران برابر کے اختیارات کے مالک ہیں اب ایک اسے حکم دیتا ہے کہ یہ کام کر دو دوسرا اسی وقت حکم دیتا ہے کہ نہیں یہ کام کرو تیسرا اسے اسی وقت حکم دیتا ہے پہلے میرا یہ کام کرو۔ نتیجتاً غلام آدمی گم سم اور دہشت زدہ کھڑا کا کھڑا رہ جائیگا اور تمام مالک اسے ماریں گے اور آپس میں لڑ پڑیں گے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ان تمام حقائق کو یوں بیان کیا ہے غور سے پڑھیں!!

ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا فِيْهِ شُرَكَآءُ مُتَشٰكِسُوْنَ وَ رَجُلًا سَلَمًا لِّرَجُلٍ ؕ هَلْ يَسْتَوِيٰنِ مَثَلًا ؕ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ ۚ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ﴿۲۹﴾

”اللہ نے ایک مثال بیان کی ہے کہ ایک آدمی ہے جس کی ملکیت میں کئی بدخلق آقا شریک ہیں اور ایک آدمی ہے جو پورے کا پورا ایک آدمی کا (غلام) ہے کیا ان دونوں کا حال برابر ہو سکتا ہے؟ تعریف اور شکر اللہ کے لئے ہے مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔“ (الزمر (۳۹) آیت ۲۹)

قرآن کریم میں حضرت یوسفؑ قیدیوں کو ایک اللہ اور ربّ کی عبادت کی دعوت دیتے ہوئے انہیں سمجھاتے ہیں کہ:

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق میں سے کسی کے کائنات پر مختارِ کل ہونے کی نفی ایک اور مثال کے ذریعے ہمیں یوں بتائی ہے۔

ضَرَبَ لَكُمْ مَّثَلًا مِّنْ اَنْفُسِكُمْ ؕ هَلْ لَّكُمْ مِّنْ مَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ مِّنْ شُرَكَآءَ فِيْ مَا رَزَقْنٰكُمْ فَاَنْتُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ تَخَافُوْنَهُمْ كَخِيْفَتِكُمْ اَنْفُسَكُمْ ؕ كَذٰلِكَ نُفَصِّلُ الْاٰيٰتِ لِقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ ﴿۲۸﴾

''اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے خود تمہاری ایک مثال بیان کی ہے کیا تمہارے ان (غلاموں) میں سے جن کے تم مالک ہو کچھ غلام اس (مال و دولت) میں شریک ہیں جو ہم نے تمہیں دی ہے (اس طرح) کہ تم اس (مال) میں سے ان کے برابر (شریک) ہو اور تم ان سے اپنے جیسے لوگوں سے ڈرنے کی مانند ڈرتے ہو؟ اس طرح ہم آیات کھول کر بیان کرتے ہیں ان لوگوں کے لئے جو عقل سے کام لیتے ہیں'' (روم (۳۰) آیت ۲۸)

يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ وَ يُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ ۙ وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ وَ الْقَمَرَ ۖ كُلٌّ يَّجْرِيْ لِاَجَلٍ مُّسَمًّى ؕ ذٰلِكُمُ اللّٰهُ رَبُّكُمْ لَهُ الْمُلْكُ ؕ وَ الَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِهٖ مَا يَمْلِكُوْنَ مِنْ قِطْمِيْرٍ ﴿۱۳﴾ اِنْ تَدْعُوْهُمْ لَا يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ ۚ وَ لَوْ سَمِعُوْا مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ ؕ وَ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ ؕ وَ لَا يُنَبِّئُكَ مِثْلُ خَبِيْرٍ ﴿۱۴﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ اللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيْدُ ﴿۱۵﴾

''وہ (اللہ) رات کو دن میں داخل کرتا ہے دن کو رات میں سورج اور چاند کو اس نے قابو کر رکھا ہے یہ سب ایک مدت مقرر کے لئے چلے جا رہے ہیں۔ یہ اللہ تمہارا رب (مالک، رازق) ہے۔ بادشاہی اسی کی ہے اس کے سوا تم جن کو (مدد اور حاجت روائی کے لئے) پکارتے ہو وہ گٹھلی کی جھلی کے بھی مالک (اختیار رکھنے والے) نہیں ہیں ○ اگر تم انہیں پکارو تو وہ تمہاری دعا سن نہیں سکتے اور قیامت کے دن وہ تمہارے (اللہ کے سوا پکارنے کے) شرک سے انکار کر دیں گے۔ حقیقت حال کی خبر ایک باخبر (اللہ) کی مانند تمہیں کوئی نہیں دے سکتا ○ اے سب کے سب انسانو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور وہ بے پروا (کسی کا محتاج نہیں) اور وہ اللہ قابلِ تعریف ہے۔'' (فاطر (۳۵) آیت ۱۳، ۱۴، ۱۵)

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰهَ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً ۚ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ ثَمَرٰتٍ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا ؕ

''کیا تم نے دیکھا نہیں ہے کہ اللہ آسمان سے پانی نازل کرتا ہے اور پھر ہم اس سے پھل نکالتے ہیں جن کے رنگ مختلف ہوتے ہیں۔'' (فاطر (۳۵) آیت ۲۷)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اَلَمْ يَرَوْا اِلَى الطَّيْرِ مُسَخَّرٰتٍ فِيْ جَوِّ السَّمَآءِ ؕ مَا يُمْسِكُهُنَّ اِلَّا اللّٰهُ ؕ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۷۹﴾

''کیا انہوں نے پرندوں کو نہیں دیکھا کہ آسمان کی فضا میں کس طرح مسخر ہیں (قابو میں ہیں) ان کو اللہ کے سوا کوئی اور تھامے ہوئے نہیں ہے اس بات میں ان لوگوں کے لئے نشانیاں ہیں جو ایمان رکھتے ہیں''
(النحل(۱۶) آیت ۷۹ نیز الملک (۶۷)

اِنَّ اللّٰهَ يُمْسِكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ اَنْ تَزُوْلَا ۚ وَلَئِنْ زَالَتَاۤ اِنْ اَمْسَكَهُمَا مِنْ اَحَدٍ مِّنْۢ بَعْدِهٖ ؕ

''بے شک اللہ آسمانوں اور زمین کو قابو کیے ہوئے ہے کہ وہ ٹل نہ جائیں اور اگر وہ ٹل جائیں تو اللہ کے سوا کوئی ان کو روک نہیں سکتا۔'' (فاطر) (۳۵) آیت ۴۱)

يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اذْكُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ ؕ هَلْ مِنْ خَالِقٍ غَيْرُ اللّٰهِ يَرْزُقُكُمْ مِّنَ السَّمَآءِ وَالْاَرْضِ ؕ لَاۤ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ۖ فَاَنّٰى تُؤْفَكُوْنَ ﴿۳﴾

''اے لوگو! تم پر جو اللہ کے احسانات ہیں انہیں یاد رکھو کیا اللہ کے سوا کوئی اور خالق بھی ہے جو تمہیں آسمان اور زمین سے رزق دیتا ہو اس کے سوا کوئی الہٰ (رزق دینے ، اختیار رکھنے والا) نہیں تم کہاں بہکائے جا رہے ہو۔'' (فاطر (۳۵) آیت ۳)

وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ اللّٰهُ بِضُرٍّ فَلَا كَاشِفَ لَهٗۤ اِلَّا هُوَ ؕ وَ اِنْ يَّمْسَسْكَ بِخَيْرٍ فَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ﴿۱۷﴾

''اور اگر اللہ تمہیں نقصان پہنچائے تو اسے اس کے سوا کوئی دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تجھے کوئی خیر عنایت کرے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے۔'' (الانعام (۶) آیت ۱۷)

مَا يَفْتَحِ اللّٰهُ لِلنَّاسِ مِنْ رَّحْمَةٍ فَلَا مُمْسِكَ لَهَا ۚ وَمَا يُمْسِكْ ۙ فَلَا مُرْسِلَ لَهٗ مِنْۢ بَعْدِهٖ ؕ وَ هُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ﴿۲﴾

''اللہ جس رحمت کا دروازہ لوگوں کے لئے کھول دے اس کو کوئی روکنے والا نہیں اور جس کو وہ روک دے اسے کوئی اس کے بعد بھیجنے والا نہیں وہ اللہ زبردست اور حکیم ہے۔'' (فاطر (۳۵) آیت ۲)

اَلَيْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبْدَهٗ ؕ وَ يُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِيْنَ مِنْ دُوْنِهٖ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ ﴿۳۶﴾

''کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں ہے؟ یہ لوگ ان سے تمہیں ڈراتے ہیں جو اس (اللہ) کے سوا (مددگار بنائے گئے ہیں حالانکہ) جسے اللہ گمراہ کر دے اسے کوئی راستہ دکھانے والا نہیں ○

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ ؕ اَلَيْسَ اللّٰهُ بِعَزِيْزٍ ذِى انْتِقَامٍ ﴿۳۷﴾ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ ؕ قُلْ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اِنْ اَرَادَنِىَ اللّٰهُ بِضُرٍّ هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ اَوْ اَرَادَنِىْ بِرَحْمَةٍ هَلْ هُنَّ مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ ؕ قُلْ حَسْبِىَ اللّٰهُ ؕ عَلَيْهِ يَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ ﴿۳۸﴾

اور جسے وہ اللہ ہدایت دے دے اسے گمراہ کرنے والا بھی کوئی نہیں۔ کیا اللہ زبردست اور انتقام لینے والا نہیں؟○ ان لوگوں سے اگر تم پوچھو کہ آسمانوں اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہیں گے اللہ نے ان سے کہو تمہارا کیا خیال ہے کہ اگر اللہ نقصان پہنچانے کا ارادہ کرے تو جن کو تم اللہ کے سوا (دعائیں مدد کے لئے) پکارتے ہو کیا یہ اس کے (پہنچائے ہوئے) نقصان کو دور کر دیں گے یا اللہ مجھ پر مہربانی کرنے کا ارادہ کرے تو کیا یہ اس کی رحمت کو روک سکیں گے۔ کہہ دو میرے لئے اللہ ہی کافی ہے بھروسہ توکل کرنے والے (اہل ایمان) اسی پر بھروسہ توکل کرتے ہیں۔" (الزمر (۳۹) آیت ۳۶ تا ۳۸)

بیٹے اور بیٹیاں دینا صرف اللہ کے اختیار میں ہے

لِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ ؕ يَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ اِنَاثًا وَّيَهَبُ لِمَنْ يَّشَآءُ الذُّكُوْرَ ﴿۴۹﴾ اَوْ يُزَوِّجُهُمْ ذُكْرَانًا وَّاِنَاثًا ۚ وَيَجْعَلُ مَنْ يَّشَآءُ عَقِيْمًا ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌ قَدِيْرٌ ﴿۵۰﴾

"آسمانوں اور زمین پر تمام بادشاہت اللہ ہی کی ہے۔ وہ جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹیاں دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے○ یا ان کو بیٹے اور بیٹیاں دونوں دیتا ہے اور جس کو چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے وہ جاننے والا قدرت والا ہے۔" (الشوریٰ (۴۲) آیت ۴۹، ۵۰)

رزق میں کمی بیشی اللہ کے اختیار میں ہے

لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۚ يَبْسُطُ الرِّزْقَ لِمَنْ يَّشَآءُ وَيَقْدِرُ ؕ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَىْءٍ عَلِيْمٌ ﴿۱۲﴾

"آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اسی (اللہ) کے ہاتھ میں ہیں وہ جس کے لئے چاہتا ہے رزق فراخ کر دیتا ہے اور جس کے لئے چاہتا ہے تنگ کر دیتا ہے، بے شک وہ ہر چیز سے واقف ہے۔" (الشوریٰ (۴۲) آیت ۱۲)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا اللہ کے سوا محمد رسول اللہ (ﷺ) کائنات پر مختارِ کل بنائے گئے ہیں؟

قارئین جیسا کہ ہم جان چکے ہیں کہ عیسائیوں نے اللہ کے علاوہ عیسیٰ کے مختارِ کل ہونے کا عقیدہ گھڑا اور اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری کلام میں اس کی کئی طرح تردید فرمائی اور اسے شرک قرار دیا۔ عیسائی آج بھی اس عقیدہ پر قائم ہیں مگر مسلمانوں میں ایسے فرقے اٹھے جنہوں نے محمد رسول اللہ (ﷺ) کو کائنات پر مختارِ کل بنایا ہے انہوں نے ایک دوسرے طریقہ سے مذکورہ بالا عقیدہ تیار کیا ہے۔

''اللہ تعالیٰ نور ہے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نور سے سب سے پہلے محمد (ﷺ) کے نور کو پیدا کیا جب لوح و قلم، جنت و دوزخ، فرشتے، آسمانوں اور زمین، سورج، چاند، آدمی اور جن کچھ نہ تھے جب اللہ تعالیٰ نے ارادہ کیا کہ مخلوق کو پیدا کرے تو اس نے نور چار جز میں تقسیم کیا جز اول سے قلم پیدا کیا اس کے دوسرے جز سے لوح تیسرے جز سے عرش پیدا کیا اور پھر چوتھے جز کو چار اجزاء میں تقسیم فرمایا جز اول سے حاملان عرش کے فرشتے دوسرے جز سے کرسی تیسرے جز سے کل ملائکہ پیدا فرمائے پھر چوتھے جز کو چار اجزاء میں تقسیم فرمایا اول جز سے مومنوں کی آنکھوں کے نور کو پیدا فرمایا دوسرے جز سے مومنوں کے قلوب کے نور کو پیدا کیا وہ تو اللہ کی معرفت ہے تیسرے جز سے مومنوں کی محبت کے نور کو پیدا کیا کہ توحید ہے۔'' (الانور محمدیہ المواجب الذنیہ جز اول)

''جب کائنات سے پہلے رسول (ﷺ) کا نور سب سے پہلے تخلیق کیا گیا آپ (ﷺ) نے فرمایا عرش کرسی میرے نور سے ہیں ارواح، رسل، انبیاء، صالحین صدیقین میرے نور سے ہیں اور آفتاب میرے نور سے خلق ہوئے ہیں۔ جب کل کائنات آپ کے نور سے عالم ہستی میں آئی ہے تو یہ بدیہی امر ہے کہ ہر جز اپنے کل کا تابع ہوتا ہے لہٰذا کل کائنات آپ کے تابع و مطیع (فرمانبردار) ہے یہ آپ کی کل کائنات کی حکمرانی و تکوینی ولایت ہے۔ ہر چیز پر کل غالب ہے اس لئے آپ رب کے اذن سے کائنات میں تصرف فرماتے ہیں مردوں کو زندہ، زندوں کو مردہ۔ بیماروں کو شفاء

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

حاجت مندوں کی حاجت روائی مصیبت زدگان کی مشکل کشائی فرماتے ہیں ۔اور مومنوں کو خواب میں اور عیاناً زیارت سے با مشرف فرماتے ہیں اور ان کی دستگیری، رہنمائی وخبر گیری فرماتے ہیں ظاہری طور پر پردہ فرمانے کے باوجود امت کی دستگیری فرماتے رہیں گے۔'' (بحوالہ رسول کی حقیقت نور و بشر پیر جہانگیر انور نقشبندی وائس چانسلر قرآن اوپن یونیورسٹی چکوال)

اسی طرح آج مسلمانوں کے چند فرقوں کا یہ بھی عقیدہ ہے کہ اللہ تعالی نے کل کائنات محمد (ﷺ) کے واسطے پیدا فرمائی ہے اگر وہ پیدا نہ ہوئے ہوتے تو کچھ بھی پیدا نہ کیا جاتا لہٰذا ہر چیز ان کے واسطے پیدا ہوئی ہے۔

قارئین یہ عقیدہ بھی عیسائیوں کی خود گھڑی ہوئی کتابوں سے اخذ کیا گیا ہے تا کہ محمد (ﷺ) کی فضیلت کو ثابت کیا جا سکے۔انجیل یوحنا میں عیسیٰؑ کے بارے میں یہی کچھ اس طرح مذکور ہے۔

''ابتداء میں کلام تھا اور کلام خدا کے ساتھ تھا اور کلام خدا تھا۔یہی ابتداء میں خدا کے ساتھ تھا۔سب چیزیں اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئیں اور جو کچھ پیدا ہوا اس میں سے کوئی چیز بھی اس کے بغیر پیدا نہیں ہوئی۔اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھی۔اور نور تاریکی میں چمکتا ہے اور تاریکی نے اسے قبول نہ کیا۔ایک آدمی یوحنا نام آموجود ہوا جو خدا کی طرف سے بھیجا گیا تھا۔یہ گواہی کے لئے آیا کہ نور کی گواہی دے تا کہ سب اس کے وسیلہ سے ایمان لائیں، وہ خود تو نور نہ تھا مگر نور کی گواہی دینے کو آیا تھا۔حقیقی نور جو ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے دنیا میں آنے کو تھا۔وہ دنیا میں تھا اور دنیا اس کے وسیلہ سے پیدا ہوئی اور دنیا نے اسے نہ پہچانا۔وہ اپنے گھر آیا اور اس کے اپنوں نے اسے قبول نہ کیا لیکن جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند بننے کا حق بخشا یعنی انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔وہ نہ خون سے نہ جسم کی خواہش سے نہ انسان کے ارادہ سے بلکہ خدا سے پیدا ہوئے۔اور کلام مجسم ہوا اور فضل اور سچائی سے معمور ہو کر ہمارے درمیان رہا اور ہم نے اس کا ایسا جلال دیکھا جیسا باپ کے اکلوتے کا جلال۔(باب(۱) ا تا ۱۴)۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

عیسائیوں کے غلط عقائد کے لئے تو اللہ تعالیٰ نے آخری کتاب قرآن میں اصل حقائق کو بیان کردیا ہے اور ان کے باطل عقائد کی نفی کردی ہے۔ لہٰذا اب ہم قرآن مجید ہی سے دریافت کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے محمد رسول اللہ (ﷺ) کو کائنات کا مختار کل بنایا ہے اگر بنایا ہے تو آپ (ﷺ) نے اپنی تریسٹھ سالہ زندگی میں اپنا مختار کل ہونا ثابت کیا؟ اور آپ ﷺ نے اپنی امت کو یہ حکم دیا کہ تم یہ عقیدہ رکھو کہ میں کائنات پر مختار کل بنایا گیا ہوں جو کچھ اب تم نے مانگنا ہے مجھ سے مانگو سب کچھ اب میرے اختیار میں ہے۔ قارئین اگر ہمارے پاس قرآن اپنی اصل شکل میں موجود نہ ہوتا تو پوری امت عیسائیوں کی طرح گمراہ ہو کر محمد رسول اللہ کو مختار کل سمجھ کر ان کی پوجا کرتی اور ان سے سب کچھ مانگتی۔ گو کہ آج اس عقیدہ کے ماننے والے اور تبلیغ کرنے والے موجود ہیں مگر قرآن کی وجہ سے اللہ کے بارے میں اور محمد رسول اللہ (ﷺ) کے بارے میں حق عقیدہ رکھنے والے بھی کثیر تعداد میں موجود ہیں۔

قرآن محمد رسولؐ اللہ کے مختارِ کل ہونے کی نفی کرتا ہے۔

عرب کے مشرک آپ (ﷺ) کی رسالت کا انکار کرتے اور کہتے کہ جس عذاب سے تم ہمیں ڈراتے ہو اسے لے آؤ، جواب میں اللہ تعالیٰ وحی نازل فرماتا ہے اور آپ (ﷺ) کے عذاب لانے کے اختیار کی نفی فرماتا ہے۔

مَا عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِهٖ ؕ اِنِ الۡحُكۡمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ يَقُصُّ الۡحَـقَّ وَهُوَ خَيۡرُ الۡفٰصِلِيۡنَ ﴿۵۷﴾ قُلْ لَّوۡ اَنَّ عِنۡدِیۡ مَا تَسۡتَعۡجِلُوۡنَ بِهٖ لَقُضِىَ الۡاَمۡرُ بَيۡنِىۡ وَبَيۡنَكُمۡ ؕ

” میرے اختیار میں وہ نہیں ہے جس کے لئے تم جلدی مچاتے ہو۔ فیصلہ کا اختیار اللہ کے سوا کسی کے پاس نہیں ہے اور وہ حق بات فرماتا ہے اور وہ سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے ○ کہو اگر وہ (عذاب لانا) میرے اختیار میں ہوتا تو کب کا فیصلہ ہو چکا ہوتا۔“ (الانعام (٦) آیت ٥٧، ٥٨)

کسی کو ہدایت دینے کا اختیار بھی آپ (ﷺ) کو نہیں تھا

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ “

www.KitaboSunnat.com

لَيْسَ عَلَيْكَ هُدٰىهُمْ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ؕ

''ان کو ہدایت دینا تمہارے ذمہ نہیں ہے بلکہ اللہ ہی جس کو چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔۔۔'' (البقرہ(۲) آیت ۲۷۲)

اِنَّكَ لَا تَهْدِيْ مَنْ اَحْبَبْتَ وَلٰكِنَّ اللّٰهَ يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ۚ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۵۶﴾

''(اے نبی ﷺ) تم جسے چاہو ہدایت نہیں دے سکتے مگر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے اور وہ ہدایت قبول کرنے والوں کو زیادہ جانتا ہے'' (القصص (۲۸) آیت ۵۶)

اپنے نفع اور نقصان کا اختیار بھی آپ (ﷺ) کو نہ تھا

قُلْ لَّآ اَمْلِكُ لِنَفْسِيْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ وَلَوْ كُنْتُ اَعْلَمُ الْغَيْبَ لَاسْتَكْثَرْتُ مِنَ الْخَيْرِ ۛۚ وَمَا مَسَّنِيَ السُّوْٓءُ ۛۚ اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِيْرٌ وَّبَشِيْرٌ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ﴿۱۸۸﴾

''کہہ دو کہ میں اپنے فائدے اور نقصان کا کچھ بھی اختیار نہیں رکھتا مگر جو اللہ چاہے اور اگر میں غیب کی باتیں جانتا ہوتا تو بہت سے فائدے حاصل کر لیتا اور مجھ کو کوئی تکلیف نہ پہنچتی، میں تو مومنوں کو ڈرانے اور خوشخبری سنانے والا ہوں'' (اعراف (۷) آیت ۱۸۸)

محمد رسول اللہ (ﷺ) کسی پر محافظ نہیں بنائے گئے

وَمَآ اَنَا عَلَيْكُمْ بِحَفِيْظٍ ﴿۱۰۴﴾

''اور میں تم پر محافظ نہیں ہوں'' (الانعام (۶) آیت ۱۰۴)

فَذَكِّرْ ۟ اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ﴿۲۱﴾ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ﴿۲۲﴾

''پس تم نصیحت کرتے رہو کہ تم نصیحت کرنے والے ہو ○ تم ان پر داروغہ نہیں ہو'' (غاشیہ (۸۸) آیت ۲۲،۲۱)

فَمَآ اَرْسَلْنٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيْظًا ﴿۸۰﴾

''ہم نے تمہیں ان لوگوں پر نگران بنا کر نہیں بھیجا'' (النساء (۴) آیت ۸۰)

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءَ اللّٰهُ حَفِيْظٌ عَلَيْهِمْ ڮ وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ بِوَكِيْلٍ ﴿۶﴾

''جن لوگوں نے اس (اللہ) کے سوا دوسروں کو اپنا مددگار بنا لیا ہے اللہ ہی ان پر نگران ہے تم ان کے وکیل (کارساز) نہیں ہو'' ۔ (الشوریٰ (۴۲) آیت ۶)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہ (ﷺ) ایمان نہ لانے والوں کے لئے پریشان ہوتے تھے جو اس بات کی دلیل ہے کہ آپ مختارِ کل نہ تھے۔ دلیل کے طور پر قرآن کا فرمان۔

فَإِنَّ اللَّهَ يُضِلُّ مَن يَشَاءُ وَيَهْدِي مَن يَشَاءُ ۖ فَلَا تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ ۚ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ ﴿٨﴾

"بے شک اللہ جسے چاہتا ہے گمراہ کر دیتا ہے اور جسے چاہتا ہے ہدایت دیتا ہے۔ پس (اے نبی ﷺ) تمھاری جان ان لوگوں پر غم و افسوس میں نہ گھلے وہ جو کچھ کر رہے ہیں اللہ اس کو خوب جانتا ہے"۔ (فاطر (۳۵) آیت ۸)

فدیہ لیکر مشرک قیدیوں کو معاف کرنے کا اختیار آپ (ﷺ) کو نہ تھا

مَا كَانَ لِنَبِيٍّ أَن يَكُونَ لَهُ أَسْرَىٰ حَتَّىٰ يُثْخِنَ فِي الْأَرْضِ ۚ تُرِيدُونَ عَرَضَ الدُّنْيَا وَاللَّهُ يُرِيدُ الْآخِرَةَ ۗ وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ ﴿٦٧﴾ لَّوْلَا كِتَابٌ مِّنَ اللَّهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيمَا أَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ ﴿٦٨﴾

"نبی (ﷺ) کے شایاں نہیں تھا کہ اس کے قبضے میں قیدی رہیں جب تک کافروں کو قتل کر کے زمین میں کثرت سے خون (نہ) بہا دے۔ تم لوگ دنیا کے مال کے طالب ہو اور اللہ آخرت (کی بھلائی) چاہتا ہے اور اللہ غالب حکمت والا ہے○ اگر اللہ کا حکم پہلے نہ آ چکا ہوتا تو جو (فدیہ) تم نے لیا ہے اس کے بدلے تم پر بڑا عذاب (نازل) ہوتا"۔ (الانفال (۸) آیت ۶۷۔۶۸)

"رسول اللہ (ﷺ) کو اپنے قریبی مشرک رشتے داروں کیلئے دعا مانگنے کا اختیار بھی نہیں دیا گیا

مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ وَالَّذِينَ آمَنُوا أَن يَسْتَغْفِرُوا لِلْمُشْرِكِينَ وَلَوْ كَانُوا أُولِي قُرْبَىٰ مِن بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمْ أَنَّهُمْ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ ﴿١١٣﴾

"نبی ﷺ اور مسلمانوں کو شایاں نہیں کہ جب ان پر ظاہر ہو گیا کہ مشرک اہل دوزخ ہیں تو ان کے لئے بخشش مانگیں خواہ وہ ان کے قریبی رشتے دار ہی ہوں"۔ (توبہ (۹) آیت ۱۱۳ نیز المنافقون (۶۳) آیت ۶)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اسی طرح آپکو منافق مسلمانوں کیلئے بھی دعا مانگنے سے روک دیا گیا اور کہا گیا کہ اگر آپ اللہ سے ان کے لئے ستّر (۷۰) بار بھی بخشش کی دعا مانگیں تو قبول نہ کی جائے گی۔ (دیکھیں توبہ (۹) آیت ۸۰ نیز المنافقون (۶۳) آیت ۶)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو اِن شآء اللّٰہ کہے بغیر کسی کام کے کرنے کا وعدہ کرنے کا بھی اختیار نہ تھا

وَلَا تَقُوْلَنَّ لِشَایْءٍ اِنِّیْ فَاعِلٌ ذٰلِكَ غَدًا ﴿۲۳﴾ اِلَّآ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ ۡ وَاذْكُرْ رَّبَّكَ اِذَا نَسِیْتَ وَقُلْ عَسٰٓی اَنْ یَّهْدِیَنِ رَبِّیْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا ﴿۲۴﴾

"اور (اے نبی صلی اللہ علیہ وسلم) کسی کام کی نسبت یہ نہ کہنا کہ میں اسے کل کر دوں گا۔ مگر یہ کہ اگر اللہ نے چاہا تو (کر دوں گا) اور جب اللہ کا نام لینا بھول جاؤ تو یاد آنے پر لے لو اور کہہ دو کہ اُمید ہے کہ میرا رب مجھے اس سے بھی زیادہ ہدایت کی باتیں بتائے"۔ (الکہف (۱۵) آیت ۲۳-۲۴)

غور کیجئے کہ بشر ہونے کی وجہ سے بھول جانے کی کمزوری سے نبی کی ذات بھی مبرا نہیں ہے لہٰذا جو بھولنے کی کمزوری سے دوچار ہو وہ پوری کائنات پر بھلا کس طرح مختارِ کل ہو سکتا ہے۔

فرشتے رسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی خواہش پر نہیں اترتے

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَیْنَ ذٰلِكَ ۚ وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِیًّا ﴿۶۴﴾

"اور (فرشتوں نے رسول اللہ کو جواب دیا کہ) ہم تمھارے رب کے حکم کے سوا اُتر نہیں سکتے۔ جو کچھ ہمارے آگے اور جو کچھ پیچھے ہے ان کے درمیان سب اس کا ہے اور تمھارا رب بھولنے والا نہیں ہے"۔ (مریم (۱۹) آیت ۶۴)

سورت الکہف اور مریم کی مذکورہ بالا آیات اس مشہور واقعہ کی طرف منسوب ہیں کہ ایک بار مکہ کے مشرکوں نے مدینہ کے یہودیوں سے آپ کی رسالت کا امتحان لینے کے لئے چند سوالات جانے اور پھر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) سے وہ سوالات پوچھے جس پر آپ نے کہا کل بتا دوں

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

گا مگر اللہ کو یہ بات پسند نہ آئی اور آپ کو ان سوالات کے جواب فوراً نہ بتائے کئی دنوں کے بعد اللہ نے فرشتوں کو ان سوالات کے جواب دے کر وحی نازل فرمائی اور ساتھ حکم دیا کہ جب بھی کسی کام کو کرنے کا ارادہ کریں تو یہ ضرور کہیں کہ اگر اللہ چاہے گا تو کروں گا۔

اس واقعہ سے بالکل واضح ہے کہ آپ کسی بھی کام پر مختار کل نہ تھے۔

جو بات اللہ ظاہر کرنا چاہے نبی (ﷺ) کو وہ بات پوشیدہ رکھنے کا اختیار نہیں تھا

وَ اِذْ تَقُوْلُ لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اَمْسِكْ عَلَیْكَ زَوْجَكَ وَاتَّقِ اللّٰهَ وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ وَ تَخْشَى النَّاسَ ۚ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰهُ ؕ

''اور جب آپ (ﷺ) اس شخص سے جس پر اللہ نے احسان کیا اور آپ (ﷺ) نے بھی احسان کیا یہ کہتے تھے کہ اپنی بیوی کو اپنے پاس رہنے دو اور اللہ سے ڈرو۔ اور آپ اپنے دل میں وہ بات پوشیدہ کرتے تھے جس کو اللہ ظاہر کرنے والا تھا اور آپ (ﷺ) لوگوں سے ڈرتے تھے حالانکہ اللہ ہی اس کا زیادہ مستحق ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔'' (الاحزاب (۳۳) آیت ۳۷)

قرآن مجید کی مذکورہ بالا آیت اس مشہور واقعہ کے بارے میں ہے کہ رسول اللہ (ﷺ) جناب زیدؓ کو اپنا منہ بولا بیٹا بنایا ہوا تھا اور آپ نے ان کی شادی اپنی پھوپھی زاد کزن زینبؓ سے کر دی بعد میں ان دونوں کی ناچاقی ہوگئی جس پر طلاق کا معاملہ پیش آیا اب آپ کی خواہش تھی کہ آپ ان سے شادی کر لیں مگر عرب کا قانون یہ تھا کہ منہ بولے بیٹے کی طلاق شدہ عورت سے شادی کرنا منع تھا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے آپ کو وحی کی کہ یہ قانون اللہ کا نہیں ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے آپ کو زینبؓ سے شادی کرنیکی اجازت عطا فرمائی۔ آپ نے اپنی خواہش کو لوگوں کی باتوں کی وجہ سے پوشیدہ رکھے ہوئے تھے جس پر اللہ تعالیٰ نے مذکورہ بالا وحی نازل فرمائی۔

رسول اللہ (ﷺ) کو اپنی کسی بیوی کو خوش کرنے کیلیے کوئی چیز اپنے اوپر حرام کرنے کا اختیار بھی نہ تھا

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

يَآيُّهَا النَّبِيُّ لِمَ تُحَرِّمُ مَآ اَحَلَّ اللّٰهُ لَكَ ۚ تَبْتَغِيْ مَرْضَاتَ اَزْوَاجِكَ ۗ وَاللّٰهُ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ①

''اے نبی جو چیز اللہ نے تمہارے لئے حلال کی ہے تم اسے اپنے اوپر حرام کیوں کرتے ہو (کیا اس سے) اپنی بیویوں کی خوشنودی چاہتے ہو اور اللہ معاف کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے'' (تحریم (۶۶) آیت (۱)

جو آپ (ﷺ) کی طرف ہدایت کے لئے متوجہ ہو اس سے منہ موڑنے کا آپ کو اختیار نہیں تھا

عَبَسَ وَتَوَلّٰٓى ① — ''(رسول اللہ) ترش رو ہوئے اور منہ پھیر بیٹھے ○

اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ② — کہ ان کے پاس ایک نابینا آیا ○

وَمَا يُدْرِيْكَ لَعَلَّهٗ يَزَّكّٰٓى ③ — اور تم کو کیا خبر شائد وہ پاکیزگی حاصل کرتا۔ ○

اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ④ — یا سوچتا تو سمجھانا اسے فائدہ دیتا۔ ○

اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ⑤ — جو پرواہ نہیں کرتا ☆

فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ⑥ — اس کی طرف آپ توجہ کرتے ہیں ○

وَمَا عَلَيْكَ اَلَّا يَزَّكّٰى ⑦ — حالانکہ اگر وہ نہ سنورے تو آپ پر کچھ الزام نہیں ○

وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ⑧ — اور جو تمہارے پاس کوشش کر کے آیا ○

وَهُوَ يَخْشٰى ⑨ — اور (اللہ سے) ڈرتا ہے ○

فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ⑩ — اس سے آپ بے رخی کرتے ہیں، ○

كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ⑪ — دیکھو یہ قرآن نصیحت ہے ○

فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ⑫ — جو چاہے اس سے نصیحت حاصل کرے'' ○
(عبس (۸۰) آیت ۱تا۱۲)۔

قرآن مجید کا مذکورہ واقعہ ایک بوڑھے صحابی ام مکتوم کا ہے۔ایک بار وہ رسول اللہ کے پاس آئے، نابینا ہونے کی وجہ سے وہ نہ جان سکے کہ رسول اللہ کے پاس کچھ سرداران قریش بیٹھے ہوئے ہیں اور بات چیت کر رہے ہیں اور آتے ہی یہ آپ سے دین کے بارے میں سوال کرنے لگے جس پر آپ نے ناراضگی کا اظہار فرمایا مگر اللہ تعالیٰ کو آپ کا

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

ناراض ہونا پسند نہ آیا اور آپ ؐ کو فوراً وحی کے ذریعے اس کی خبر دے دی بعد میں آپ ؐ ہمیشہ اس نابینا صحابی کی بہت زیادہ عزت کرتے رہے کہ اس کی خاطر اللہ نے خصوصی وحی کے ذریعے مجھے اس سے ناراض ہونے سے منع فرمایا ہے اسی طرح چند سرداران قریش آپ ؐ کو یہ ترغیب دیتے کہ یہ جو غریب لوگ آپ کے پاس بیٹھے رہتے ہیں ان کو علیحدٰہ کریں تو ہم آپ کی دعوت سنیں گے جس پر اللہ تعالیٰ نے آپ ؐ کو حکم دیا اگر آپ ؐ ان لوگوں کو جو صبح شام میری رضا کے لئے میرا ذکر کرتے ہیں اپنے سے دور کیا تو آپ ناانصافی کرنے والوں میں شامل ہو جائیں گے (الانعام (۶) آیت ۵۲)

معجزہ لانا آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کے اختیار میں نہ تھا

وَ اِنْ كَانَ كَبُرَ عَلَيْكَ اِعْرَاضُهُمْ فَاِنِ اسْتَطَعْتَ اَنْ تَبْتَغِيَ نَفَقًا فِي الْاَرْضِ اَوْ سُلَّمًا فِي السَّمَآءِ فَتَاْتِيَهُمْ بِاٰيَةٍ ؕ وَ لَوْ شَآءَ اللّٰهُ لَجَمَعَهُمْ عَلَى الْهُدٰى فَلَا تَكُوْنَنَّ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴿۳۵﴾

اور اگر ان کی روگردانی تم پر شاق گزرتی ہے تو اگر طاقت ہو تو زمین میں کوئی سرنگ ڈھونڈ نکالو یا آسمان میں سیڑھی (تلاش کرو) پھر ان کے پاس کوئی معجزہ لاؤ۔ اور اگر اللہ چاہتا تو سب کو ہدایت پر جمع کر دیتا۔ پس تم ہرگز نادانوں میں نہ ہونا ○ (الانعام (۶) آیت ۳۵)

قرآن کریم کی مذکورہ بالا چند آیات اس غرض سے لکھی گئی ہیں کہ آپ کو معلوم ہو جائے کہ اس دنیا میں اپنی ۶۳ سالہ حیات مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کو مختارِ کل نہیں بنایا اور بعد وفات یہ کیسے ممکن ہو گیا کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) اب مختار کل ہیں یہ عیسائیوں کا تیار کردہ عقیدہ ہے جو انہوں نے عیسیٰؑ کے بارے میں گھڑا ہے اور اللہ تعالیٰ نے اس کی بار بار نفی فرمائی ہے قرآن کریم کی وہ آیات جن میں عیسیٰؑ کا اللہ کی بادشاہی میں شریک ہونے کو جھوٹ کہا گیا ہے ہمارے لئے اللہ کی طرف سے محمد رسولؐ کے بارے میں ایک طرح کا فتویٰ ہے کہ وہ بھی اللہ کی بادشاہی میں کسی طرح بھی شریک نہیں۔ اللہ نے ان کا اپنی بادشاہی میں شرکت کا کوئی اعلان نہیں کیا اور نہ انہیں مختار کل قرار دیا ہے۔ اب بھی پوری کائنات پر صرف اور صرف اللہ تعالیٰ ہی مختار کل ہے وہی ساری کائنات کا خالق، مالک، رازق، محافظ۔ الہٰ واحد ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

رسول اللہؐ نے ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ہی اپنی اور اپنی امت کی حاجات کے لئے دعائیں مانگی ہیں اور امت کو بھی اللہ سے دعائیں مانگنے کا حکم دیا۔ آپؐ نے تلقین فرمائی کہ مجھے عیسیٰؑ کی طرح نہ بڑھانا میں تو اللہ کا بندہ اور اس کا رسول ہوں اور مجھے اللہ کا بندہ اور رسول ہی کہو"۔ (الحدیث ۔ مسلم)

مگر قارئین بڑے دکھ کے ساتھ یہ کہنا پڑتا ہے کہ آج لوگ اللہ کو چھوڑ کر رسول اللہؐ سے اپنی حاجات مانگتے ہیں انہیں مختارکل سمجھ کر ان سے دعائیں مانگتے ہیں مساجد میں نعتوں کی شکل میں ایک شور برپا ہے حتیٰ کہ دیگر انبیاء کو بھی آپؐ سے سوال کرنے والا کہا جارہا ہے یعنی:

''سارے نبی تیرے در کے سوالی شاہِ مدنیہ''۔

کوئی آپ کو مدنیہ بلانے کے لئے پکار رہا ہے۔ کوئی بگڑی بنانے کے لئے سوال کر رہا ہے۔ حتیٰ کہ اب پیر لوگ لوگوں سے باقاعدہ ایمانیات میں اس عقیدہ کو شامل کر کے بیعت لے رہے ہیں کہ:

''اللہ تعالیٰ نے تمام خزانوں کی کنجیاں ہمارے آقا مولا حضرت محمد کو عطا فرمائیں اور آپؐ جتنا چاہیں اپنے امتیوں کو عطا فرمائیں'' (بیعت فارم لاثانی سرکار)

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ!!

ہمارے ہاں اکثر علماء اس بات کا عقیدہ رکھتے ہیں کہ جناب رسول اللہ (ﷺ) کی ہر بات وحی کے ذریعے ہوا کرتی تھی۔ جبکہ میں نے جو قرآن کریم کے تیرہ مقامات سابقہ صفحات میں تحریر کئے ہیں ان سے اس عقیدہ کی مکمل طور پر نفی ہو جاتی ہے۔

قارئین میری آپ سے پرزور اپیل ہے کے آپ شرک سے بچنے اور توحید پر قائم رہنے کے لئے اپنی زبان میں قرآن حکیم کا مستند ترجمہ پڑھیں ان شاء اللہ آپ گمراہ ہونے سے بچ جائیں گے جب آپ قرآن حکیم کی تعلیمات پر پختہ ہو جائیں تو پھر آپ کو کوئی گمراہ نہیں کر سکے گا۔ میری دعا ہے کہ آپ اللہ تعالیٰ کی بتائی ہوئی توحید پر جم جائیں اور اس پر آپ کا خاتمہ ہو اور اللہ کے حضور شرک کے عظیم ترین گناہ سے پاک ہو کر پیش ہوں۔ تاکہ کامیاب ہو جائیں۔ اور اس کے لئے اللہ تعالیٰ کا ذکر کثرت کے ساتھ کریں کیونکہ اس کا اللہ تعالیٰ نے ہمیں بار بار حکم دیا ہے کہ۔

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

۱۔ ’’خبردار ہو کہ اللہ کے ذکر سے دلوں کو اطمینان حاصل ہوتا ہے۔‘‘ (الرعد (۱۳) آیت ۲۸)

۲۔ ’’اے ایمان والو اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو۔‘‘ (احزاب (۳۳) آیت ۲۸)

۳۔ ’’پس جب تم نماز سے فارغ ہو جاؤ تو اللہ کا ذکر کرو کھڑے، بیٹھے، اور لیٹے لیٹے۔‘‘ (النساء (۴) آیت ۱۰۳)

۴۔ ’’سو تم مجھے یاد کیا کرو میں تمہیں یاد کیا کروں گا میرا احسان مانتے رہنا اور میری ناشکری نہ کرنا۔‘‘ (البقرہ (۲) آیت ۱۵۲)

۵۔ ’’(مومن لوگ) جن کو اللہ کے ذکر اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے سے نہ تجارت غافل کرتی ہے اور نہ خرید و فروخت (کیونکہ) وہ اس دن سے جب دل (خوف اور گھبراہٹ کے سبب) الٹ جائیں گے اور آنکھیں (اوپر چڑھ جائیں گی) ڈرتے ہیں۔‘‘ (النور (۲۴) آیت ۳۷)

۶۔ ’’ایمان والو جب جمعے کے دن نماز کے لئے اذان دی جائے تو اللہ کے ذکر کے لئے لپکو اور کاروبار چھوڑ دو اگر سمجھو تو یہ تمہارے لئے بہتر ہے۔ پھر جب نماز پوری کر چکو تو زمین پر پھیل جاؤ اور اللہ کا فضل (روزی) تلاش کرو اور اللہ کا ذکر کثرت کے ساتھ کرو تا کہ تم کامیاب ہو جاؤ۔‘‘ (جمعہ (۶۲) آیت ۹،۱۰)

۷۔ ’’جو لوگ کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے (ہر حال میں) اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور آسمان اور زمین کی پیدائش میں غور کرتے ہیں (اور کہتے ہیں) اے ہمارے رب تو نے یہ (سب کچھ) بے مقصد پیدا نہیں کیا تو ہر (شرک اور کمزوری) سے پاک ہے پس تو ہمیں آگ کے عذاب سے بچائیو۔‘‘ (آل عمران (۳) آیت ۱۹۱)

قارئین اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ایسے لوگوں کے لئے درود و سلام اور رحمت بھیجتے ہیں جو اس کو ہر حال میں یاد کرتے ہیں۔

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾	’’اے ایمان والو! اللہ کا بہت ذکر کیا کرو ○
وَّسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ﴿۴۲﴾	اور صبح اور شام اس کی پاکیزگی بیان کرتے رہو ○
هُوَ الَّذِيْ يُصَلِّيْ عَلَيْكُمْ وَ مَلٰٓئِكَتُهٗ لِيُخْرِجَكُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ	وہی (اللہ) تو ہے جو تم پر رحمت و درود بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تا کہ تم کو اندھیروں سے نکال کر

www.kitabosunnat.com

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

اِلَى النُّوْرِ ۚ وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِيْنَ رَحِيْمًا ﴿۴۳﴾ تَحِيَّتُهُمْ يَوْمَ يَلْقَوْنَهٗ سَلٰمٌ ۚ وَاَعَدَّ لَهُمْ اَجْرًا كَرِيْمًا ﴿۴۴﴾

نور کی طرف لے جائے اور اللہ ایمان والوں پر رحم کرنے والا ہے○ جس دن اس سے ملیں گے ان کا تحفہ (اللہ کی طرف سے) سلام ہوگا اور اس نے ان کے لئے بڑا عمدہ اجر تیار کر رکھا ہے۔" (الاحزاب (۳۳) آیت ۴۱ تا ۴۴)

اللہ کی راہ میں اپنے مالوں اور جانوں کا نقصان اُٹھانے کے باوجود جو اہلِ ایمان یہ کہتے ہیں کہ:

الَّذِيْنَ اِذَآ اَصَابَتْهُمْ مُّصِيْبَةٌ ۙ قَالُوْٓا اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ﴿۱۵۶﴾

جو لوگ جب کہ ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہتے ہیں "بے شک ہم اللہ ہی کیلئے ہیں اور اسی کی طرف لوٹ کر جانے والے ہیں (البقرۃ (۲) آیت ۱۵۶)

ایسے لوگوں پر بھی اللہ درود اور اپنی رحمت کا نزول فرماتا ہے

اُولٰٓئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوٰتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ ۟ وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُهْتَدُوْنَ ﴿۱۵۷﴾

"یہی لوگ ہیں جن پر ان کے رب کی طرف سے صلوت (درود) اور رحمت ہے اور یہی سیدھے راستے پر ہیں۔" (البقرہ (۲) آیت ۱۵۷)

رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) پر کیوں درود و سلام بھیجا گیا؟

قارئین ہمارے پیارے رسول (ﷺ) کا نام احمد تھا جس کا مطلب ہے بہت زیادہ تعریف کرنے والا لہٰذا آپؐ نے اس قدر اللہ کی حمد کی جس کی مثال نہیں ملتی۔ یہی وجہ ہے کہ جواباً اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ان پر ہر آن صلوٰۃ کرتے ہیں چونکہ آپؐ تمام اُمت کیلئے رحمت بنا کر بھیجے گئے تھے اسلئے اللہ تعالیٰ نے ایمان والوں کو بھی حکم فرمایا ہے کہ تم بھی ان کیلئے دعا رحمت کرتے ہو اور ان پر سلام بھیجتے رہو۔ اس کے نتیجے کے طور پر آپ کا نام محمد (ﷺ) ہے، جس کا مطلب ہے، بہت زیادہ تعریف کیا گیا۔ آج دنیا کے کونے کونے میں آپ (ﷺ) کی تعریف کی جا رہی ہے، کیونکہ آپ نے بعد از نبوت اپنی تمام زندگی اللہ کی راہ میں لگا دی تھی اور اللہ تعالیٰ نے اس کے بدلہ میں آپ (ﷺ) کو اس بلند مرتبہ و مقام سے نوازا ہے۔

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾ ''یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبیؐ پر درود (رحمت) کرتے ہیں اے ایمان والو تم بھی ان پر درود اور سلام بھیجا کرو۔'' (الاحزاب (۳۳) آیت ۵۶)

قارئین غور فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے کیسے کیسے انعامات ہیں ان لوگوں کے لئے جو اس کا ذکر ہر دم کرتے ہیں اللہ کا ذکر کرنے والے بن جائیں اللہ تعالیٰ آپ پر ہر دم رحمت بھیجے گا اور اپنے رسولؐ کے لئے درود و سلام کی اللہ سے دعائیں کرتے رہیں تاکہ ان کا مرتبہ بلند سے بلند تر ہوتا رہے اور اللہ ان کو مقام محمود پر فائز کردے۔ آمین۔

(چند مزید حکمت بھری قرآنی آیات کے ترجمے)

اللہ کے سامنے پوری مخلوق مجبور ہے۔

(۱) ''اس وقت ہم تم کو زندگی میں بھی (عذاب کا) دونا اور مرنے پر بھی دونا مزہ چکھاتے۔ پھر تم ہمارے مقابلے میں کسی کو اپنا مددگار نہ پاتے'' (سورہ بنی اسرائیل آیت ۷۵)

(۲) ''کہہ دو کہ اگر میں اپنے پروردگار کا حکم نہ مانوں تو مجھے بڑے دن کے عذاب سے ڈر لگتا ہے'' (سورۃ الزمر ۱۳)

(۳) ''بھلا جس شخص پر عذاب کا حکم صادر ہو چکا ہو تو کیا تم (ایسے) دوزخی کو مخلصی دے سکو گے؟'' (سورۃ الزمر آیت ۱۹)

(۴) ''اور ان کو قریب آنے والے دن سے ڈراؤ جب کہ دل غم سے بھر کر گلوں تک آ رہے ہوں گے (اور) ظالموں کا کوئی دوست نہیں ہوگا اور نہ کوئی سفارشی جس کی بات قبول کی جائے'' (سورۃ المومن آیت ۱۸)

(۵) ''تم ان کے لئے مغفرت مانگو یا نہ مانگو ان کے حق میں برابر ہے۔ اللہ ان کو ہرگز نہ بخشے گا۔ بے شک اللہ نافرمان لوگوں کو ہدایت نہیں دیا کرتا'' منافقون۔ آیت ۶

لوگو تم (سب) اللہ کے محتاج ہو اور اللہ بے پرواہ سزاوارِ حمد (وثنا) ہے (سورہ فاطر آیت ۱۵)

(۶) ''آسمان اور زمین میں جتنے لوگ ہیں سب اسی سے مانگتے ہیں وہ ہر روز کام میں مصروف رہتا ہے'' (سورہ الرحمٰن آیت ۲۹)

(۷) ''یہ بھی کہہ دو کہ اللہ (کے عذاب) سے مجھے کوئی پناہ نہیں دے سکتا۔ اور میں اس کے سوا کہیں جائے پناہ نہیں دیکھتا'' (سورۃ جن آیت ۲۲)

(۸) ''وہ جو آسمانوں اور زمین اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان میں ہے سب کا مالک

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

ہے بڑا مہربان کسی کو اس سے بات کرنے کا یارا نہ ہوگا'' (سورہ النبا آیت ۳۷)

(۹) ''جس دن روح (الامین) اور فرشتے صف باندھ کر کھڑے ہوں گے تو کوئی بول نہ سکے گا۔ مگر جسکو (اللہ) رحمٰن اجازت بخشے اور اس نے بات بھی درست کہی ہو'' (سورۃ النباء آیت ۳۸)

(۱۰) ''کہو کہ رات اور دن میں اللہ سے تمہاری کون حفاظت کرسکتا ہے؟ بات یہ ہے کہ یہ اپنے پروردگار کی یاد سے منہ پھیرے ہوئے ہیں'' (سورۃ الانبیاء آیت ۴۲)

انسان کو وہی کچھ ملے گا جس کیلئے وہ خود عمل کرے گا۔

ایصال ثواب کی کوئی حقیقت نہیں کیونکہ اللہ تعالیٰ نے یہ کائنات ہر انسان کے امتحان کے لئے بنائی ہے لہٰذا اس امتحان سے کوئی مبرا نہیں حتیٰ کہ نبی کی ذات بھی نہیں۔ دوسری بات یہ کہ قرآن واضح الفاظ میں اعلان کرتا ہے کہ انسان مرتے وقت اگر اللہ سے مزید نیک عمل کرنے کے لئے چند لمحوں کی مزید زندگی مانگے تو اس کی یہ درخواست قبول نہیں کی جاتی اس سے اس بات کا اندازہ کرلیں کہ اگر مرنے والے کی اپنی درخواست قبول نہیں ہوتی تو پھر دیگر لوگ اس کے کھاتے میں بھلا کس طرح ثواب درج کرواسکتے ہیں۔ دراصل ایصال ثواب کی رسم ایک بدعت ہے اور یہ مولویوں نے مال کمانے کے لئے شروع کررکھی ہے اس کا دین میں کوئی حصہ نہیں ہے اور اب تو لوگوں نے اسے باقاعدہ ایک رسم کے طور پر اختیار کرلیا ہے جس سے جان چھڑانے کے لئے ان میں ہمت نہیں کیونکہ اس رسم کو چھوڑنے کے لئے ایمان خالص کی ضرورت ہے اور وہ ان کے پاس نہیں ہے، بہرحال ہمیں تو آپ کو آگاہ کرنا ہے اور بس عمل کرنا آپ کا کام ہے اور حساب لینا اللہ کا کام ۔

(۱) ''اور یہ کہ انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے (سورہ النجم آیت ۳۹)

(۲) یہ جماعت گزر چکی ان کو ان کے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) اور جو عمل وہ کرتے تھے ان کی جواب طلبی تم سے نہیں ہوگی'' (سورۃ البقرہ آیت ۱۳۴)

(۳) ''(ان سے) کہو کیا تم اللہ کے بارے میں ہم سے جھگڑتے ہو حالانکہ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے اور ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

(کا) اور ہم خاص اسی کی عبادت کرنے والے ہیں'' ☆ (سورۃ البقرہ آیت ۱۳۹)

(۴) ''اور زمین اپنے پروردگار کے نور سے چمک اٹھے گی اور (اعمال کی) کتاب (کھول کر) رکھ دی جائیگی اور پیغمبر اور گواہ حاضر کیئے جائیں گے اور ان میں انصاف کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور بے انصافی نہیں کی جائے گی'' ☆ (سورۃ الزمر آیت ۶۹)

(۵) 'اور جس شخص نے جو عمل کیا ہوگا اس کو اس کا پورا پورا بدلہ مل جائے گا اور جو کچھ یہ کرتے ہیں اس کو سب خبر ہے ☆ (سورۃ الزمر آیت ۷۰)

(۶) ''جو نیک کام کرے گا تو اپنے لئے ۔ اور جو برے کام کرے گا تو ان کا ضرر اُسی کو ہوگا اور تمہارا پروردگار بندوں پر ظلم کرنے والا نہیں'' (سورۃ الحجدہ آیت ۴۶)

(۷) ''تو (اے محمدؐ) اسی (دین کی) طرف (لوگوں کو) بلاتے رہنا اور جیسا تم کو حکم ہوا ہے (اسی پر) قائم رہنا۔ ان کی خواہشوں کی پیروی نہ کرنا۔ اور کہہ دو کہ جو کتاب اللہ نے نازل فرمائی ہے میں اس پر ایمان رکھتا ہوں ۔ اور مجھے حکم ہوا ہے کہ تم میں انصاف کروں ۔ وہی ہمارا اور تمہارا پروردگار ہے ہم کو ہمارے اعمال (کا بدلہ ملے گا) اور تم کو تمہارے اعمال (کا) ہم میں اور تم میں کچھ بحث وتکرار نہیں اللہ ہم (سب) کو اکٹھا کرے گا اور اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے (سورۃ شوریٰ آیت ۱۵)

اللہ پاک نے ہمارا نام مسلم رکھا ہے لہٰذا نئے نئے نام رکھ کر فرقے نہ بنائیں !!

آج پوری امت مسلم میں بہت سے ناموں کے ساتھ بہت سے فرقے بنے ہوئے ہیں جو کہ سراسر قرآن کے حکم کے خلاف عمل ہے ایسے ناموں کے ساتھ دین کا کام کرنے والوں کو قرآن حکیم کی ان آیات پر غور کرنا چاہیے اور اللہ کے سامنے جواب دہی کے خوف کی وجہ سے ان ناموں کو چھوڑ کر اپنے آپ کو صرف مسلم کہلانا چاہیے

''اور ابراہیمؑ نے اپنے بیٹوں کو اسی بات کی وصیت کی اور یعقوبؑ نے بھی (اپنے فرزندوں سے یہی کہا) کہ بیٹا اللہ نے تمہارے لئے یہی دین پسند فرمایا ہے تو مرنا تو مسلمان ہی مرنا'' ☆ (سورۃ البقرہ آیت ۱۳۲)

اور اللہ (کی راہ) میں جہاد کرو۔ جیسا جہاد کرنے کا حق ہے۔ اسی نے تم کو برگزیدہ کیا ہے

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اور تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں رکھی۔ اور تمہارے لئے تمہارے باپ ابراہیمؑ کا دین (پسند کیا) اسی نے پہلے (یعنی پہلی کتابوں میں) تمہارا نام "مسلم" رکھا اور اس کتاب میں بھی (وہی نام رکھا ہے) تاکہ پیغمبر تمہارے بارے میں شاہد ہوں اور نماز پڑھو اور زکوٰۃ دو اور اللہ (کے دین) کی رسی (قرآن) کو پکڑے رہو وہی تمہارا دوست ہے اور خوب دوست اور خوب مددگار ہے" (سورۃ الحج آیت ۷۸)

"اور اس شخص سے بات کا اچھا کون ہوسکتا ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور عمل نیک کرے اور کہے کہ میں "مسلم" (فرمانبردار) ہوں" (سورۃ السجدہ آیت ۳۳)

اور ان لوگوں کی طرح نہ ہونا جو متفرق ہو گئے اور احکام بیّن آنے کے بعد ایک دوسرے سے (خلاف و) اختلاف کرنے لگے یہ وہ لوگ ہیں جن کو (قیامت کے دن) بڑا عذاب ہو گا (سورہ ال عمران آیت ۱۰۵)

جنت کی نعمتیں لازوال ہیں اور ہمیشہ کی کامیابی ہے

(۱) (اے پیغمبر) کہو کہ بھلا میں تم کو ایسی چیز بتاؤں جو ان چیزوں سے کہیں اچھی ہو (سنو) جو لوگ پرہیزگار ہیں ان کے لئے اللہ کے ہاں باغات (بہشت) ہیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں ان میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اور پاکیزہ عورتیں ہیں اور (سب سے بڑھ کر) اللہ کی خوشنودی۔ اور اللہ اپنے نیک بندوں کو دیکھ رہا ہے (سورۃ ال عمران آیت ۱۵)

(۲) "ان پر جو سونے کی پرچوں اور پیالیوں کا دور چلے گا اور وہاں جو جی چاہے گا اور جو آنکھوں کو اچھا لگے گا (موجود ہوگا) اور (اے اہل جنت) تم اس میں ہمیشہ رہوگے (سورۃ الزخرف آیت ۷۱)

(۳) "جنت جس کا پرہیزگاروں سے وعدہ کیا جاتا ہے اس کی صفت یہ ہے کہ اس میں پانی کی نہریں ہیں جو بُو نہیں کرے گا۔ اور دودھ کی نہریں ہیں جس کا مزہ نہیں بدلے گا اور شراب کی نہریں ہیں جو پینے والوں کے لئے (سراسر) لذت ہے اور شہد مصفا کی نہریں ہیں (جو حلاوت ہی حلاوت ہے) اور (وہاں) ان کے لئے ہر قسم کے میوے ہیں اور ان کے پروردگار کی طرف سے مغفرت ہے۔ (کیا یہ پرہیزگار) ان کی طرح (ہوسکتے ہیں) جو ہمیشہ دوزخ میں رہیں گے اور جن کو کھولتا ہوا پانی پلایا جائے گا تو ان کی انتڑیوں کو کاٹ ڈالے گا" (سورۃ محمد آیت ۱۵)

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

''وہ (اللہ) تمہارے گناہ بخش دے گا اور تم کو باغاتِ جنت میں جن میں نہریں بہ رہی ہیں اور پاکیزہ مکانات ہیں جو بہشت ہائے جاودانی میں (تیار) ہیں داخل کرے گا۔ یہ بڑی کامیابی ہے'' (الصف آیت ۱۲)

(۴) ''اوران کے صبر کے بدلے انکو بہشت (کے باغات) اور ریشم (کے ملبوسات) عطا کرے گا۔ ان میں وہ تختوں پر تکیے لگائے بیٹھے ہوں گے۔ وہاں نہ دھوپ (کی حدّت) دیکھیں گے نہ سردی کی شدّت ☆ اوران کے پاس لڑکے آتے جاتے ہوں گے۔ جو ہمیشہ ایک حالت میں رہیں ۔ جب ان پر نگاہ ڈالو گے تو خیال کرو گے بکھرے ہوئے موتی ہیں'' (سورہ الدھر آیت ۱۲،۱۳،۱۹)

دوزخ کی آگ اور سزائیں بہت خطرناک ہیں

''اور جو اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے گا اور اس کی حدوں سے نکل جائے گا اس کو اللہ دوزخ میں ڈالے گا جہاں وہ ہمیشہ رہے گا اور اس کو ذلت کا عذاب ہوگا'' (سورۃ النساء آیت ۱۴)

''وہ اس کو گھونٹ گھونٹ پیئے گا اور گلے سے نہیں اتار سکے گا اور ہر طرف سے اسے موت آرہی ہوگی مگر وہ مرنے میں نہیں آئے گا اور اس کے پیچھے سخت عذاب ہوگا'' ☆ (سورۃ ابراہیم آیت ۱۷)

''اور کہہ دو کہ (لوگو) یہ قرآن تمہارے پروردگار کی طرف سے برحق ہے تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کافر رہے۔ ہم نے ظالموں کے لئے (دوزخ کی) آگ تیار کررکھی ہے جس کی قناتیں ان کو گھیر رہی ہوں گی۔ اور اگر فریاد کرینگے تو ایسے کھولتے ہوئے پانی سے ان کی دادرسی کی جائے گی جو پگھلے ہوئے تانبے کی طرح کا ہوگا'' (سورۃ الکھف آیت ۲۹)

''جب وہ چاہیں گے کہ اس رنج (وتکلیف کی وجہ) سے دوزخ سے نکل جائیں تو پھر اسی میں لوٹا دیئے جائینگے اور (کہا جائیگا کہ) جلنے کے عذاب کا مزہ چکھتے رہو (سورۃ الحج آیت ۲۲)

''جب یہ دوزخ کی کسی تنگ جگہ میں زنجیروں میں جکڑ کر ڈالے جائیں گے تو وہاں موت کو پکاریں گے ☆ (کہا جائے گا) آج ایک ہی موت کو نہ پکارو بہت سی موتوں کو پکارو'' (سورۃ الفرقان آیت ۱۳،۱۴)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

''جس دن اُن کے منہ آگ میں اُلٹائے جائیں گے تو وہ کہیں گے اے کاش ہم اللہ کی فرمانبرداری کرتے اور رسول (اللہ) کا حکم مانتے'' (الاحزاب آیت ٦٦)

''وہ اس (دوزخ) میں چلائیں گے کہ اے رب ہم کو اس سے نکال لے (اب) ہم نیک عمل کیا کریں گے نہ کہ وہ (برے عمل) جو پہلے کیا کرتے تھے۔ ☆ (جواب دیا جائے گا) کیا ہم نے تم کو اتنی عمر نہیں دی تھی کہ اس میں جو سوچنا چاہتا سوچ لیتا اور تمہارے پاس خبر دار کرنے والا بھی آیا۔ اب مزے چکھو یہاں ظالموں کا کوئی مددگار نہیں'' (فاطر آیت ٣٧)

''اور جو لوگ آگ میں (جل رہے ہوں گے) وہ دوزخ کے داروغوں سے کہیں گے کہ اپنے رب سے دعا کرو کہ ایک روز کے لئے ہی ہم سے عذاب ہلکا کردے'' ☆ (المومن آیت ٤٩)

''بلاشبہ تھوہر کا درخت ☆ گنہگار کا کھانا ہے ☆ جیسے پگھلا ہوا تانبا پیٹوں میں (اس طرح) کھولے گا ☆ جس طرح گرم پانی کھولتا ہے ☆ (حکم دیا جائے گا کہ) اسکو پکڑلو اور کھینچتے ہوئے دوزخ کے بیچوں بیچ لے جاؤ ☆ پھر اس کے سر پر کھولتا ہوا پانی انڈیل دو (تاکہ عذاب پر عذاب ہو)'' (الدخان آیت ٤٣ تا ٤٨)

عقل و فکر سے کام نہ لینے والوں کے بارے میں قرآن کا فیصلہ؟

''اور وہ کہیں گے اگر ہم سنتے یا سمجھتے تو (آج) دوزخیوں میں شامل نہ ہوتے۔'' (الملک آیت ١٠)

''اور اس شخص سے بڑھ کر کون ظالم ہوگا جس کو اس کے رب کے حکموں سے نصیحت کی جائے تو وہ ان سے منہ پھیر لے (یاد رکھو ایسے) گنہگاروں سے ہم ضرور بدلہ لینے والے ہیں'' (السجدہ آیت ٢٢)

''یہ (قرآن) تو تمام قوموں کے لوگوں کے لئے نصیحت ہے ☆ (یعنی) اس کے لئے جو تم میں سے سیدھی چال چلنا چاہے'' (التکویر آیت ٢٧، ٢٨)

''یہ قرآن وہ راستہ دکھاتا ہے جو سب سے سیدھا ہے اور ایمان والوں کو جو نیک عمل کرتے ہیں بشارت دیتا ہے کہ ان کے لئے بہت بڑا اجر ہے'' (بنی اسرائیل آیت ٩)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

محترم مسلمان بھائی بہنو! میں نے شرک کے چند بنیادی پہلوؤں پر قرآن کریم کی مبارک آیات کے ذریعے روشنی ڈالی ہے اگر آپ نے غور وفکر کیا اور اپنا عقیدہ ان کے مطابق بنالیا تو یقیناً آپ نے درست عقیدہ اپنالیا اور میری کوشش کامیاب ہوئی اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو بھی میں سمجھتا ہوں کہ میرے ذمے بات پہنچانا تھا جو میں نے آپ تک پہنچانے کی مقدور بھر کوشش کی ہے آگے حساب لینا اللہ کا کام ہے۔

میری قارئین سے ایک التماس ہے کہ وہ اگر اس کتاب کو پسند کرتے ہیں تو وہ اس کو دوسروں کو بھی پڑھنے کے لئے دیں اور اس کی اشاعت اور تقسیم میں ہمارے ساتھ مالی تعاون فرمائیں تا کہ اس کو زیادہ سے زیادہ لوگوں تک ہم پہنچا سکیں اُمید ہے کہ آپ اس نیک کام میں ہمارے ساتھ بھر پور تعاون فرمائیں گے شکریہ۔

فقط دعا گو : ناصر محمود غنے

موبائل 0300.6268174

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

شرک کے بارے میں قرآنی امثال

شرک کر کے اپنے عمل ضائع نہ کریں

(۱) ''اور جو شخص (کسی کو) اللہ کے ساتھ شریک مقرر کرے تو وہ گویا ایسا ہے جیسے آسمان سے گر پڑے پھر اس کو پرندے اچک لے جائیں یا ہوا کسی دور جگہ اڑا کر پھینک دے'' (الحج آیت 31)

اللہ ایک مثال بیان فرماتا ہے کہ ایک غلام ہے جو (بالکل) دوسرے کے اختیار میں ہے اور کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا اور ایک ایسا شخص ہے جس کو ہم نے اپنے ہاں سے (بہت سا) مال طیب عطا فرمایا ہے اور وہ اس میں سے (رات دن) پوشیدہ اور ظاہر خرچ کرتا رہتا ہے تو کیا یہ دونوں شخص برابر ہیں؟ (ہرگز نہیں) الحمد للہ لیکن ان میں سے اکثر لوگ نہیں سمجھ رکھتے ☆ اور اللہ ایک اور مثال بیان فرماتا ہے کہ دو آدمی ہیں ایک ان میں سے گونگا (اور دوسرے کی ملک) ہے (بے اختیار و ناتواں) کہ کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتا۔ اور اپنے مالک کو دو بھر ہو رہا ہے وہ جہاں اسے بھیجتا ہے (خیر سے کبھی) بھلائی نہیں لاتا۔ کیا ایسا (گونگا بہرا) اور وہ شخص جو (سنتا بولتا اور) لوگوں کو انصاف کرنے کا حکم دیتا ہے اور خود سیدھے رستے پر چل رہا ہے دونوں برابر ہیں؟ (النحل) آیت (75-76)

اور اس عورت کی طرح نہ ہونا جس نے محنت سے تو سوت کاتا۔ پھر اس کو توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا (النحل) آیت (92)

جن لوگوں نے اللہ کے سوا (اوروں کو) کارساز بنا رکھا ہے ان کی مثال مکڑی کی سی ہے کہ وہ بھی ایک (طرح کا) گھر بناتی ہے۔ اور کچھ شک نہیں کہ تمام گھروں سے کمزور مکڑی کا گھر ہے کاش یہ (اس بات) کو جانتے'' العنکبوت آیت (41)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ ''

www.KitaboSunnat.com

بے وزن اعمال کی مثال

''اور جن لوگوں نے کفر کیا ان کے اعمال (کی مثال ایسی ہے) جیسے میدان میں ریت کہ پیاسا اسے پانی سمجھے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آئے تو اسے کچھ بھی نہ پائے۔ اور اللہ ہی کو اپنے پاس دیکھے تو وہ اس کا حساب پورا پورا چکا دے اور اللہ جلد حساب کرنے والا ہے النور آیت (39)

یا (ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے) جیسے دریائے عمیق میں اندھیرے جس پر لہر چڑھی چلی آتی ہو (اور) اس کے اوپر اور لہر (آرہی ہو اور) اس کے اوپر بادل ہو غرض اندھیرے ہی اندھیرے ہوں۔ ایک پر ایک (چھایا ہوا) جب وہ اپنا ہاتھ نکالے تو کچھ نہ دیکھ سکے اور جس کو اللہ روشنی نہ دے اس کو (کہیں بھی) روشنی نہیں (مل سکتی)''

النور آیت (40)

شیطان کی چال سے خبردار رہو!!

اللہ ایک مثال بیان کرتا ہے کہ ایک شخص ہے جس میں کئی (آدمی) شریک ہیں (مختلف المزاج اور) بدخو اور ایک آدمی خاص ایک شخص کا (غلام) ہے۔ بھلا دونوں کی حالت برابر ہے؟ (نہیں) الحمد اللہ بلکہ یہ اکثر لوگ نہیں جانتے الزمر آیت (29)

(منافقوں کی) مثال شیطان کی سی ہے کہ انسان سے کہتا رہا کہ کافر ہو جا۔ جب وہ کافر ہو گیا تو کہنے لگا کہ مجھے تجھ سے کچھ سروکار نہیں۔ مجھ کو تو اللہ رب العالمین سے ڈر لگتا ہے (16) تو دونوں کا انجام یہ ہوا کہ دونوں دوزخ میں (داخل ہوئے) ہمیشہ اس میں رہیں گے۔ اور بے انصافوں کی یہی سزا ہے۔ الحشر (آیت 17-16)

''محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ''

www.KitaboSunnat.com

اللہ کے سوا !!

نہ کوئی داتا نہ کوئی غوث اور نہ ہی دستگیر
سب تھے نبی اور ولی اللہ کے در کے فقیر

حق صرف ہے یا اللہ مدد
باقی سب ہے باطل اور شرک

اللہ کے جو سچے یار ہیں
وہ شرک سے بیزار ہیں

صرف اللہ مددگار
باقی سب طلب گار

گنج بخشِ فیضِ عالم ہے فقط ذات خدا جل جلالہ
ناقصاں کا پیر کامل ہے محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

توحید جن پہ بھاری ہے
شیطان کی اُن سے یاری ہے

شریعت جن پہ بھاری ہے
بدعت اُن کو پیاری ہے

عورت جو نہ اپنے جسم کو چھپائے گی
فرمانِ رسول ﷺ ہے وہ دوزخ میں جائے گی

عورت کا ننگا سر
شیطان کا ہے کھلا گھر

یہ ناچ اور یہ گانے
یہ ہیں شیطان کے ترانے

ٹی وی کیبل سے یاری
دوزخ کی ہے یہ بیماری

اِن اشعار کے اگر آپ سٹیکر بنوا کر اپنے اپنے علاقہ میں لگوائیں گے تو شرک پھیلانے والوں کو اپنی غلطی کا احساس ہوگا۔ سٹیکر کی اشاعت کیلئے ہم سے رابطہ فرمائیں۔

www.kitabosunnat.com

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

ایک ہندو کا شکوہ آج کے ان مسلمانوں کے نام جو اُن جیسے عقیدہ اور اعمال رکھتے ہیں!

ہندو عقائد	مسلم عقائد
ایک ہی پربھو کی پوجا اگر کرتے نہیں	ایک ہی دربار پہ سر آپ بھی دھرتے نہیں
اپنی سجدہ گاہ دیوی کا استھان ہے	آپکے سجدوں کا مرکز بھی قبرستان ہے
دیوتاؤں کی اگر ہم گنتیاں رکھتے نہیں	آپ بھی مشکل کشاؤں کو گن سکتے نہیں
جتنے کنکر اتنے شنکر یہ اگر مشہور ہے	جتنے مردے اتنے سجدے آپ کا دستور ہے
دیوتاؤں کو اگر ہمارے کچھ ہے اختیار	آپ کے ولیوں کی بھی طاقت کا نہیں کچھ شمار
مشکلوں میں ہے ہمارا نعرہ جے بجرنگ بلی	آپ کو دیکھا لگاتے نعرہ حیدر علی
لیتا ہے اوتار پربھو اپنا گر ہر بھیس میں	آپ نے سمجھا اللہ کو مصطفےٰ کے بھیس میں
مندروں میں ہم بجاتے ہیں اگر گھنٹیاں	تربتوں پہ آپ کو دیکھا بجاتے تالیاں
ہم بھجن کرتے ہیں گا کر دیوتاؤں کی خوبیاں	آپ بھی قبروں پہ گاتے ہیں جھوم کر قوالیاں
ہم چڑھاتے ہیں بتوں پر دودھ و پانی کی دھار	آپ کو دیکھا چڑھاتے مرغن، چادریں شاندار
بت کی پوجا ہم کریں ہم کو ملے نار سقر	آپ پوجیں قبر کو کیوں کر ملے جنت میں گھر
مورتی پتھر کی پوجیں گر تو ہم بد نام ہیں	آپ سنگِ نقش پا پوجیں تو نیکو نام ہیں
غیر مسلم شرکیہ اعمال سے جو ہم ہوئے	پھر وہ اعمال کر کے آپ کیوں کر مسلم ہوئے؟
کتنا ملتا جلتا میرا اور آپ کا ایمان ہے	آپ کہتے ہیں مگر ہم کو کہ بے ایمان ہے

آپ مشرک ہم بھی مشرک معاملہ جب صاف ہے
جنتی تم دوزخی ہم یہ کوئی انصاف ہے؟
ہم بھی جنت میں رہیں گے آپ اگر ہیں جنتی
ورنہ دوزخ میں ہمارے ساتھ ہونگے آپ بھی

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟

ایک سوال کی دس شکلیں!!

اکثر مذہبی حلقوں میں یہ سوال کہ آیا اللہ کے سوا (غیر اللہ) مشکل حل کر سکتا ہے؟ یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے، بڑے زور و شور سے اچھالا جاتا ہے مگر فریقین میں سے کوئی بھی قائل نہیں ہو پاتا۔ ایک ذی شعور انسان کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے تو وہ اس سوال کو مختلف پہلوؤں سے جانچتا اور پرکھتا ہے کہ کس طرح اللہ کے سوا اور کوئی ہستی مشکل کشائی کر سکتی ہے، اس سوال کی دس صورتیں ہیں۔

ایک شخص کو کسی مشکل کا سامنا ہے وہ چاہتا کہ میری مشکل دور ہو وہ اللہ کے سوا دوسری ہستی کو پکارنا چاہتا ہے جو اس کو مشکل کو دور کر دے اب......

1- اگر اللہ کے سوا کوئی اور ہستی مشکل کو حل کر سکتی ہے تو بتایئے کہ سائل اور مشکل کشا کے درمیان ہزاروں میل کی دوری پر وہ زندگی میں یا زندگی کے بعد قبر میں آواز سن سکتا ہے۔؟

2- بالفرض یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اتنے فاصلے پر آواز سن سکتا ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی ہر زبان سے واقف ہے یا نہیں؟ مثلاً سرائیکی والا سرائیکی میں مشکل پیش کرے گا اسی طرح جرمن جرمنی زبان میں انگریز انگریزی میں اور پٹھان پشتو زبان میں آواز دے گا۔

3- اگر یہ بات ثابت کر دی جائے کہ وہ ہستی ہر زبان سے واقف ہے تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ اگر ایک لمحہ میں لاکھوں یا کروڑوں لوگ اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کریں تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لمحہ سمجھ اور سن لے گا یا اس کے لیے [illegible] کی ضرورت پیش آئے گی؟

4- کیا [illegible] ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے اگر کبھی نیند

لاہور

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

آتی ہے تو پھر ہمارے پاس ایک لسٹ ہونی چاہیے کہ کب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے تاکہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جبکہ وہ سویا ہوا نہ ہو یا وہ نیند میں بھی سنتا ہے؟

5۔ایک شخص بولنے سے قاصر ہے وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلا بند ہو چکا ہے اگر وہ دل ہی دل میں اپنی مشکل پیش کرے تو کیا وہ اس کی دلی فریاد بھی سن لے گا؟

6۔انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگر وہ تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل کر سکتا ہے تو پھر غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر غیر اللہ ان تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی کیا حاجت باقی رہ جاتی ہے؟

7۔اگر غیر اللہ مشکل کشا تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر نہیں تو ہو سکتا ہے کہ کچھ مشکلات حل کرنے کا بیڑا اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہوا اور کچھ مشکلات حل کرنے کے اختیارات کسی غیر اللہ کو دے رکھے ہوں ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ فہرست ہونی چاہیے کہ کونسی مشکلات اللہ تعالیٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کونسی مشکلات غیر اللہ حل کر سکتا ہے تاکہ سوال کرنے والا اپنی مشکل اسی کے سامنے پیش کر سکے جو اسے حل کرنے پر قادر ہو۔

8۔کیا اللہ کے سوا جو ہستی مشکل نکال سکتی ہے وہ مشکل ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی ڈیوٹی صرف حل کرنے پر ہے؟ اگر وہ مشکل حل کر سکتی ہے تو پھر مشکل ڈالنے والا کون ہے؟

9۔بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ مشکلات ڈالنے والا ہے اور غیر اللہ مشکل حل کرنے والا ہے، بالفرض ایک ہستی مشکل ڈالنے پر بضد ہو اور دوسری مشکل حل کرنے پر تو دونوں میں سے کونسی ہستی اپنا فیصلہ واپس لے گی؟

10۔کسی بھی برگزیدہ یا گنہ گار بندے کا جنازہ پڑھنا ہو تو اسکی بخشش کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے گی یا کسی غیر اللہ مشکل کشا سے؟

نوٹ: ان تمام سوالوں کے درست جوابات آپ کو صرف قرآن مجید سے مل سکتے ہیں لہٰذا قرآن سمجھ کر پڑھیں حقیقت آپ پر کھل جائے گی۔ان شاءاللہ

شکریہ!! نیک دعاؤں کا طالب ناصر محمود غنے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

کیا اللہ کے سوا کوئی اور مشکل حل کرنے پر قادر ہے؟

ایک سوال کی دس شکلیں!!

اکثر مذہبی حلقوں میں یہ سوال کہ آیا اللہ کے سوا (غیر اللہ) مشکل حل کر سکتا ہے؟ یا صرف اللہ ہی اس پر قادر ہے، بڑے زور و شور سے اچھالا جاتا ہے مگر فریقین میں سے کوئی بھی قائل نہیں ہو پاتا۔ ایک ذی شعور انسان کے ذہن میں یہ سوال ابھرتا ہے تو وہ اس سوال کو مختلف پہلوؤں سے جانچتا اور پرکھتا ہے کہ کس طرح اللہ کے سوا اور کوئی ہستی مشکل کشائی کر سکتی ہے، اس سوال کی دس صورتیں ہیں۔

ایک شخص کو کسی مشکل کا سامنا ہے وہ چاہتا کہ میری مشکل دور ہو وہ اللہ کے سوا دوسری ہستی کو پکارنا چاہتا ہے جو اس کو مشکل کو دور کر دے اب......

1- اگر اللہ کے سوا کوئی اور ہستی مشکل کو حل کر سکتی ہے تو بتائیے کہ سائل اور مشکل کشا کے درمیان ہزاروں میل کی دوری پر وہ زندگی میں یا زندگی کے بعد قبر میں آواز سن سکتا ہے۔؟

2- بالفرض یہ ثابت ہو جائے کہ وہ اتنے فاصلے پر آواز سن سکتا ہے تو پھر یہ سوال پیدا ہوتا ہے کہ وہ دنیا کی ہر زبان سے واقف ہے یا نہیں؟ مثلاً سرائیکی والا سرائیکی میں مشکل پیش کرے گا اسی طرح جرمن جرمنی زبان میں انگریز انگریزی میں اور پٹھان پشتو زبان میں آواز دے گا۔

3- اگر یہ بات ثابت کر دی جائے کہ وہ ہستی ہر زبان سے واقف ہے تو پھر سوال پیدا ہوگا کہ اگر ایک لمحہ میں لاکھوں یا کروڑوں لوگ اپنی مشکل اس کے سامنے پیش کریں تو کیا وہ ان سب کی مشکلات اسی لمحہ سمجھ اور سن لے گا یا اس کے لیے قطار بنانے کی ضرورت پیش آئے گی؟

4- کیا اس ہستی کو کبھی نیند آتی ہے یا وہ ہمیشہ جاگتا رہتا ہے اگر کبھی نیند

”محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ“

www.KitaboSunnat.com

آتی ہے تو پھر ہمارے پاس ایک لسٹ ہونی چاہیے کہ کب اس کو نیند آتی ہے اور کب وہ جاگ رہا ہوتا ہے تا کہ ہم اپنی مشکل صرف اسی وقت پیش کریں جبکہ وہ سویا ہوا نہ ہو یا وہ نیند میں بھی سنتا ہے؟

5۔ایک شخص بولنے سے قاصر ہے وہ ایسی مشکل میں مبتلا ہے کہ اس کا گلا بند ہو چکا ہے اگر وہ دل ہی دل میں اپنی مشکل پیش کرے تو کیا وہ اس کی دلی فریاد بھی سن لے گا؟

6۔انسان کو پیدائش سے لے کر موت تک چھوٹی بڑی تمام مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے، اگر وہ تمام مشکلات اللہ تعالیٰ حل کر سکتا ہے تو پھر غیر اللہ کی طرف رجوع کرنے کی کیا ضرورت ہے؟ اگر غیر اللہ ان تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ کی کیا حاجت باقی رہ جاتی ہے؟

7۔اگر غیر اللہ مشکل کشا تمام مشکلات کو حل کرنے پر قادر نہیں تو ہوسکتا ہے کہ کچھ مشکلات حل کرنے کا بیڑا اللہ تعالیٰ نے اٹھایا ہوا اور کچھ مشکلات حل کرنے کے اختیارات کسی غیر اللہ کو دے رکھے ہوں ایسی صورت میں تو ہمارے پاس یہ فہرست ہونی چاہئے کہ کونسی مشکلات اللہ تعالیٰ حل کرنے پر قادر ہے اور کونسی مشکلات غیر اللہ حل کر سکتا ہے تا کہ سوال کرنے والا اپنی مشکل اسی کے سامنے پیش کر سکے جو اسکے حل کرنے پر قادر ہو۔

8۔کیا اللہ کے سوا جو ہستی مشکل نکال سکتی ہے وہ مشکل ڈال بھی سکتی ہے یا اس کی ڈیوٹی صرف حل کرنے پر ہے؟ اگر وہ مشکل حل کر سکتی ہے تو پھر مشکل ڈالنے والا کون ہے؟

9۔بالآخر نتیجہ یہ نکلے گا کہ اللہ تعالیٰ مشکلات ڈالنے والا ہے اور غیر اللہ مشکل حل کرنے والا ہے، بالفرض ایک ہستی مشکل ڈالنے پر بضد ہو اور دوسری مشکل حل کرنے پر تو دونوں میں سے کونسی ہستی اپنا فیصلہ واپس لے گی؟

10۔کسی بھی برگزیدہ یا گنہ گار بندے کا جنازہ پڑھنا ہو تو اسکی بخشش کے لیے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے گی یا کسی غیر اللہ مشکل کشا سے؟

نوٹ: ان تمام سوالوں کے درست جوابات آپ کو صرف قرآن مجید سے مل سکتے ہیں لہٰذا قرآن سمجھ کر پڑھیں حقیقت آپ پر کھل جائے گی۔ان شاء اللہ

شکریہ!! نیک دعاؤں کا طالب ناصر محمود غنئے

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ "

www.KitaboSunnat.com

اَلْکِتَاب (2/2) کامل کتاب	اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّکْرَ وَ اِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ (15/9) یقیناً ہم نے اس ذکر (قرآن) کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کرنے والے ہیں			اَلْھُدٰی (2/185) کامل ہدایت
لَارَیْب (2/2) شک سے پاک	اَلْقُرْاٰن (12/9) بار بار پڑھا جانے والا (قرآن)	اَلْکَلَام (9/6) خاص (اللہ) کا کلام	اَلنُّوْر (4/174) سراپا نور	ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ (81/27) تمام اقوام کیلئے نصیحت
عَلِیٌّ (43/4) بلند مرتبہ	اَلْفُرْقَان (15/1) حق اور باطل میں فرق کرنے والا	شِفَآءٌ (10/57) شفاء (ایمان والوں کیلئے)	مَوْعِظَةٌ (10/57) نصیحت والی (کتاب)	مُبٰرَکٌ (21/50) بابرکت
حَبْلُ اللّٰهِ (3/103) اللہ کی رسی	حِکْمَةٌ (54/5) حکمت دینے والی	حَکِیْم (31/2) حکمت و دانائی والا	مُھَیْمِنًا (5/48) نگرانی کرنے والا	وَحْیٌ (21/45) خاص اللہ کی باتیں
اَلصِّرَاطُ الْمُسْتَقِیْم (1/6) بالکل سیدھا راستہ		اَلْبَیَانُ (3/138) حق کو واضح کرنے والی	نَبَاٌ عَظِیْمٌ (38/67) بڑی خبر بتانے والا	
اَحْسَنُ الْحَدِیْث (39/23) خوبصورت کلام		اَلتَّنْزِیْل (26/192) تھوڑا تھوڑا نازل ہونے والا	اٰیٰتٌ مُّحْکَمٰتٌ (3/7) اللہ کے واضح احکامات	
اَحْسَنَ تَفْسِیْرًا (25/33) بہترین انداز میں بات کو کھول دینے والی کتاب		عَرَبِیٌّ مُّبِیْنٌ (26/195) واضح عربی زبان	مُتَشَابِهًا (39/23) ملتے جلتے مضامین	
اَلْعُرْوَةُ الْوُثْقٰی (2/256) مضبوط سہارا		اَلْحَقُّ (3/62) مکمل سچ	اٰیٰتٌ بَیِّنٰتٌ (2/99) روشن احکام یا نشانیاں	
یَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّکْرِ (54/32) اللہ کی طرف سے نصیحت کو سمجھنے کیلئے آسان (کتاب)		ذِکْرٰی (50/8) نصیحت	لَا یَاْتُوْنَ بِمِثْلِهٖ (17/88) اس کی مثل کوئی نہیں لا سکتا	
ھُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (10/58) قرآن لوگوں کی جمع کی ہوئی تمام چیزوں سے بہتر ہے		اَلْمُنَادِ (51/41) خاص اعلان کرنے والا	اَلْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ (6/149) پہنچا دینے والی حجت	
سَبْعًا مِّنَ الْمَثَانِیْ (15/87) قرآن کی سات آیات جو بار بار پڑھی جاتی ہیں		بُشْرٰی (2/97) (مومنوں کیلئے) خوشخبری دینے والا	لَا مُبَدِّلَ لِکَلِمٰتِهٖ (18/27) اس کے کلمات کو بدلا نہیں جاسکتا	

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

www.KitaboSunnat.com

اَلْحُکْمُ (5/44) فیصلہ کرنے والا	کِتٰبٍ مَّسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَّنْشُوْرٍ (52/32) لکھی ہوئی کتاب کھلے صفحات میں			سَبِیْلِ اللّٰہِ (3/13) اللہ کا راستہ
اَلْقَصَصُ الْحَقُّ (3/62) سچے واقعات		اَلْحَدِیْثُ (39/23) خاص (اللہ) کی باتیں	فَضْلُ اللّٰہِ (24/12) اللہ کا فضل	کَلِمَۃُ اللّٰہِ (9/40) اللہ کا کلام
لَنْ تَجِدَ مِنْ دُوْنِہٖ مُلْتَحَدًا (18/27) (ہدایت کیلئے) قرآن کے سوا کہیں پناہ نہیں مل سکتی		صُحُفٍ (80/13) الہامی اوراق	مُطَھَّرَۃٍ (80/14) پاکیزہ	مُکَرَّمَۃٍ (80/13) عزت والا
عَزِیْزٌ (41/41) زبردست (کلام)	اَمْرٌ (65/5) (اللہ کا) حکم	بَیِّنَۃٌ (2/211) روشن نشانیاں	مُفَصَّلًا (6/114) تفصیلی بیان	مَرْفُوْعَۃٍ (80/14) بلند رتبہ
نِعْمَۃُ اللّٰہِ (5/7) اللہ تعالیٰ کا انعام	کِتٰبٍ مَّکْنُوْنٍ (56/73) بہت محفوظ کتاب	اَلْمَجِیْدُ (86/21) بزرگی والا	زَادَتْھُمْ اِیْمَانًا (8/2) ایمان میں اضافہ کرنے والا	اَلْمُبِیْنُ (15/89) بالکل واضح
اَلْکَوْثَرَ (108/1) (خیر میں) کثرت دلانے والا	فُصِّلَتْ (41/3) خوب کھول کر بیان کرنے والا	تَبْصِرَۃً (50/8) آنکھیں کھول دینے والا	فَرَقْنٰہُ (17/106) وقفہ وقفہ سے نازل ہونے والا	مُصَدِّقٌ (2/101) (اللہ کا) تصدیق شدہ کلام
اَلْعَظِیْمُ (15/87) عظیم، بہت بڑا	قَیِّمًا (18/2) مضبوط، سیدھی راہ	بَلٰغٌ (15/52) بھیجا ہوا	اَلْبَصَائِرُ (45/20) بصیرت کی روشنیاں	بُرْھَانٌ (4/174) دلیل
اَلرُّوْحِ (42/52) سچائی کی قوت	نَذِیْرٌ (41/4) (عذاب سے) ڈرانے والا	بِالصِّدْقِ (39/32) سراسر صداقت	تَذْکِرَۃٌ (75/56) نصیحت نامہ	عَجَبًا (72/1) خوبصورت
لَا یَاْتِیْہِ الْبَاطِلُ مِنْ بَیْنِ یَدَیْہِ وَلَا مِنْ خَلْفِہٖ (41/41) باطل نہ اس کے آگے سے داخل ہو سکتا ہے اور نہ پیچھے سے			کِتٰبٍ مُّنِیْرٍ (22/8) روشن کتاب	قَوْلًا ثَقِیْلًا (73/5) بھاری کلام
کَرِیْمٌ (56/77) عزت والا	رَحْمَۃٌ (10/57) خیر میں اضافہ کرنے والا	عَدْلٌ (2/123) انصاف کرنے والا	اَلْعِلْمُ (3/60) خاص علم	ھُدًی لِّلنَّاسِ (2/185) تمام انسانوں کیلئے ہدایت
بَشِیْرٌ (41/4) خوشخبری دینے والا	قَوْلٌ فَصْلٌ (76/13) فیصلہ کن کلام	مَا ھُوَ بِالْھَزْلِ (86/14) فضول کلام سے پاک		تَمَّتْ کَلِمَۃُ (6/115) تکمیل شدہ کلام

"محکم دلائل سے مزین متنوع و منفرد موضوعات پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ"

ایک اللہ کو پکارنا برحق ہے اور جنہیں یہ اللہ کے سوا پکارتے ہیں وہ کسی چیز کا جواب نہیں دے سکتے

اسْتَعِینُوا بِاللّٰہِ اللہ سے مدد مانگو (الاعراف آیت ۱۲۸)

غوث الاعظم (سب سے بڑا فریادرس)

کون ہے جو بے قرار کی دعا قبول کرتا ہے جب وہ اسے پکارتا ہے اور کون اس کی تکلیف دور کرتا ہے اور کون تم کو زمین میں اگلوں کا جانشین بناتا ہے کیا اللہ کے ساتھ کوئی اور معبود ہے (النمل ۶۲)

مشکل کشا (مشکلات ختم کرنے والا)

اور اگر اللہ تمہیں کسی تکلیف میں مبتلا کردے تو اس کے علاوہ کوئی مشکل دور کرنے والا نہیں اور اگر وہ تمہیں کوئی خیر پہنچانا چاہے تو وہ ہر چیز پر قادر ہے (الانعام ۱۷)

لوگوں نے اللہ کی قدر ہی نہیں کی

غریب نواز (غریبوں کو نوازنے والا)

اے لوگو! تم سب کے سب اللہ کے در کے فقیر ہو اور اللہ ہر حاجت سے بے نیاز ہے اور حمد کے لائق ہے۔ (فاطر ۱۵)

اللہ

گنج بخش (خزانے بخشنے والا)

اور آسمانوں اور زمین کے خزانے اللہ ہی کیلئے ہیں۔ (المنافقون ۷)

دستگیر (مصیبت کے وقت تھامنے والا)

اور جب انسان کو تکلیف پہنچتی ہے تو لیٹے، بیٹھے اور کھڑے ہمیں پکارتا ہے پھر جب ہم اس کی تکلیف کو دور کر دیتے ہیں تو وہ اس طرح (بے پرواہ ہو کر) گزر جاتا ہے جیسے اس نے اپنی تکلیف میں ہمیں پکارا ہی نہ تھا (یونس ۱۲)

جیسا کہ اس کی قدر کا حق ہے

داتا (دینے والا)

بیشک اللہ الوہاب (بڑا دینے والا) ہے (آل عمران ۸) اللہ جسے چاہتا ہے بیٹیاں عطا کرتا ہے، جسے چاہتا ہے بیٹے دیتا ہے جسے چاہتا ہے بیٹے اور بیٹیاں عطا کرتا ہے اور جسے چاہتا ہے بے اولاد رکھتا ہے۔ وہ تو جاننے والا اور قدرت والا ہے۔ (الشوریٰ ۴۹-۵۰)

حَسْبُنَا اللّٰہُ وَنِعْمَ الْوَکِیْلُ

ہمارے لئے اللہ کافی ہے اور وہ بہترین کارساز ہے (آل عمران آیت ۱۷۳)